الحمد للہ تعالیٰ

مجالس میلاد و محافل خیر بنیاد دین اکرم الکائنات اعظم الموجودات نور مجسم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تشریف آوری کا اثبات دلائل قاطعہ و براہین لامعہ سے اس رسالہ متبرکہ میں کیا گیا ہے امر من آیات و احادیث و اقوال سلف و خلف کا حوالہ دیا گیا ہے مخالفین اگر بسر انصاف آئینگے تو ضرور اپنے خیالات باطلہ کی تصحیح فرمائینگے

مسمے باسم اعلے

تبشیر الوریٰ بحضور المصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

تصنیف لطیف

حامی سنت۔ ماحی بدعت۔ عالم نبیل۔ فاضل جلیل۔ جناب مولانا مولوی شاہ ابو الذکا سراج الدین محمد سلامت اللہ صاحب اعظم گڑھی امپوری دام اللہ فیضہ المعنوی و الصوری خلیفہ حضرت مولانا شاہ ارشاد حسین قدس سرہ

باہتمام ابو المساکین ضیاء الدین پیلی بھیتی عفا عنہ اللہ القوی

در مطبع حنفیہ جلیہ طبع پوشید

مخزن تحقیق

۱۳۱۵ھ

ملقب بہ

تحفۂ حنفیہ

سنہ ۱۳۲۲ھ	محرم	پرچہ ۱	جلد ۸

ہر تحفہ ایمان و سنت — عیاں ہیں اس سے انوار شریعت

الٰہی یہ رسالہ تا قیامت — رہے جاری بصد عز و کرامت

حضرات ناظرین آپ جانتے ہیں کہ یہ وہ رسالہ مبارکہ ہے جسکے مضامین ابھی بے بہای سنت سینوں کے تحفے ہیں سراسر حسنات دین و ایمان کی حفاظت کرنیوالے۔ بدمذہبی سے بچانیوالے یہی وہ مرد میدان ہے کہ اکیلا ہندوستان بھر کے بدمذہبوں کی خبر لیتا۔ اونکی جانوں پر قیامت برپا کرتا ہے جس بدمذہب نے سر اوٹھایا اُسنے اوسکو نیچا دکھایا۔ تائید سنت۔ رد کفر و بدعت اسکا منشا تحقیقات علمی کا حصہ ہے علم عقائد تفسیر حدیث فقہ کا چشمہ۔ تاریخی حالات بزرگان دین کا خزانہ ہے۔ جو کوئی گلستان سنت سنیہ و بوستان تحقیقات علمیہ کی سیر چاہے وہ ضرور یہ رسالہ ملاحظہ فرمائے۔

باہتمام ابو المساکین ضیاء الدین عفا عنہ اللہ المعین متوطن پیلی بھیت کے

مطبع حنفیہ بمقام پٹنہ محلہ مچھوا میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال

کیا فرماتے ہین علماے دین اس مسئلے مین کہ حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تشریف آوری کی محافل متبرکہ مین خصوصاً محفل میلاد مبارک کیا مخالف ہے قواعد شرع شریف کے جیسا کہ زعم ہے مخالفین کا یا موافق قواعد شرعیہ کے تو اسکے ادلہ اور براہین کیا ہین بینوا توجروا ۔۔۔ ۲

الجواب واللہ سبحانہ الموفق للصدق والصواب

موافق ہے قواعد شرع شریف کے علے صاحبہا افضل الصلوات واکمل التحیات اور اسکے براہین واضحہ کثیرہ ہین ۔ مین چند برہان اس جگہ کتاب وسنت واجماع سے تحریر کرتا ہون اجمالاً وتفصیلاً **پہلی دلیل** آیت کریمہ والنازعات الی قولہ تعالیٰ فالمدبرات امرا **دوسری دلیل** قولہ تعالیٰ ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات بل احیاء ولکن لا تشعرون **تیسری دلیل** قولہ عز وجل ۔ ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء عند ربھم یرزقون فرحین الآیۃ **چوتھی دلیل** حدیث قدسی مشہور انا جلیس من ذکرنی **پانچوین دلیل** حدیث شریف ان الدنیا جنۃ الکافر وسجن المؤمن وانما مثل المؤمن حین تخرج نفسہ کمثل رجل کان فی سجن فاخرج منہ فجعل یتقلب فی الارض ویتفسح فیما جسکو روایت کیا

عبداللہ بن مبارک نے جو اساتذہ بخاری و شاگردان امام اعظم رضی اللہ تعالی عنہ سے ہین حضرت
عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالی عنہما سے موقوفاً اور امام احمد حنبل رضی اللہ تعالی عنہ نے
اپنی مسند مین اور طبرانی نے معجم کبیر مین اور حاکم نے اپنی کتاب صحیح مستدرک مین اور ابو نعیم نے حلیہ
مین بسند صحیح مرفوعاً آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے اور ابو بکر بن ابی شیبہ نے اپنے مصنف مین
باین الفاظ الدنیا سجن المؤمن وجنة الکافر فاذا مات المؤمن یخلی سربه یسرح حیث شاء
چھٹی دلیل وہ حدیث جسکو روایت کیا ابن ابی الدنیا اور امام بیہقی نے حضرت سعید بن مسیب
رضی اللہ تعالی عنہ سے اون سلمان الفارسی وعبداللہ بن سلام التقیا فقال احدهما لصاحبه
ان لقیت ربك قبلی فاخبرنی ماذا لقیت فقال او تلقوا الاحیاء الاموات قال نعم اما المومنون
فان ارواحهم فی الجنة وهی تذهب حیث شاءت ساتوین دلیل حدیث ماکنت
تقول فی هذا الرجل آٹھوین دلیل اجماع امت اوپر افضلیت انبیا علیہم السلام کے شہدا اور
عامۂ مومنین پر خصوصاً افضلیت حضرت ختم رسالت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی کل پر مجمع علیہ اور
جب حیات شہدا قطعی ہوئی نص قطعی سے تو حیات انبیا بدرجۂ اولی اور جب جن حیات دنیوی مین
جہان چاہتے تھے جاتے تھے تو اب بعد موت کے جو حیات اخروی عطا ہوئی ہے تو وہ حیات
دنیوی سے بدرجہا افضل و بہتر اور باعث زیادت تجرد و آزادی اور پھر اونکی حضوری مین کیسا
شبہہ بعد تصریح آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے ساتھ اس بات کے کہ عوام مومنین کی روحین جہان
چاہتی ہین عالم مین پھرتی ہین کیا مومنین کو اختیار اور نبیین و مرسلین و خاتم النبیین کے لیے تجویز اخطر
معاذاللہ من هذه العقیدة نوین دلیل اقوال مفسرین دسوین دلیل اقوال محدثین و
شارحین احادیث گیارھوین دلیل اقوال عامۂ محققین جمہور سلف و خلف بارھوین
اقوال مقتدایان مخالفین - اب تفصیل انکی بقدر ضرورت ملاحظہ ہو پہلی آیات مسطورہ کی

تفسیر دیکھو۔ پھر نصوص محققین متقدمین و متاخرین آیت اولی کی تفسیر مین تحت آیۂ فالمدبرات
امرا کے صاحب روح البیان لکھتے ہین ثم ان النفوس الشریفة یظھر منھا آثار فی ھذا
العالم سواء کانت مفارقة عن الابدان او لا فتکون مدبرات الا تری ان الانسان قد
یری فی المنام ان بعض الاموات یرشده الی مطلوبه ویری استاذه فیسأله عن
مسألة فیحلھا له پھر اسپر چند بزرگون کی حکایت نقل کر کے لکھتے ہین ونظائره کثیرة لا تحصی
وقد یتخیل لبعض الاحیاء من جدار ونحوه علی بعض من له حاجة فیقضیھا وذلک
علی خرق العادة فاذا کان التدبیر بید الروح وھو فی ھذا الموطن فکذا اذا انتقل منه
الی البرزخ بل ھو بعد مفارقة البدن اشد تاثیرا وتدبیرا لان الجسد حجاب فی
الجملة الا تری ان الشمس اشد احراقا اذا لم یحجبھا غمام ونحوه انتھی تفسیر بیضاوی مین تحت
والنازعات کے مرقوم ہے او صفات النفوس الفاضلة حال المفارقة فانھا تنزع عن
الابدان غرقا ای نزعا شدیدا فتنشط الی عالم الملکوت وتسبح فیه فتسبق
الی حظائر القدس فتصیر لشرفھا وقوتھا من المدبرات نیز بیضاوی مین حیات
شہدا کے متعلق تحریر ہے وفی الآیة دلالة علی ان الارواح جواھر قائمة بانفسھا مغایرة
لما یحس به البدن فتبقی بعد الموت دراکة وعلیه جمھور الصحابة والتابعین
وبه نطقت الآیات والسنن ایسا ہی مولانا شاہ عبد العزیز صاحب آیت ثانیہ کی تفسیر
مین افادہ فرماتے ہین۔ چون آدمی میرد وروح او از بدن او جدا می شود روح را اصلا تغیرے
نمی شود چنانچہ حامل قوی بود حالا ہم ہست و شعورے و ادراکے کہ داشت حالا ہم دارد بلکہ صاف
تر و روشن تر زیرا کہ تدبیر بدن و توجہ بامور سفلانیہ او را از صفای ادراک مانع می شد چون از بدن
جدا شد آن مانع مرتفع گشت پس ارواح را مطلقاً خواہ روح شہید باشد یا روح عامۂ مومنین

باین معنی مرده نتوان گفت مردگی صفت بدن است که شعور وادراک وحرکات وتصرفات بسبب
تعلق روح باوی ازوی ظاهر می شدند وحالا نمی شوند۔ جب عام روحونکا یہ حال ہے کہ ادراک
وشعور وتصرف انکی بدستور ہیں تو کاملین متصرفین کا کیا کہنا ہے۔ تحت آیت ثالثہ روح البیان میں ہے
والذین اثبتوا هذه الحیوة للاجساد اختلفوا فقال بعضهم انه تعالی یصعد
اجساد هؤلاء الشهداء الی السموات الی قنادیل تحت العرش ولیوصل انواع
السعادات والکرامات الیها ومنهم من قال یترکها فی الارض ویحییها ولیوصل
هذه السعادات الیها کذا فی تفسیر الامام نیز اسی میں ہے والدلائل العقلیة والنقلیة
الدالة علی بقاء النفوس بعد موت الاجساد کثیرة متعاضدة فوجب المصیر الیه
نیز اسی میں ہے ارواح الشهداء وان کانت فی علیین الا انها تزور قبورها کل جمعة علی
الدوام ولذلک یستحب زیارة القبور لیلة الجمعة ویوم الجمعة۔ قال الجنید قدس سره ٥
من کانت حیاته بنفسه یکون مماته بذهاب روحه ومن کانت حیاته بربه فانه
ینتقل من حیاة الطبع الی حیاة الاصل وهی الحیاة الحقیقیة واذا کان القتیل بسیف
الشریعة حیا مرزوقا فکیف من قتل بسیف الصدق والحقیقة اه

هرگز نمیرد آنکه دلش زنده شد بعشق ‌‌ ‌ ‌ ثبت است بر جریدهٔ عالم دوام ما

قال القاشانی المقتول فی سبیل الله صنفان مقتول بالجهاد الاصغر وبذل النفس
طلبا لرضی الله کما هو الظاهر ومقتول بالجهاد الاکبر وکسر النفس وقتلها
بشفرة الحب وقمع الهوی کما روی عن رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم انه قال
عند رجوعه من بعض الغزو رجعنا من الجهاد الاصغر الی الجهاد الاکبر وکلا الصنفین
لیسوا باموات بل احیاء عند ربهم بالحیاة الحقیقیة مجردین من دنس الطبائع

مقربین فی حضرۃ القدس یرزقون وتفاوت درجاتہا بحسب تفاوت الاعمال
والتدریج فی مراتب عالم الملک من السموات العلی والجنات المحتویۃ علی جمیع
الطیبات انتہی جب شہدا کا یہ حال ہے کہ اونکو گشت عالم ملک وملکوت وسماوات وجنات
وغیرہا مین حاصل ہے تو انبیا علیہم السلام کا پوچھنا ہی کیا ہے جناب قاضی ثناء اللہ صاحب
تذکرۃ الموتی مین بل احیاء عند ربہم کے متعلق لکھتے ہین۔ این حکم مخصوص بشہدا نیست
انبیا وصدیقین از شہدا افضل اند واولیا ہم در حکم شہدا اند کہ جہاد بانفس کردہ اند ولہذا اولیا
گفتہ اند ارواحنا اجسادنا ارواح ایشان از زمین وآسمان وبہشت ہر جا کہ خواہند میروند
ودوستان ومعتقدان را در دنیا وآخرت مددگاری میفرمایند ودشمنان را ہلاک میسازند واز
ارواح بطریق اویسیت فیض باطنی میرسد۔ اور جبکہ حیات وشعور اور سماع اور ادراک اور سیر
فی العالم موتی کے لیے علی الاطلاق اور تصرف فی الکون اولیای امت کیواسطے خصوصا جن ٦
پھر انبیا علیہم السلام اور سلطان الانبیا صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کے واسطے ان امور کا تحقق
بطریق اولی محقق پھر ایسے امر جلی مین تردد کا منشا سوای انکار قدرت حق تعالی یا کرامت
اولیا ومعجزات انبیا جو نصوص قطعیہ اور احادیث متواترہ سے ثابت ہین اور کیا چیز ہے
یہانتک کہ فتاوی جامع البرکات مین کہا۔ تمام اہل سنت وجماعت اعتقاد دارند بثبوت
ادراکات مثل علم وسمع سائر اموات را از آحاد بشر مولانا بحر العلوم مثنوی معنوی کی شرح
مین لکھتے ہین اعتقاد بسماع وادراک موتی فرض ہست علامہ قسطلانی مواہب مین افادہ
فرماتے ہین اما الادراکات کالعلم والسماع فلا شک ان ذلک ثابت لسائر الموتی
فکیف بالانبیاء ایضا شیخ شرح مشکوۃ مین لکھتے ہین قال حجۃ الاسلام محمد الغزالی
کل من یستمد بہ فی حیاتہ یستمد بہ بعد وفاتہ نیز اسی مین ہے قال سیدی احمد بن زروق

شارح کتاب الحکم وھو من اعاظم الفقھاء وعلماء الصوفیۃ من دیار المغرب قال الشیخ
ابو العباس الحضرمی یوما ھل امداد الحی اقوی ام امداد المیت قلت انھم یقولون
امداد الحی اقوی وانا اقول امداد المیت اقوی فقال نعم انہ فی بساط الحق والنقل
فی ذلک کثیر عن ھذہ الطائفۃ ولم یعرف فی الکتاب والسنۃ واقوال السلف ماینافی
ذلک ومایردہ کیف وقد ثبت فی الدین ان الروح باقیۃ ولھا علم وشعور بالزائرین
سیما لارواح الکمل قرب ومکان من جانب الحق تعالی کما کان فی الحیوۃ او اتم من ذلک
علامہ نابلسی حدیقۂ ندیہ شرح طریقۂ محمدیہ میں فرماتے ہیں کرامات الاولیاء باقیۃ بعد موتھم
ایضا ومن زعم خلاف ذلک فھو جاھل متعصب تفسیر فتح العزیز میں ہے۔ علاقہ
روح با بدن از راہ عنایت بحال میماند وتوجہ روح بزائرین ومشتاقین ومستفیدین بسولت
یشود واویسیاں تحصیل مطلب باطنی ازانہامی نمایند وارباب حاجات ومطالب حل مشکلات ٧
خود ازانہا می طلبند ومی یابند شرح سفر السعادۃ میں ہے متعلق حدیث شریف حرم
علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء عدم اکل ارض اجساد را کنایت است از
حیات والاسلامت بدن بے اعادۂ روح چہ فائدہ دارد واین مبنی ست بر مسئلۂ حیات
انبیا کہ بحیات حسی دنیاوی موصوف اند بالاتر از حیات شہید کہ این حیات معنوی اخروی ست
ودرین مسئلہ ہیچکس را از علمای امت خلاف نیست حضرت شیخ محی الدین بن اکبر قدس سرہ
فتوحات مکیہ میں تصرف حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کے باب میں لکھتے ہیں ان آیۃ
الشیخ عبد القادر الجیلانی قدس سرہ قولہ تعالی ھو القاھر فوق عبادہ شاہ
ولی اللہ صاحب ہمعات میں فرماتے ہیں در اولیای امت واصحاب طرق اقوی کسیکہ
بعد تمام راہ جذب باکد وجوہ باصل این نسبت میل کردہ ودرانجا بوجہ اتم قدم زدہ است

حضرت شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی اند و لہذا گفتہ اند کہ ایشان در قبر خود مثل احیا تصرف می کنند
اور فتح المبین میں ہے فہو الآن القطب الاصیل و المتصرف باذن اللہ الجلیل رہا قرب و بُعد اس
تصرف اور افادہ میں سو وہ سب اونکی نسبت مساوی ہے۔ علامہ شیخ حسین مکی کشط الاہاب میں
فرماتے ہیں قد تقرر فی الکتب المعتبرۃ ان نفوس الاولیاء بعد مفارقۃ الابدان منزہۃ
عن الحیز و المکان ویستوی عندہا ما فوق السماء وما فی قعر البحر وما تحت الثرے
جب اولیا کا یہ حال ہے تو انبیا تو اونسے مرتبے میں قطعًا افضل اور ختم رسل کی نسبت کچھ کہنا تو چھوٹا منہ
بڑی بات معہذا مواہب لدنیہ کی عبارت مرضِ قصور فہم کا علاج کامل لا فرق بین موتہ و
حیاتہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم فی مشاہدتہ لامتہ ومعرفتہ باحوالہم
ونیاتہم وعزائمہم وخواطرہم وذالک جلی لا خفاء فیہ میں کہتا ہوں یہ مشاہدہ
اور حضوری حضور سرور عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی صرف امت ہی کی نسبت نہیں مسلم ۸
ہے بلکہ سارے جہان اور جملہ عوالم ومافیہا کی نسبت آپ سے برابر ہے کہ سب حضور کے
سامنے حاضر ہے کوئی چیز کسی عالم کی کسی وقت میں حضور سے غائب نہیں۔ اس مدعا پر خود حضور پر نور صلی اللہ
تعالی علیہ وسلم کا فرمان واجب الاذعان فتجلے لی کل شئ اور علمت علم الاولین والآخرین اور فانکشف
لی ما کان وما سیکون اور قولہ تعالی نزلنا علیک الکتب تبیانًا لکل شئ اور سوا انکے بہت سی آیات
واحادیث شاہد ہیں جنکی تفصیل فقیر کے جوابات مفصلہ میں مرقوم ہے صاحب روح البیان تحت آیہ ویکون
الرسول علیکم شہیدا کے لکھتے ہیں ومعنے شہادۃ الرسول علیہم اطلاعہ علی رتبۃ کل
متدین بدینہ وحقیقتہ التی ہو علیہا من دینہ وحجابہ الذی ہو بہ محجوب عن کمال
دینہ فہو یعرف ذنوبہم وحقیقۃ ایمانہم واعمالہم وحسناتہم وسیئاتہم
واخلاصہم ونفاقہم وغیر ذلک بنور الحق وامتہ یعرفون ذلک من سائر الامم بنورہ علیہ الصلوۃ والسلام انتہی

(باقی آئندہ)

مخزن تحقیق

۱۳۱۵ھ

ملقب بہ

تحفۂ حنفیہ

جلد ۸ | پرچہ ۲ | صفر | سنہ ۱۳۲۶ھ

ہر تحفہ تحفۂ ایمان و سنت — عیاں ہیں اس سے انوار شریعت
الٰہی یہ رسالہ تا قیامت — رہے جاری بصد عز و کرامت

حضرات ناظرین آپ جانتے ہین کہ یہ وہ رسالہ مبارکہ ہے جسکے مضامین اہم بے بہای سنت سنیہ کے حق مین سراسر رحمت ہین دین و ایمان کی حفاظت کرنیوالے - بدمذہبی کو مٹانیوالے یہی وہ مرد میدان ہے کہ اکیلا ہندوستان بھر کے بدمذہبونکی خبر لیتا - اونکی جانون پر قیامت برپا کرتا ہے جس جس مذہب نے سر اوٹھایا اسنے اوسکو نیچا دکھایا - تائید سنت - رد کفر و بدعت اسکا منشا تحقیقات علمیہ کا حصہ ہے علم عقائد تفسیر حدیث فقہ کا چشمہ - تاریخی حالات بزرگان دین کا خزانہ ہے جو کوئی گلستان سنت سنیہ و بوستان تحقیقات علمیہ کی سیر چاہے وہ ضرور یہ رسالہ نافعہ ملاحظہ فرمائے -

باہتمام ابو المساکین ضیاء الدین عفا عنہ اللہ المعین متوطن پیلی بھیت

مطبع حنفیہ پٹنہ [illegible] محلہ مین چھپا

نیز اسمین ہے انہ علیہ السلام حی علی الدوام فلا ینفک الحس والشعور الکلی عن الروح المحمدی
ولیس لہ غیبۃ عن الحواس والاکوان لانہ روح العالم وسرہ الساری شیخ اول مدارج النبوۃ
مین لکھتے ہین وھو بکل شئی علیم وذی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم داناست بہمہ چیز از شیونات ذات
الٰہی واحکام صفات حق واسما وافعال وآثار وبجمیع علوم ظاہر وباطن اول وآخر احاطہ نمودہ۔ نیز
آخر مدارج مین ہے۔ خلاف نیست نزد محققین در انکہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم متصف ومتحقق است
بجمیع اسمای حسنی انتہیٰ مین کہتا ہون جب حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام اسمای الٰہی کے ساتھ
متصف ہین اور اسمین کیسا خلاف نہین سب اہل تحقیق کے نزدیک یہ امر متفق علیہ ہے تو جملہ اسمای
الٰہیہ سے انہ بکل شئی محیط ہے اور اتصاف وتحقق جمیع اسمای حسنے کے آثار سے سب جگہ حاضر
ناظر رہتا ہے اور اپنے ذاکر کا ہمنشین ہوتا ہے۔ اب آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حضوری محافل
متبرکہ مین مانند محفل میلاد وغیرہ کے کیا شبہہ رہا باوجود ان سب کے مین آپکی تائید مین اور تحقیقات ۹
محققین پیش کرتا ہون علامہ مناوی کی شرح جامع صغیر مین ہے ان الروح اذا انخلعت من
ھذا الھیکل وانفکت من القیود بالموت تجول الی حیث شاءت یعنی بیشک روح جب
اس قالب سے جدا اور موت کے باعث قیدونسے رہا ہوتی ہے جہان چاہتی ہے جولان کرتی ہے۔
یہانتک کہ اہل اللہ بیداری مین بھی اپنے مخلصین سے ملتے ہین بعد رحلت کے اس عالم
سے اور فیض بخشتے ہین۔ ناتوان بیمارونکو پانی پلاتے ہین۔ کپڑے اوڑھاتے ہین۔ جہادونمین
شریک ہوتے ہین۔ دوستون کی مدد فرماتے ہین دشمنونکو ہلاک کرتے ہین جہازونکو بھنور کی تباہی
سے نکالتے ہین ڈوبتون کو اوچھالتے ہین اور مقامات سلوک کی تکمیل اور انذار وابشار کی تحصیل
اور سوا انکے جو امور زندگانی مین کرتے تھے وہ سب باحسن وجوہ عمل مین لاتے ہین اور قریب وبعید
سب کی نسبت اونسے برابر ہوتی ہے کہ ارواح طیبہ لامکانی اور بیچونی کے شیونات مین منصبغ ہوتے ہین

ومن احسن من اللہ صبغۃ قاضی ثناء اللہ صاحب حضرت مرزا جان جاناں قدس سرہ کے
خلیفہ معظم ومکرم شاہ ولی اللہ صاحب کے ممدوح مفخم باین کلمات ولایت مآب مروج شریعت
منور طریقت نور مجسم عزیز ترین موجودات شاہ عبد العزیز صاحب جنکو بیہقی ثانی کہتے تھے۔ مولوی
اسحاق نے اربعین مین جسسے استناد کیا وہ قاضی صاحب رحمہ اللہ تعالی اپنے رسالہ
تذکرۃ الموتی مین فرماتے ہین۔ اولیا گفتہ اند ارواحنا اجسادنا یعنی ارواح ایشان کار
اجساد میکنند و گاہے اجساد از غایت لطافت برنگ ارواح می برآید میگویند رسول خدا را
سایہ نبود صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ارواح ایشان از زمین و آسمان و بہشت ہر جا کہ خواہند میروند وبسبب
ہمین حیات اجساد آنہا را در قبر خاک نمی خورد بلکہ کفن ہم میماند۔ ابن ابی الدنیا از مالک روایت نمود
ارواح مومنین ہر جا کہ خواہد سیر کنند مراد از مومنین کاملین اند حق تعالی اجساد ایشان را قوت ارواح
میدہد کہ در قبور نماز میخوانند و ذکر میکنند و قرآن میخوانند۔ مولانا شاہ عبد العزیز صاحب اپنی تفسیر
مین بعد تفصیل ارواح انبیاء واولیاء وعام صلی علی نبینا وعلیہم الصلاۃ والسلام کہ بعضے کا مقام علیین
اور بعض کا آسمان ہے اور بعض درمیان آسمان و زمین کے اور بعض چاہ زمزم مین ہین۔ اسطرح لکھتے
ہین۔ تعلقے بقبر نیز این ارواح را می باشد کہ بحضور زیارت کنندگان واقارب و دیگر دوستان
بر قبر مطلع ومستانس می شوند زیرا کہ روح را قرب وبعد مکانی مانع این دریافت نمی شود ومثال
آن در وجود انسان روح بصری است کہ ستارہاے ہفت آسمان را درون چاہ می تواند دید
دوسری جگہ تفسیر عزیزی مین ہے۔ بعض خواص اولیا را کہ جارحہ تکمیل وارشاد بنی نوع خود گردانند
درین حالت تصرف در دنیا دادہ واستغراق آنہا بجہت کمال وسعت مدارک آنہا مانع توجہ باین
یعنی برزخ
سمت نمی گردد تیسری جگہ اسمین ہے۔ از اولیاے مدفونین انتفاع جاری است۔ حجۃ اللہ البالغہ
مین شاہ ولی اللہ صاحب اہل برزخ کی چار قسمیں لکھکر فرماتے ہین اذا ماتت انقطعت العلاقات

فلحق بالملائكة وصار منهم وأُلهم كالهامهم وسعىٰ فيما يسعون فيه وربما اشتغل
هؤلاء باعلاء كلمة الله ونصر حزب الله وربما كان لهم لمة خير بابن آدم ترجمہ
جب اہل اللہ مرتے ہین علائق بدنیہ منقطع ہوکر فرشتون سے ملجاتے ہین اور اونھین مین سے
ہو جاتے ہین جسطرح فرشتے آدمیون کے دلمین نیک بات کا القا کرتے ہین وہ بھی کرتے ہین اور جن
کامون مین ملائکہ سعی کرتے ہین یہ لوگ بھی اون کامون مین کوشش کرتے ہین اور کبھی یہ پاک روحین
خدا کا بول بالا کرنے اور اوسکی لشکر کو مدد دینے مین مشغول ہوتی ہین یعنی تعلیم وتلقین ارشاد جذب
وسلوک اور جہاد اور قتل کفار اور امداد مسلمین انسے ظہور مین آتا ہے اور کبھی بنی آدم سے اسلیے نزدیک
وقریب ہوتی ہین کہ اون پر افاضۂ خیر فرمائین۔ حضرت مرزا مظہر جان جانان قدس اللہ سرہم
وافاض اللہ علینا برکاتہم اپنے مکتوبات مین فرماتے ہین۔ بعض ارواح کاملان بعد ترک تعلق
11 اجساد آنہا را درین نشأت تصرفے باقی است انتہی۔ نیز انھین حضرت روحی وقلبی فداہ کے ملفوظات
مین ہے التفات غوث الثقلین بحال متوسلان طریقۂ علیہ ایشان بسیار معلوم شد بایچکس از اہل این
طریقہ ملاقات نشدہ کہ توجہ مبارک آنحضرت بحالش مبذول نیست انتہی نیز اسی ملفوظات شریفہ
مین فرماتے ہین عنایت حضرت خواجہ نقشبند بحال معتقدان خود مصروف است مغلان در صحرا وقت
خواب اسباب واسپان خود بحمایت حضرت می سپارند وتائیدات از غیب ہمراہ ایشان می شود۔ درین
باب حکایات بسیار است تحریر آن باطالت میرساند نیز اسی مین ہے سلطان المشائخ نظام الدین اولیا
رحمۃ اللہ تعالی علیہ بحال زائران مزار خود عنایت بسیار میفرمایند۔ نیز اسی مین ہے حضرت شیخ جلال پانی پتی
التفاتہا می نمایند۔ تذکرہ قاضی صاحب سے مین لکہ چکا اولیا اللہ دوستان ومعتقدان را در دنیا وآخرت
مددگاری میفرمایند ودشمنان را ہلاک می نمایند الخ شاہ ولی اللہ صاحب انفاس العارفین مین اپنے
نانا صاحب سے ناقل ہین میفرمودند یکبار حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالی عنہ را در یقظہ دیدم

اسرار عظیم دران محل تعلیم فرمودند نیز اسی کتاب مین انھین بزرگوار کے حالات شریفہ مین لکھتے ہین
عجوزۂ را از مخلصان بعد وفات ایشان تپ و لرزہ گرفت بغایت زار گشت شبے بنوشیدن
آب و پوشیدن لحاف محتاج شد و طاقت آن نداشت و کسے حاضر نبود ایشان متمثل شدند
و آب دادند و لحاف پوشانیدند آنگاہ غائب شدند انتہی نیز شاہ صاحب فیوض الحرمین مین
لکھتے ہین اذا انتقلوا الی البرزخ کانت تلک الاوضاع والعادات والعلوم معھم لا
تفارقھم جب برزخ کیطرف انتقال کرتے ہین وہ وضعین اور عادتین جو اونکی تھین اور وہ
اونکے علوم سب اونکے ساتھ ہوتے ہین جدا نہین ہوتے۔ نیز اسی مین ہے اذا مات ھذا
البارع لا یفقد ھو ولا براعتہ بل ذلک بحالہ جب یہ بندۂ کامل انتقال فرماتا ہے تو
گمتا نہین نہ اوسکا کمال گمتا ہے بلکہ سب بدستور اوسی حال پر رہتے ہین جیسے کہ تھے ابن الحاج
مدخل مین لکھتے ہین تحقق ان برکۃ الصالحین جاریۃ بعد مماتھم کما کانت فی حیاتھم 12
انتہی ملخصا یعنی یہ امر محقق ہے کہ اولیا کا فیض جاری ہے بعد اونکی رحلت کے جیسا کہ زندگی
مین تھا۔ جامع البرکات مین ہے اولیارا کرامات و تصرفات در اکوان حاصل ست و آن نیست مگر ارواح
ایشان را چون ارواح باقی ست تصرف بعد از ممات نیز باشد کشف الغطا مین ہے ارواح کمل کہ در
حین حیات ایشان بسبب قرب مکانت و منزلت از رب العزۃ کرامات و تصرفات و امداد داشتند
بعد از ممات چون ہمان قرب باقیند نیز تصرفات دارند چنانکہ در حین تعلق بجسد داشتند یا بیشتر از ان
شرح مشکوۃ مین ہے یکے از مشائخ عظام گفتہ است دیدم چہار کس را از مشائخ تصرف میکنند
در قبور خود مانند تصرفہاے شان در حیات خود یا بیشتر شیخ معروف و عبد القادر جیلانی رضی اللہ
تعالی عنہما و دو کس دیگر را از اولیا شمرد و مقصود حصر نیست انچہ خود دیدہ و یافتہ ست گفتہ
امام عارف ربانی عبد الوہاب شعرانی میزان کبری مین فرماتے ہین جمیع الایمۃ المجتھدین

يشفعون فی اتباعهم ويلاحظونهم فی شدائدهم فی الدنيا والبرزخ ويوم
القيامة حتی يجاوزوا الصراط ترجمہ تمام ائمہ مجتہدین اپنے پیروونکی شفاعت کرتے ہین اور
دنیا وبرزخ وقیامت ہر جگہ کی سختیون مین اون پر نگاہ رکھتے ہین یہانتک کہ پل صراط سے پار ہوجائین
نیز اسی میزان مین ہے وقد ذكرنا فی كتاب الاجوبة عن ايمة الفقهاء والصوفية ان ايمة
الفقهاء والصوفية كلهم يشفعون فی مقلديهم ويلاحظون احدهم عند
طلوع روحه وعند سوال منكر ونكير له وعند النشر والحشر والحساب والميزان
والصراط ولا يغفلون عنهم فی موقف من المواقف ولما مات شيخنا شيخ الاسلام
ناصر الدين اللقانی راٰه بعض الصالحين فی المنام فقال له ما فعل الله بك فقال لما
اجلسنی الملكان فی القبر ليسئلانی اتاهم الامام مالك فقال مثل هذا يحتاج الی سوال
۱۳ فی ايمانه بالله ورسوله تنحيا عنه فتنحيا عنی واذا كان مشايخ الصوفية يلاحظون اتباعهم
ومريديهم فی جميع الاهوال والشدائد فی الدنيا والآخرة فكيف بايمة المذاهب الذين هم
اوتاد الارض واركان الدين وامناء الشارع صلی الله تعالی عليه وسلم علی امته رضی الله تعالی
عنهم اجمعين ترجمہ۔ تمام ائمہ فقہا اور صوفیہ اپنے اپنے مقلدون اور تابعدارون کی شفاعت
کرتے ہین اور جب اونکے مقلدونکی روح نکلتی ہے جب منکر نکیر اوس سے سوال کو آتے ہین جب اوسکا حشر ہوگا جب
نامۂ اعمال کھلینگے جب حساب لیا جائیگا جب عمل تلین گے جب صراط پر چلینگے غرض ہر حال مین اوسکی نگہبانی
فرماتے ہین اور کسی جگہ اوس سے غافل نہین ہوتے ہمارے استاد شیخ الاسلام امام ناصر الدین لقانی
مالکی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا جب انتقال ہوا بعضے صالحین نے اونھین خواب مین دیکھا پوچھا کہ
اللہ تعالی نے آپ کے ساتھ کیا کیا فرمایا جب منکر نکیر نے مجھے سوال کیلیے بٹھایا امام مالک قدس سرہ
تشریف لائے اور اونسے فرمایا ایسا شخص بھی اسکی حاجت رکھتا ہے کہ اوس سے خدا و رسول
پر ایمان کے بارے مین سوال کیا جائے الگ ہوہٹ جاؤ اسکے پاس سے یہ فرماتے ہی نکیرین مجھسے علیحدہ ہوگئے

اور جب مشایخ کرام صوفیہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم ہر ہول و سختیون کیوقت دنیا و آخرت مین اپنے
مریدون اور مخلصون پر نگاہ کرم رکھتے ہین نگھبانی کرتے ہین ہر مصیبت و بلا مین اونکا لحاظ رکھتے
ہین مدد کرتے ہین تو اون پیشوایان مذہب کا کیا کہنا ہے جو زمین کی میخین ہین اور دین کے ستون
اور شارع صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امت پر اونکے امین ہین یعنی ائمۂ مجتہدین جیسے ائمہ اربعہ
امام اعظم ابو حنیفہ اور امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد حنبل رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین
فقیر راقم الحروف ابو الذکا کہتا ہے اذا کان ھذا حال المشایخ الکرماء والایمة الامناء فی
الامداد وللملاحظة لمریدیھم ومقلدیھم عند جمیع الاھوال والشدائد
والبلاء فکیف بالانبیاء والمرسلین الذین ھم خیار الخلق اجمعین لاسیما سید
الانبیاء وامام الاصفیاء وسلطان المرسلین وخاتم النبیین الذی ھو محبوب
رب العلمین وباعث السموات والارضین ومنشأ الخلائق کلھا واصل جملة العوالم ۱۴
جلّھا وقلّھا یعنی جب خاص و عام اولیا اللہ کی امداد کا یہ حال ہے کہ اپنے مریدون اور مقلدونکی
ہر مصیبت دنیا و آخرت مین خبر رکھتے ہین اور دستگیری فرماتے ہین تو وہ خاص الخاص جنکی تابعداری
کے طفیل ہین اولیا نے یہ مرتبہ پایا ہے یعنی انبیا علیہم السلام اونکی نگھبانی اور عنایت و مہربانی کا
پوچھنا ہی کیا ہے پھر جو سب نبیون کے بادشاہ اور تمام عالم کے ہر امر مین پناہ اور حبیب الٰہ مین صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وعلیہم اونکی شان عالی اور کمال متعالی کا اندازہ و قیاس جو قیاس و اندازہ سے باہر ہے روشن
اور باہر ہے سیرت محمدیہ مین ہے الانبیاء احیاء غیر اموات ترد علیھم احوال یشاھدون
فیھا احوال ملکوت السموٰت والارض وینظرون کما ینظر النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
وقد تقرر ان ما جاز للانبیاء معجزة جاز للاولیاء کرامة ولا ینکر ذلک الا جاھل
نیز اسمین ہے بعد ذکر احوال شہدا کے رزق و فرحت و استبشار سے وھذہ صفة الاحیاء

فی الدنیا واذا کان ھذا فی الشھداء فالانبیاء احق بذلک واولی اور تفسیر مظہری
مین قاضی صاحب لکھتے ہین بل حیاۃ الانبیاء اقوی منھم واشد ظھور اٰثارھا فی
الخارج ولذلک قال الصوفیۃ العلیۃ ارواحنا اجسادنا اجسادنا ارواحنا وقد تواتر
عن کثیر من الاولیاء انھم ینصرون اولیاءھم ویدمرون اعداءھم ویھدون
الی اللہ تعالی من یشاء اللہ تعالی وقد ذکر المجدد رحمہ اللہ ان ارباب کمالات النبوۃ
بالوراثۃ ھم الصد یقون المقربون فی لسان الشرع فیعطی لھم اللہ وجودا موھوبا
اب رہا ایک وقت مین ایک ہی شخص کا چند جگہ موجود ہونا۔ اسکے بھی بہت سے دلائل پیش نظر ہین
جنمین سے چند براہین ہدیۂ ناظرین منصفین بابصرین سے واضح ہو کہ جو دلیلیں ہم آیندہ لکھینگے اونسے حضور کی
حضور سرور عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی پانچ چھ قسموں سے کوئی قسم فرادی یا مجتمعاً ثابت ہوگی صراحتاً
۱۵ یا ضمناً عبارۃً یا دلالۃً خواہ اشارۃً اور وہ اقسام یہ ہین۔ حضور روح مع الجسد۔ حضور روح مجرد
حضور بتمثل صور۔ حضور بارتفاع حجاب۔ حضور بانزوای ارض۔ حضور بتوسع جسم مطہر۔
دلیل اول و دوم یہی دونون روایتین میزان کی اسلیے کہ جب ائمۂ مجتہدین اور صوفیۂ
کاملین اپنے اپنے مقلدون اور مریدون مین سے ہر ایک ایک کے ہر وقت ہر حال دنیا و آخرت مین
خبرگیر اور نگہبان و دستگیر ہین تو مثلاً جب ایک مخلص یا مقلد مشرق مین ہو اور ایک مغرب مین اسیطرح
سو مرید و مخلص سو جگہ پر موجود ہون اور ہر ایک پر کوئی مصیبت و بلا و آفت آئے تو اونکے پیر
و دستگیر و امام ہمام سب کے پاس موجود ہونگے۔ ایسا ہی متعدد مخلصون نے مختلف جگہونمین
انتقال کیا تو یہ کامل و مقتدا ہر ایک کی نزع کے وقت اوسکے پاس موجود ہین اور اوسکی شدت
اور سکرات مین شفاعت کرنے والے اور سختی کے ٹالنے والے اور مصیبت کے ہٹانیوالے علی ہذا القیاس
قبر مین اور عالم برزخ مین **تیسری دلیل** آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کیلیے اس کمال پر

بالذات اور اولیاے امت کیلیے بالتبع آیت کریمہ انا ارسلناک شاھدا وقد مروجہ الاستدلال
بہا سابقا فتذکر وقال الامام العارف الربانی الشیخ الشعرانی فی المیزان کل مقام
کان لرسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم یجوز ان یکون لخواص امتہ مالم یرد
نص بخلافہ **چوتھی** دلیل قولہ تعالی ورحمتی وسعت کل شئ کہ رحمت کا اطلاق
آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی ذات مطہر پر قرآن شریف اور احادیث مین وارد ہو بیانتک
کہ آپ کے اسماے مبارکہ مین گنا گیا ہو اور محققین اولیاے کرام کا یہ مقولہ متفق علیہا ہو حقیقتہ
النوریة ساریة فی کل شئ **پانچوین** دلیل اجماع واتفاق محققین کا اوپر متصف اور متخلق
اور متحقق ہونے حضور پر نور سرور عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے جملہ اسمای الٰہیہ کے ساتھ
جسکو حق تعالی کے عطیہ سے آپ کا ہر جگہ حاضر وناظر ہونا لازم ہے کما لا یخفے علے من لہ ادنی
مسکة بالفہم **چھٹی** دلیل انہ ای اللہ سبحانہ وتعالی بکل شئ محیط بالذات ۱۶
وبغیر واسطة وھو صلی اللہ تعالی علیہ وسلم بکل شئ محیط باعطائہ تعالی ایاہ
فلا یلزم المساواة والاشتراک علا ان صفات اللہ سبحانہ قدیمة مصونة
عن الزوال ازلیة ابدیة وصفات الرسول صلی اللہ تعالی علیہ وسلم لیست
کذلک لکونہا ممکنة غیر مستقلة فلا مجال للانکار عند اولی الابصار **ساتوین** دلیل
حدیث قدسی انا جلیس من ذکرنی کیونکہ جب حضور سرور عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم حضرت
حق سبحانہ کی ذات وجملہ صفات کاملہ کے مظہر اتم واکمل ہوئے بالاجماع وباتفاق بہترین امت
حضرات صوفیہ کرام رضوان اللہ تعالی علیہم تو یہ وصف بھی بالضرور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
مین متحقق **آٹھوین** دلیل حدیث صحیح ماکنت تقول فی ھذا الرجل مراد اس سے آنحضرت صلی اللہ
تعالی علیہ وسلم ہین اور ظاہر بات ہو کہ ایک وقت مین ہزارون لاکھون جگہ پر ہزارہا لاکھوکھا آدمی

(باقی آیندہ)

مخزن تحقیق ۱۳۱۵ھ

ملقب به

تحفہ حنفیہ

سنہ ۱۳۲۲ھ	ربیع الاول	پرچہ ۳	جلد ۸

ہر تحفہ تحفۂ ایمان و سنت — عیاں ہیں اس سے انوار شریعت

الٰہی یہ رسالہ تا قیامت — رہے جاری بصد عز و کرامت

[illegible] ناظرین [illegible] جانتے ہیں کہ یہ وہ رسالہ مبارکہ ہے جسکے مضامین ہمارے بھائی سنت سے سچے [illegible] ہیں سر [illegible] ایمان کی حفاظت کرنیوالے۔ بدمذہبی کچلانیوالے یہی وہ مرد میدان ہے کہ اکیلا ہندوستان بھر کے بدمذہبوں کی خبر لیتا۔ اونکی جانوں پر قیامت برپا کر رہا ہے جس مذہب نے سر اوٹھایا اسنے اوسکو نیچا دکھایا۔ تائید سنت۔ رد کفر و بدعت اسکا منشا تحقیقات علمی اسکا مصدر [illegible] تفسیر حدیث فقہ کا چشمہ۔ تاریخی حالات بزرگان دین کا خزانہ ہے۔ جو کوئی گلستان سنت [illegible] و بوستان [illegible] تحقیقات علمیہ کی سیر چاہے وہ ضرور یہ رسالہ نافعہ ملاحظہ فرمائے۔

باہتمام ابو المساکین ضیاء الدین عفا اللہ عنہ متوطن پیلی بھیت کے

مطبع حنفیہ [illegible] محلہ [illegible] میں چھپا

ہین وتکفیر کرتے ہین اور آنحضرت صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کی تشریف آوری اس ایک آن مین ہزارون
لاکھون بلکہ کروڑون جگہ پر ہوتی ہے پھر محافل میلاد مین تشریف آوری حضور کی کیون مستبعد آخر کوئی
مابہ الفارق یا محض اپنا خیال اور وہم غیر مطابق - آئندہ ہم تصریح سب جگہ پر حضور کے تشریف
رکھنے کی محققین کے کلام اور نصوص صریحہ سے دکھائینگے انشاء اللہ تعالی جب سے تشریف آوری حضور
کی ہر وقت ثبوت اہل اسلام مین مصرح عموماً پھر خصوص مجالس میلاد اوسی عموم کے افراد سے
قطعاً ویقیناً یہ حدیث متفق علیہ صحیحین اور ابو داود اور ابن ماجہ وغیرہا مین حضرت انس رضی اللہ
تعالی عنہ سے اسطرح منقول ہے ان رسول اللہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم قال ان العبد اذا
وضع فی قبرہ وتولی عنہ اصحابہ انہ لیسمع قرع نعالھم اتاہ ملکان فیقعدانہ فیقولان
ماکنت تقول فی ھذا الرجل لمحمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فاما المومن فیقول اشھد انہ
عبد اللہ ورسولہ الحدیث شارحین اسپر لکھتے ہین یکشف للمیت حتی یری النبی صلے اللہ تعالی ١٧
علیہ وسلم وھی بشری عظیمۃ للمؤمنین نوین دلیل شیخ محمد یحییٰ مکہ معظمہ کے
مفتی حنابلہ کے فتوے مین مرقوم عند ذکر ولادتہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم یحضر روحانیتہ
صلے اللہ تعالی علیہ وسلم دسوین دلیل اخرج المسلم عن ابی قتادۃ رضی اللہ
تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم من رانی فقد رای
الحق وکذا اخرجہ البخاری ومسلم عن ابی ھریرۃ اور آنحضرت صلی اللہ تعالی
علیہ وسلم کی رویت یقظہ اور منام مین جو جزء من ستۃ واربعین جزءً من النبوۃ ہے بارشاد حضور صلی اللہ
علیہ وسلم عموماً مومنین کیلیے ثابت ومحقق وسیاتی التصریح والمزید فی العموم فی رویتہ صلے اللہ
علیہ وسلم فی الیقظۃ والمنام امام نووی شرح صحیح مسلم مین لکھتے ہین قد یراہ شخصان
فی زمن واحد احدھما فی المشرق والاخر فی المغرب یراہ کل منھما فی مکانہ

علے ظاهره والمراد من راه فقد ادركه ولا مانع يمنع من ذلك والعقل لا يحيله حتى
يضطر الى صرفه عن ظاهره الى قوله بل الصحيح انه يراه حقيقة سواء كان على صفته
المعروفة او غيرها گیارھوین دلیل شیخ مدارج مین لکھتے ہین بسیارے از محدثین تصحیح احادیث
کہ مرویست از حضرت وی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نمودہ وعرض کردہ کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیک
فلان این حدیث از حضرت تو روایت کردہ است پس فرمود آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نعم اوال
و در رویت کہ در یقظہ ہست بعض مشائخ نیز ہمچنین استفادہ علوم نمودہ اند بارھوین دلیل امام
جلال الدین سیوطی رسالہ انتباہ الاذکیا فی حیوۃ الانبیا مین فرماتے ہین کہ نظر کرنا اعمال
امت مین اور امت کی برائیون کے واسطے استغفار کرنا اور بلیات دور ہونیکی دعا کرنی اور اطراف
زمین مین آمد و رفت اور گشت اور جو کوئی نیک بندہ مرجائے اوسکے جنازے پر آنا یہ سب امور آنحضرت
١٨ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے اشغال عالم برزخ مین سے بعضے اشغال ہین منجملہ اور بہت سے اشغال کے
اور اسمین احادیث اور آثار وارد ہین تیرھوین دلیل نیز مدارج مین ہے در توثیق عبری مازری و
بہجۃ النفوس ابن ابی حمزہ و روض الریاحین عفیف یافعی و دیگر تصنیفات و در شیخ صفی الدین بن منصور
در رسالہ خود وہم در مواہب نقل کردہ است کہ گفت بتحقیق ذکر کردہ است از سلف و خلف از جماعہ
کہ تصدیق کردہ اند باین حدیث یعنی قولہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم من رانی فی المنام
فسیرانی فی الیقظۃ کہ دیدند آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم را در منام پس از ان دیدند در یقظہ
و پرسیدند از حضرت وی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم از اشیا کہ مشوش بودند پس خبر داد آنحضرت صلی اللہ
تعالی علیہ وسلم ایشانرا بکشادہ نمود طریقہا را کہ از ان کشادہ حاصل شد انتہی اور معلوم ہے کہ امت مرحومہ
مین ایسے اشخاص ہزارون لاکھون جگہ موجود ہین اور اتحاد زمان رویت و استفسار ممکن بلکہ واقع
و ما من دافع چودھوین دلیل نیز اسمین ہی وہم صاحب مواہب گفتہ از شیخ ابو مسعود

که گفت زیارت میکردم شیخ مرا که ابو العباس است و مشایخ دیگر از صلحای عصر پس مشغول شدم
و منقطع گشتم از همه و فتح کرده شد بر من پس نبود مرا شیخ مگر حضرت پیغمبر علیه الصلوة و السلام و مصافحه
میکردم آنحضرت صلی اللہ تعالی علیه وسلم بعد از هر کار پندرهوین دلیل نیز اسمین هر امام حجة الاسلام
در کتاب منقذ من الضلال میگوید که ارباب قلوب مشاهده میکنند در بیداری ملائکه و ارواح انبیا
را و میشنوند از ایشان آوازها و اقتباس میکنند از ایشان انوار و استفاده میکنند فوائد سولهوین
دلیل ایضا فیه بدانکه صاحب مواهب بعد از نقل اقوال مشایخ در رویت شریف آنحضرت صلی اللہ
تعالی علیه وسلم در یقظه بر قاعدهٔ علم و اقوال علما رفته از شیخ بدر الدین حسن نقل کرده که وقوع رویت
شریف در یقظه مر او را متواتر شده بدان اخبار و حاصل آن علم قوی است و منتفی است از آن شک
و شبهه انتهی سترهوین دلیل مکتوبات حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سره السامی کی
مجلد ثانی مین هر هر گاه که جنیان را بتقدیر اللہ سبحانه این قدرت بود که متشکل باشکال گشته اعمال 19
غریبه بوقوع آرند ارواح کمل را اگر این قدرت عطا فرمایند چه محل تعجب است و چه احتیاج به بدن دیگر
ازین قبیل است آنچه از بعضے اولیاء اللہ نقل میکنند که در یک آن در امکنهٔ متعدده حاضر میگردند و افعال
متباینه بوقوع می آرند و همچنین عزیزیکه مثلا در هندوستان توطن دارد و از ان دیار نه بر آمده است
جمعے از حضرت مکه معظمه می آیند میگویند که آن عزیز را در حرم کعبه دیده ایم و چنین در میان ما و عزیز
گذشته است و جمعے دیگر نقل میکنند که ما او را در روم دیده ایم و جمعے دیگر از بغداد دیده اند
اینهمه تشکل لطائف آن عزیز است باشکال مختلفه و همچنین ارباب حاجات از اعزه احیا
و اموات در آن مخاوف و مهالک مدد ها طلب می نمایند و می بینند که آن صور اعزه حاضر
شده دفع بلیه ازینها نموده است ع از ما و شما بهانهٔ بر ساخته اند * و این تشکل گاه در عالم شهادت
بود گاه در عالم مثال چنانچه در یک شب هزار کس آن سرور را علیه و علی آله الصلوات و التسلیمات

بصور مختلفہ در خواب می بینند و استفادہا می نمایند این ہمہ تشکل صفات و لطائف اوست علیہ و
علی آلہ الصلوات والتسلیمات بصور تہای مثالی و ہمچنین مریدان از صور مثالی پیران استفادہ
می نمایند و حل مشکلات میفرمایند اٹھارھوین دلیل در خواب کے لفظ سے اگر کسیکو شبہ ہو کہ
روایت اور امداد اور تشریف آوری اکثر متعددان واحد مین حضور سرور عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
کی اور نائبین اولیای کاملین کی مختص ہے خواب کے ساتھ بیداری مین ایسا ممکن نہیں اور شان
یہی ہو نہ اول تو اسکا جواب یہ ہے کہ خواب اور بیداری دونون حالتون مین یہ تشریف آوری ثابت اور واقع
اور متحقق ہے اور کلام اکابرین مثبت اور محرر و محقق اور یہ کلام مبارک اثر حضرت امام ربانی رضی اللہ
تعالی عنہ کا عوام کی نسبت ہے نہ خواص کی نسبت چنانچہ اس سے سابق کی عبارت مین اسی مضمون
کی تصدیق موجود ہے اور شیخ مدارج مین فرماتے ہین بالجملہ دیدن آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم بعد
۲۰ ازموت مثال ہست چنانکہ در نوم مرئی می شود در یقظہ نیز می نماید و آن شخص شریف کہ در
مدینہ منورہ در قبر شریف آسودہ وحی است ہمان متمثل بیگردد و در یک آن متصور بصور متعددہ
عوام را در منام می نماید و خواص را در یقظہ انتہی اونیسوین دلیل میزان عارف شعرانی مین ہے
قد بلغنا عن ابی الحسن الشاذلی وتلمیذہ ابی العباس المرسی وغیرہما انہم کانوا یقولون
لو احتجبت رویۃ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم طرفۃ عین ما عددت نفسی
من جملۃ المسلمین بیسوین دلیل رسالۃ تنویر الحلک فی رویۃ النبی والملک
مین علامہ محقق سیوطی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہین والقطب القسطلانی کان یذکر انہ یری
النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ویجتمع بہ وکان یخبر انہ یری النبی صلی اللہ تعالی
علیہ وسلم فی کل ساعۃ ویخبر عنہ وکان الشیخ ابو العباس المرسی وصلۃ بالنبی
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اذا سلم علی النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم رد علیہ السلام

اکیسوین دلیل اسی رسالے مین ہے قال رجل للشیخ ابی العباس المرسی یا سیدی صافحنی
بکفک ہذہ فانک لقیت رجالا وبلادا فقال واللہ ما صافحت بکفی ہذہ الا رسول اللہ
صلے اللہ تعالی علیہ وسلم اس سے متعدد اماکن مین تشریف لانا اور مصافحہ بادنی لحاظ کثرت اہل کمال
امت مرحومہ بہت واضح ہے بائیسوین دلیل نیز اسی مین ہے السماء والارض والعرش والکرسی
مملوۃ من رسول اللہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم تئیسوین دلیل نیز اسی مین ہے روی سفیان
الثوری فی الجامع عن سعید بن المسیب قال ما مکث نبی فی قبرہ اکثر من اربعین یوما حتی یرفع
قال البیہقی یصیرون کسائر الاحیاء یکونون حیث ینزلہم اللہ تعالی چوبیسوین دلیل اسی
رسالے مین ہے روی ابو نعیم فی الحلیۃ عن انس رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی
علیہ وسلم ما من نبی یموت فیقیم فی قبرہ الا اربعین صباحا وقال ان اللہ لا یترک نبیا فی قبرہ اکثر
۲۱ من نصف یوم وان النبی صلی اللہ علیہ وسلم حی بجسدہ وروحہ وانہ یتصرف ویسیر حیث شاء
فی اقطار الارض وفی الملکوت وہو بہیئتہ التی کان علیہا قبل وفاتہ لم یتبدل منہ شئی وانہ
غیب عن الابصار کما غیبت الملائکۃ مع کونہم احیاء باجسادہم فاذا اراد
اللہ رفع الحجاب عمن اراد اکرامہ برویتہ راٰہ علی ہیئتہ التی ہو علیہا لا مانع من ذلک

کالشمس فی کبد السماء وضوءہا	یغشی البلاد مشارقا ومغاربا

انتہی مین کہتا ہون ایک نحو تشریف آوری حضور صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کا یہ بھی ہے اور
مقصود حصر نہین ہے جیسا کہ بیان شیخ محدث دہلوی اور کلام امام ربانی وغیرہما سے اسکے
علاوہ اور نحو کا ذکر گذر چکا کہ وہ تمثیل وتشکل وتصور ہے بصورت مثالی واشکال مختلف
متعددہ فعلیک بالامعان والانصاف پچیسوین دلیل حضرت فاروق اعظم
رضی اللہ تعالی عنہ کا مدینہ منورہ مین خطبہ پڑھنا اور باوجود یہان موجود ہونے کے

حضرت ساریہ رضی اللہ تعالی عنہ اور اونکے یارونکو جو ملک نہاوند[۱] مین تھے دیکھنا اور تدبیر جنگ
کا بتانا اور اونکا اوس بتانے پر عمل کرکے فتح پانا عن عمرو بن الحارث قال بینما عمر یخطب
یوم الجمعة اذ ترک الخطبة ونادی یا ساریة الجبل مرتین او ثلثا ثم اقبل علی خطبته
فقال ناس من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم انہ لمجنون ترک
خطبته ونادی یا ساریة الجبل فدخل علیہ عبد الرحمن بن عوف وکان ینبسط
علیہ فقال یا امیر المومنین تجعل للناس علیک مقالا بینما انت فی خطبتک
اذ نادیت یا ساریة الجبل ای شیء ہذا قال واللہ ما ملکت ذلک حین رأیت
ساریة واصحابہ یقاتلون عند جبل ویؤتون منہ من بین ایدیہم ومن
خلفہم فلم املک ان قلت یا ساریة الجبل لیلحقوا بالجبل فلم تمض الایام
حتی جاء رسول ساریة بکتابہ ان القوم لقونا یوم الجمعة فقاتلناہم من حین صلینا ۲۲
الصبح الی ان حضرت الجمعة وذر حاجب الشمس فسمعنا صوت منادینادی
الجبل مرتین فلحقنا بالجبل فلم نزل ظاہرین لعدونا حتی ہزمہم اللہ تعالی کذا فی ازالة الخفاء

۱ بعضون نے کہا ملک نہاوند مدینہ شریف سے سال بھر کی مسافت پر واقع ہے بعضون نے کہا چھ مہینے کی راہ درمیان ہے مولانا جامی
علیہ الرحمہ نے شواہد النبوة مین لکھا ہے کہ ملک نہاوند جہان لشکر حضرت ساریہ رضی اللہ عنہ کا تھا مدینہ منورہ سے مہینے بھر کے راستے پر
واقع ہے بہرحال قرب وبعد مسافت اہل اللہ کے نزدیک مساوی ہے خبر گیری اور تصرف کے باب مین [illegible] مولانا
جامی رحمة اللہ تعالی علیہ شواہد النبوة ذکر حضرت فاروق اعظم مین اس قصے کو اسطرح تحریر فرماتے ہین روزی در مدینہ بالای منبر
برآمدہ بود وخطبہ می خواند ترک خطبہ کرد ودو سہ بار گفت یا ساریة الجبل وباز بخطبہ مشغول شد وتمام ساخت مردمان گفتند ہمانا کہ
عمر بن الخطاب دیوانہ شدہ است عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ بعد از نماز بر وی درآمد وگفت ای عمر (رضی اللہ تعالی عنہ) چہ بود ترا
کہ در میان خطبہ آن سخن گفتی وزبان مردم را بر خود دراز کردی گفت در آن وقت دیدم کہ ساریہ وقوم وی نزدیک کوہی با کافران محاربہ
میکنند وکافران از پیش وپس ایشان در می آیند چون آن را دیدم بی طاقت شدم وآن سخن گفتم تا پشت بکوہ باز نہند واز شر کافران
باز رہند وگویند کہ از مدینہ تا لشکرگاہ ساریہ یک ماہہ راہ بود چون یکچند برآمد وساریہ از آن سفر مراجعت کرد گفت کہ روز جمعہ
با کافران محاربہ می کردیم از وقت صبح تا وقت نماز جمعہ ناگاہ شنیدیم کہ منادی ندا میکند کہ یا ساریة الجبل پشت بکوہ باز نہادیم وچندان
محاربہ کردیم کہ بسیاری از ایشان کشتہ شدند ودیگران بگریختند آنانکہ بر عمر رضی اللہ عنہ طعن جنون زدہ بودند این سخن را شنیدند گفتند بگذارید
عمر را کہ از برای وی این کار ساختہ شدہ است ۱۲ منہ

چھبیسوین دلیل نفحات الانفس جامی مین حضرت شیخ ابن فارض حموی قدس سرہ کے
احوال مین مسطور حضرت ابراہیم جعبری رحمۃ اللہ تعالی علیہ سے نقل مذکور ہے من در عمر خود جنازہ ازان
بزرگوار تر ندیدہ بودم روح مقدس حضرت رسالت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم حاضر آمدہ بود و بر وی
نماز میگزارد و ارواح انبیا و اولیا و انس و جن طائفہ بعد از طائفہ اقتدا باآنحضرت صلی اللہ تعالی
علیہ وسلم کردہ نماز میکردند و بدین سبب در دفن وی تاخیر یافت و تا آخر روز کشید فقیر اقم الحروف
کان اللہ لہ ولوالدیہ کہتا ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا تشریف فرما ہونا جنازہ
حضرت ابن فارض رضی اللہ تعالی عنہ پر باثبات موجودگی حضور کا قبر منور مدینہ شریف مین نہین ہے
اسیطرح حضور انبیا و اولیا علیہم السلام کا باوجود اپنے مقام عالی اور منازل متعالی مین ہونیکے
مخلصین کے جنازون مین شرکت فرمانا اور ایک آن مین چند جگہ ہونا مبرہن ہے وقد مضی منا
۲۳ فیما مضی وسیاتی المزید ان شاء اللہ تعالی تفسیر روح البیان مین ہے قال الامام السیوطی للروح
بالبدن اتصال بحیث یسمع ویشعر ویرد السلام فتکون فی الرفیق الاعلی ہی متصلۃ بالبدن بحیث اذا
سلم المسلم علی صاحبہا رد علیہ السلام ہو و مکانہا ہناک وانما یاتی الغلط ہنا
من قیاس الغائب علی الشاہد فیعتقد ان الروح من جنس ما یعہد من الاجسام
التی اذا شغلت مکانا لم یمکن ان تکون فی غیرہ وہذا غلط محض وقد رأی النبی صلی اللہ
تعالی علیہ وسلم موسی علیہ السلام لیلۃ المعراج فی قبرہ قائما یصلی فیہ وہو فی
الرفیق الاعلی ولا تنافی بین الامرین فان شان الارواح غیر شان الابدان ترجمہ امام جلال الدین
سیوطی فرماتے ہین کہ روح کو بدن سے ایسا اتصال ہے کہ باوجود مفارقت فیمابین کے مردہ سنتا ہے
اور ادراک کرتا ہے اور سلام کا جواب دیتا ہے تو روح رفیق اعلی مین بھی ہے اور بدن کے ساتھ بھی متصل
ہے کہ جب سلام کرنیوالا اوسپر سلام کرتا ہے تو وہ شخص روح والا اوسکا جواب دیتا ہے حالانکہ روح

اوسکی دہین ہے یعنی رفیق اعلی مین اور ملأ اعلی مین اور جو لوگ اس بات کو سمجھے نہین اور غلطی مین پڑے
تو اونکے اس غلطی مین پڑنے اور دہوکا کہانیکا منشا یہ امر ہوا کہ اونہون نے بے دیکھی ہوئی چیز
کو دیکھی ہوئی پر قیاس کیا تو یون سمجھ گئے کہ روح کا حال جسمونکا سا ہے کہ جب ایک مکان مین ہو تو
دوسری جگہ اوسیوقت مین اوسکا ہونا ممکن نہین حالانکہ یہ محض غلط ہے۔ جناب سرور عالم صلی اللہ
تعالی علیہ وسلم نے معراج کی رات حضرت موسی علیہ السلام کو قبر مین کھڑے نماز پڑھتے دیکھا
حالانکہ وہ رفیق اعلی اور ملأ اعلی مین ہین لیکن باوجود وہان ہونے کے یہان بھی موجود ہین اور دونون
جگہ ہونے مین کوئی منافات نہین اسلیئے کہ روح کی شان اور ہے جسم کی شان اور اور ایک کا قیاس دوسرے
پر مع الفارق ہے لہذا صحیح نہین بلکہ سراسر غلط ہے انتہی ترجمتہ مع توضیح مین کہتا ہون ایک جسم کا تو ایک وقت
مین دو جگہ ہونا محال ہے اور روح کا ایک آن مین کروڑ جگہ پر ہونا ممکن اور واقع اور مشاہد بغیر دافع اسلیئے کہ
جسم مکانی شئ اور روح لامکانی پھر کاملین کے جسم کو روح کا حکم اور روحی کمالات کے ساتھ مشرف
کیا ہے تو جسطرح روح ایک آن مین کروڑ جگہ موجود اسیطرح اونکا جسم مبارک ایک آن مین کروڑ جگہ موجود
پھر تفقد احوال مخلصین آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی شان رحمت ورافت اور کرم وشفقت
کا مقتضائے ذاتی۔ اب حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی تشریف آوری محفل میلاد و مجمع
آپ کے ذاکرین مخلصین کی ہر مجلسون مین گو ایک آن مین کروڑ جگہ پر منعقد ہون کیون مستبعد
صحیح بات کو چھوڑ حق سے منہ موڑ غلط کا پیچھا باطل پر مبتلا ہونیکی آخر کوئی وجہ۔ کیون نہین
بڑی وجہ تو محرومی اور بدنصیبی ہے مولانائے روم قدس سرہ

ہر کسے را بہر کارے ساختند		میل اور اندر دلش انداختند	

ستائیسوین دلیل کشف الالہاب مین لکہا ہون قد تقرر فی الکتب المعتبرة ان نفوس الاولیاء بعد مفارقة
الابدان منزہة عن الحیز والمکان ولیس تری عندھا ما فوق السماء وما فوق البحار وما تحت الثری

(باقی آئندہ)

مخزن تحقیق

١٣١٥

ملقب بہ

تحفۂ حنفیہ

سنہ ١٣٢٢ھ	ربیع الآخر	نوچندی	جلد ٨

ہے تحفہ تحفۂ ایمان و سنت ۔ عیاں ہیں اس سے انوار شریعت
الٰہی یہ رسالہ تا قیامت ۔ رہے جاری بصد عز و کرامت

حضرات ناظرین آپ جانتے ہیں کہ یہ وہ رسالہ مبارکہ ہے جسکے مضامین تمام اہل سنت سنیوں کے حق میں سراسر سود مند دین و ایمان کی حفاظت کرنیوالے۔ بدمذہبوں کو بچانیوالے یعنی مرد میدان ہوکر اکیلا ہندوستان بھر کے بدمذہبوں کی خبر لیتا۔ اونکی جانوں پر قیامت برپا کرتا ہے جسنے مذہب سر اوٹھایا اسنے اوسکو نیچا دکھایا۔ تائید سنت۔ رد کفر و بدعت اسکا منشا تحقیقات علمی اسکا حصہ علم عقائد تفسیر حدیث فقہ کا چشمہ۔ تاریخی حالات بزرگان دین کا خزانہ ہے۔ جو کوئی گلستان سنت سنیہ و بوستان تحقیقات علمیہ کی سیر چاہے وہ ضرور یہ رسالہ نافعہ ملاحظہ فرمائے۔

اہتمام سے ابو المساکین ضیاء الدین عفا عنہ اللہ الصمد متوطن پیلی بھیت کے

مطبع حنفیہ پٹنہ بخشی محلہ میں چھپا

نفحات الانس مین حضرت شیخ بایزید بسطامی قدس سرہ السامی کے احوال مین مسطور ہی
گفت حق تعالی مرا بجائے رسانید کہ خلائق بجملگی در میان دو انگشت خود دیدم یکے گفت چرا
شب نماز نمیکنی گفت مرا فراغت نماز نیست من گرد ملکوت میگردم و ہر کجا افتادہ ہست دست
وے میگیرم - ظاہر ہی کہ تمام جہان علوی و سفلی مین پھرنا اور ہر عاجز و مستغیث کی فریاد رسی اور
دستگیری کرنا بغیر ایک آن مین چند جگہ موجود ہونیکے ممکن نہین - علاوہ اسکے جب اولیائے
کاملین کے نزدیک تمام عالم اور جملہ اکوان یعنی موجودات بمنزلہ کف دست بلکہ ناخن بلکہ
سر ناخن کے ہی تو پھر آنِ واحد مین چند جگہ ہونا کیا بعید وہان حجابات مرتفع مین قرب
و بعد مکانی و جسمی سے وہ پاک ہین پھر ہر جگہ موجود ہونا کیا بڑی بات ہی - نیز نفحات مین
حضرت خواجہ خواجگان پیر پیران واقفِ حقیقت مروج شریعت مجدد طریقت حضرت
خواجہ بہاء الدین نقشبند مشکلکشا رضی اللہ تعالی عنہ کے احوال مین مذکور ہی میفرمودند 25
کہ حضرت عزیزان علیہ الرحمۃ والرضوان گفتہ اند کہ زمین در نظر این طائفہ چون سفرہ ہست
و ما میگوئیم چون روئے ناخنے ہست ہیچ چیز از نظر ایشان غائب نیست اور شواہد النبوۃ مین
مرقوم ہی حضرت آمنہ والدہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم گفتہ ہست کہ در وقت
ولادت حجاب از چشم من برداشتند تا مشارق و مغارب روے زمین را دیدم اقول جبکے
عکس و پرتو سے دوسرون پر سب کچھ مکشوف اونکے علم غیب کے منکر پر زوف اور سو زوف
ایسا ہی مواہب اور سیرت شامی اور طریقۂ محمدیہ اور ما ثبت بالسنۃ اور مدارج وغیرہا مین
مرقوم ہی روی ابن نعیم من حدیث ابن عباس قال کانت آمنۃ تحدث لما اخذنی
ما یاخذ النساء کشف اللہ عن بصری فرأیت مشارق الارض و مغاربہا انتہا یسوءن
دلیل نفحات الانس مین ہی چون شیخ عبد القادر گفت رضی اللہ تعالی عنہ قدمی ہذہ علی

رقبۂ کل ولی اللہ حضرت حق سبحانہ بردلِ وے تجلی کرد و رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ
وسلم بر دست طائفہ از ملائکۂ مقربین بمحضر اولیاے متقدمین ومتاخرین کہ آنجا حاضر
یعنی ہمراہ ۱۲
بودند احیا باجساد و اموات بارواح خود خلعتی در وے پوشانیدند و ملائکہ در حال غیب
مجلس وے را در میان گرفتہ بودند وصفہا در ہوا ایستادہ بودند بروے زمین ہیچ ولی نماند
مگر کہ گردن خود را پست کرد و بعضے گفتہ اند کہ یک کس از عجم تواضع نکرد حال وی از وی
متواری شد۔ کیا جناب سرور عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی تشریف آوری اس واقعہ
مین اسطرح تھی کہ مدینۂ منورہ مین جو روضہ محسود جنان رشک رضوان عرش رحمن ہے
وہ اوسوقت مین خالی تھا حاشا وکلا یا اور کہین عالم مین حضور اقدس سرور مقدس
صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کسی شغل مین اشغال برزخیہ متذکرۂ بالا سے مشغول نہ تھے ہرگز نہین
۲۶ بلکہ جملہ اشغال مین حضرت سرور علیہ الصلاۃ والسلام الازہر کی مشغولی بدستور
تھی اور اس جلسے مین تشریف آوری حضور کی ایک فرد اون افراد اشغال مین سے تھی
اسیطرح تمام اولیای متقدمین ومتاخرین ساری روے زمین اور تحت الثری اور فوق
السماء والارضین کے جوایک آن جلسۂ مبارکہ حضوری سرور مین واسطے خلعت پہنانے حضرت
قطب عالم غوث اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کے تشریف لائے تھے کیا اپنے اپنے محال ومقامات و
مواطن کو (مثلاً کوئی حجاز مین کوئی ملک شام مین کوئی ملک مغرب مین کوئی ہندوستان مین
رہنے والے ہین) خالی کر کے تشریف لائے تھے نہین ہرگز نہین بلکہ وہان بھی موجود اور
یہان بھی رونق افزا تھے بلکہ اسکے علاوہ اور بھی سو جگہ ہزار جگہ پر تشریف فرما تھے اور جو جو خدمتین
اونکو عالم غیب وشہادت ملک وملکوت ناسوت وجبروت مین سپرد تھین وہ سب اوس
آن حضوری مین سب جگہ موجود ہو کر بجا لاتے تھے اور بجا لاتے ہین کہ اونکی شان عالم ظاہر کی

شان و شیونات سے بہرہ ور ہوا اونکے نام لیوونکا ادنی حال یا ہیہ اور بے ہمہ ہمہ ہیہ کہ وہ حضرت
قدس اللہ اسرارہم وافاض علینا فیضانہم وانوارہم **اونتیسوین** دلیل اسی کتاب مین ہیہ
روضے شیخ مجلس میگفت و شیخ علی ہیتی در برابر شیخ نشستہ بود و ویرا خواب آمد شیخ اہل مجلس
را گفت خاموش باشید و از منبر فرود آمد و پیش شیخ علی ہیتی بادب بایستاد و روی می نگریست
شیخ علی بیدار شد شیخ گفت حضرت نبی را صلی اللہ تعالی علیہ وسلم در خواب ویدی گفت آرے
شیخ گفت من برائے وے بادب بایستادہ بودم بچہ چیز وصیت کرد ترا گفت بملازمت تو
بعد ازان ازین شیخ علی پرسیدند از معنی آنچہ شیخ فرمودہ بود کہ من از برائے وے بادب
بایستادہ بودم شیخ علی گفت آنچہ من بخواب می دیدم وے بہ بیداری می دید **تیسوین** دلیل
فتادی عزیزیہ کمالات عزیزیہ مین مرقوم ہے از انجملہ آنکہ سال اول بود کہ مولانا ختم قرآن شریف
٢٧ در تراویح کردہ بودند کہ ناگاہ شخصے از زین بکتر آراستہ و علم بدست گرفتہ بعد تراویح آمدہ گفت
کہ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کدام جا تشریف میدارند جملہ مردمان بخدمت
آمدند و سخت متغیر شدند کہ معاملہ چیست تاش پرسیدند گفت ابوہریرہ (رضی اللہ تعالی عنہ) ہو گفت
کہ آنحضرت صلے اللہ تعالی علیہ وسلم فرمودہ بودند کہ امروز ختم قرآن عبد العزیز است ما
خواہیم رفت و مرا در جای دیگر بکارے فرستادہ بودند ازین جہت تاخیرے واقع شد این گفتہ غائب
شدند **اقول** کیا جس دن اول ختم قرآن شریف مولانا شاہ عبد العزیز صاحب کا دہلی مین
واقع ہوا عالم مین سے اور کسیکا اوس دن تراویح مین ختم نہین ہوا یا اور کوئی عالم مین اوس
عصر کے اولیا مین مولانا سے بڑھکر یا ہمسر اونکا نہ تھا جنکے ختم مین بھی حضور شریک یا اس
شرکت سے افضل اور بہتر اور کوئی کام جملہ کاموں مین سے جو حضور کے متعلق ہین اوس دن
نہ تھا حاشا وکلا ایسی بات جسکو ایک ذرہ بھر عقل و فہم ہوگی ہرگز نہین کہہ سکتا **اکتیسوین** دلیل

شرح مشکوٰۃ ... آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نصب العین مومنان وقرۃ العین عابدان
است در جمیع احوال و اوقات خصوصا در حالت عبادت انتہی بتیسوین دلیل مدارج مین ہے
حیات انبیا حیات حسی دنیوی است نہ مجرد بقای ارواح چنانکہ شہدا را عود روح بجسد ثابت
است مر جمیع اموات را چنانکہ در قبر لیکن بحث در استقرار و استمرار روح است در بدن بحیثیتے کہ
بوے زندہ گردد بدن چنانکہ در دنیا بود و ادلہ کہ بر حیات انبیا دلالت میکنند مقتضائے آن حیات
بدان است چنانکہ در دنیا بود۔ بدانکہ در حیات انبیا علیہم السلام و ترتب احکام و آثار
بران بعکس دیگران از علما اختلافی نیست ما اعتقاد داریم بحیات ایشان نزد پروردگار جل جلالہ
بحیاتے کہ اشرف و اکمل است ازین حیات متعارف و اعتقاد داریم کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم با رفیق اعلیٰ است در سموات علی نزد سدرۃ المنتہی عندہا جنۃ الماوی الی
ان قال اصل مدعا کہ ثبوت حیات حقیقی است مسلم و مقرر است گمان می برند کہ التفات
ایشان بہ قبور و تعلق ایشان بدان مرتفع گشتہ است بلکہ میان ایشان و قبور علاقہ
خاصہ مستمرہ و غیر منقطعہ ثابت است کہ نسبت با دیگر ثبوت ندارد الی قولہ جمیع این احادیث
دلالت دارد بر آنکہ اہل قبور را ادراک و سماع حاصل است کہ بدان زائران را می شناسند
پس ہمہ حی اند و لیکن حیات ایشان در مرتبہ کمتر است از حیات شہدا و حیات انبیا کامل تر
از حیات شہدا است تینتیسوین دلیل اسی کتاب مین ہے پوشیدہ نماند کہ بعد از اثبات حیات
حقیقی حسی دنیاوی اگر گویند کہ حق تعالیٰ جسد شریف را حالتے و قدرتے بخشیدہ است کہ در
ہر مکانے کہ خواہد تشریف بجسد خواہ بعینہ یا بامثال خواہ بر آسمان یا بر زمین و خواہ در قبر
شریف یا غیر وے صورتے دارد با وجود ثبوت نسبت خاص بقبر در ہمہ حال و قصہ سماع
سعید بن المسیب اذان از درون حجرۂ شریفہ تا سہ روز کہ مردم مفارقت مسجد نبوی

کردہ بودند مشہور است و آنچہ دلالت دارد بر وجود سرور عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
در قبر مکرم واقعہ سلطان سعید نور الدین شہید است در سنۃ سبع وخمسین وخمسمائۃ
در باب رویت آنحضرت در منام در یک شب تا سہ بار و خبر دادن او را بشر دو نصرانی
کہ نسبت بقبر شریف تصور خبیثے کردہ بودند و رسیدن با ہزار کس بمدینہ مطیبہ و دریافتن
او آن دو ملعون را و احراق نمودن و حفر خندق حوالی حجرہ شریفہ و مملو ساختن آن برصاص
و این قصہ را جمیع مورخان مدینہ منورہ ذکر کردہ و تصریح نمودہ اند و قبر آحاد مومنین
روضہ است از ریاض جنت قبر شریف وے افضل ریاض جنت باشد و تواند بود کہ ویرا
صلے اللہ علیہ وسلم ہم در قبر از تصرف و نفوذ حالتے بود کہ از سماوات و ارض و جنان حجاب
مرتفع شدہ باشد بے تجاوز و انتقال زیرا کہ امور آخرت و احوال برزخ بر احوال کہ مقید
٢٩ تضییق حدود و جہات است قیاس نتوان کرد و امام تاج الدین سبکی رحمہ اللہ گفتہ است
کدام جنت است کہ بر قبر شریف آنرا افضل نہند قبر شریف افضل است از تمامہ اماکن بہشت
وجہ جز آن و اگر آنرا بر عرش عظیم فضل نہند نمید انم ہیچ مومن را کہ توقف کند دران کہ ہمہ
طفیل شریف اوست انتہی ملخصاً بقدر الضرورۃ چونتیسوین دلیل زہر الربی شرح
سنن نسائی مین امام جلال الدین سیوطی لکھتے ہین ان للروح شاناً آخر فتکون فی الرفیق
الاعلی وھی متصلۃ بالبدن بحیث اذا سلم المسلم علی صاحبھا رد علیہ السلام وھی
فی مکانھا ھناک انما یاتی الغلط ھھنا من قیاس الغائب علی الشاھد فیعتقد ان الروح
من جنس ما یعھد من الاجسام التی اذا شغلت مکاناً لم یمکن ان تکون فی غیرہ وھذا
غلط محض حاصل یہ کہ روح کی شان جدا ہی اوسکا حال ہی اور ہر بدن پر قیاس صحیح نہین
کیونکہ جسم ایک وقت مین دو جگہ نہین ہو سکتا اور روح کا ایسا حال نہین اور جو کوئی ایسا سمجھے

[illegible]

اور قیاس کرے تو محض غلط ہو مین کہتا ہون جب عام ارواح کا یہ حال ہو تو خواص کا کیا حال
ہوگا پھر اخص الخواص کا تو کچھ کہنا ہی نہین **مثنوی شریف**

برتر اند از عرش و کرسی و سما	ساکنان محفل صدق خدا
بہر این فرمودہ است آن ذوفنون	رمز نحن الآخرون السابقون
من بظاہر گرچہ آدم زادہ ام	من بمعنی جد جد افتادہ ام

پینتیسوین دلیل مولانا جامی صاحب شیخ علاء الدولہ سمنانی سے ناقل ہین۔ درویشے از شیخ سوال کرد کہ چون بدن را در خاک ادراک نیست و در عالم ارواح حجاب نیست چہ احتیاج است بسر خاک رفتن چہ در ہر مقامیکہ توجہ کند بروح بزرگے ہمان باشد کہ بسر خاک شیخ فرمود فائدہ بسیار دارد یکے آنکہ چون بزیارت کسے میرود چندانکہ میرود توجہ او زیادہ می شود چون بسر خاک رسد بحس مشاہدہ کند خاک او را حس او نیز مشغول او شود و بکلی متوجہ گردد و فائدہ بیشتر بود ٤٠
و دیگر آنکہ ہر چند ارواح را حجاب نیست و ہمہ جہان او را یکے ہست اما با نموضع تعلق بیشتر بود

چھتیسوین دلیل حضرت مرزا مظہر جان جانان قدس سرہ فرماتے ہین از حضرت شیخ عبدالاحد رحمۃ اللہ تعالی علیہ دو کس طریقہ گرفتند یکے طریقۂ قادری اخذ کرد و دیگرے طریقۂ نقشبندیہ اختیار نمود ایشان فرمودند کہ روح مبارک حضرت غوث الاعظم تشریف آوردہ صورت مثالی مرید خاندان خود را ہمراہ بردند و حضرت خواجہ نقشبند تشریف فرما شدہ صورت مثالی معتقد خود را با خود بردند رحمۃ اللہ تعالی علیہم اور یہ بات معلوم ہو چکی کہ ارواح اکابر کو قبر سے بھی تعلق خاص ہو اور قبر مین بھی ہین اور حق کے پاس بھی ہین اور ملأ اعلی مین بھی شامل ہین اور باینہمہ جہان چاہتی ہین جاتی ہین پس ایک آن مین یہان بھی ہوتین اور وہان بھی یہ نہین کہ کبھی عالم غیب مین کبھی عالم شہادت مین باری باری سے بلکہ ایک ہی وقت دونون

عالم مین موجود اور فرشتونکے ساتھ بھی ہم مجلس اور ہمنشین اور مستغیثین کی فریادرسی مین بھی
بکمال قوت وتمکین۔ حجۃ اللہ مین ہے قد استفاض من الشرع ان للہ تعالی عبادا ھم
افاضل الملائکۃ وانھم یکونون سفراء بین اللہ وبین عبادہ وانھم یلھمون
فی قلوب بنی ادم خیرا وان لھم اجتماعات کیف یشاء اللہ وحیث شاء اللہ یعبر عنھم
باعتبار ذلک بالملأ الاعلی وان للارواح افاضل الادمیین دخولا فیھم ولحوقا بھم کما
قال اللہ تعالی یا ایتھا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ فادخلی فی
عبادی وادخلی جنتی والملأ الاعلی ثلثۃ اقسام قسم ھم نفوس انسانیۃ مازالت
تعمل اعمالا منجیۃ تفید اللحوق بھم حتی طرحت عنھا جلابیب ابدانھا فانسلکت
فی سلکھم وعدت منھم ترجمہ بیشک شرع سے بدرجہ شہرت ثبوت کو پہونچا کہ مقرب
فرشتے خدا اور اوسکے بندونمین واسطہ ہوتے ہین اور آدمیونکے دلونمین نیک بات کا القا ٣١
کرتے ہین اور اونکے لیے اجتماع کرتے ہین جسطرح خدا چاہے اور جہان چاہے اسی لحاظ
سے اونکو ملأ اعلی کہتے ہین اور یہ بھی شرع سے اوسیطرح بشہرت ثابت کہ بزرگان دین کی
روحین بھی اونمین داخل ہوتی ہین اور اونسے ملتی ہین جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے۔ اے
اطمینان والی جان پلٹ چل اپنے رب کیطرف اس حال مین کہ تو اوس سے راضی اور وہ تجھسے
خوش پس داخل ہو میرے بندونمین اور آ میری جنت مین اور ملأ اعلی کی ایک قسم وہ ارواح
انسانی ہین کہ ہمیشہ رستگاری کے کام کرتی ہین جنکے باعث اون ملائکہ سے ملین یہانتک
کہ بدن کی نقابین پھینکین اور ملأ اعلی مین داخل ہوئین اور اونھین سے شمار کی گئین۔
سینتیسوین دلیل اور تو اور لیجیے وہابیہ کے پیشوا مولوی اسمعیل بھی صراط مستقیم مین اپنے
پیر کا حال یون لکھتے ہین۔ روح مقدس جناب حضرت غوث الثقلین وجناب حضرت

خواجہ بہاء الدین نقشبند متوجہ حال حضرت ایشان گردیدہ وتا قریب یکماہ فی الجملہ
تنازعے درمابین روحین مقدسین درحق حضرت ایشان ماندہ زیراکہ ہر واحد ازین
ہر دو امام تقاضای جذب حضرت ایشان تمامہ بسوئے خود میفرمود تا اینکہ بعد انقرانی
زمانہ تنازع وقوع مصالحت بشرکت رونمے ہر دو روح مقدس بر حضرت ایشان جلوہ گر
شدند وتا قریب یک پاس ہر دو امام بر نفس نفیس حضرت ایشان توجہ قوی وتاثیر زور آور
میفرمودند تا اینکہ درہمان یک پاس حصول نسبت ہر دو طریقہ نصیبہ حضرت ایشان
گردید۔ مین کہتا ہون حضرت خواجہ خواجگان قدس سرہ بخارا مین تشریف رکھتے ہین
اور حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالی عنہ بغداد شریف مین اور سرگروہ وہابیہ کے حضرت
دہلی مین مثلا اب روحین مقدسین کی جلوہ گری حضرت ایشان کے نفس پر بخارا
شریف و بغداد شریف کو یا جنت یا علیین یا رفیق اعلی کو چھوڑ کریا وہین سے یا وہان بھی ۳۲
یہان بھی موجود۔ شق اول باطل کہ ع دعوی بلا دلیل قبول خرد نہین ۔ شقین اخیرین پر
مقصود خصم حاصل۔ مخالفین کو یاد رہے کہ اس سے شخص واحد کا چند جگہ موجود ہونا اور اولیا
کیلیے علم غیب کا ثبوت دونون ثابت ہے

سنگ در سے ترے نکالی آگ		ہمنے دشمن کا گھر جلانیکو	

اٹھتیسوین دلیل ایضا مولوی مذکور کی کتاب مذکور مین مسطور حضرت مولی علی مشکلکشا
کرم اللہ تعالی وجہہ کی نسبت ایمان موفور پیچور در سلطنت سلاطین و امارت امرا ہمت ایشان را
دخلی ہست کہ بر سیاحان عالم ملکوت مخفی نیست اقول اسمین بھی وہی تحقیقین اور وہی
تقسیمین سلطنتین اور امارتین کس شہر اور کس ملک مین نہین ہوتین پھر اون سب مین
حضرت مولی مشکلکشا کا توسط اور دخل کیونکر ہو سکتا ہے خود بتاؤ یا ہماری بتائی ہوئی کو مانو

محب التحقیق

۱۳۱۵ھ

ملقب بہ

تحفۂ حنفیہ

سنہ ۱۳۲۲ھ	جمادی الاولیٰ	پرچہ ۵	جلد ۸

ہر تحفہ تحفۂ ایمان و سنت ۔ عیاں ہیں جس سے انوار شریعت

الٰہی یہ رسالہ تا قیامت ۔ رہے جاری بصد عز و کرامت

حضرات ناظرین کب جانتے ہیں کہ یہ وہ رسالہ مبارکہ ہے جسکے مضامین تمام ہے بھائی سنت سینہ کے حق میں سراسر رحمت ہیں دین و ایمان کی حفاظت کرنیوالے۔ بدمذہبی مٹانیوالے یہی وہ مرد میدان ہیکہ اکیلا ہندوستان بھر کے بدمذہبوں کی خبر لیتا۔ اونکی جانوں پر قیامت برپا کرتا ہے جس نے مذہب کے سر اوٹھایا اسے لاجواب کو نیچا دکھایا۔ تائید سنت۔ رد کفر و بدعت اسکا منشا تحقیقات علمی کا حصہ علم عقائد تفسیر حدیث فقہ کا چشمہ۔ تاریخی حالات بزرگانِ دین کا خزانہ ہے۔ جو کوئی گلستان سنت سنیہ و بوستان تحقیقات علمیہ کی سیر چاہے وہ ضرور یہ رسالہ ملاحظہ فرمائے۔

اہتمام سے ابو المساکین ضیاء الدین عفا اللہ عنہ متوطن پیلی بھیت کے

مطبع حنفیہ بخشی محلہ میں چھپا

اوںتالیسوین دلیل سیف المسلول قاضی صاحب مین بہ بیان مرتبہ قطبیت ارشاد مین
فرماتے ہین کہ فیوض وبرکات کارخانۂ ولایت کہ از جناب الٰہی بر اولیا راللہ نازل میشود اول بریک شخص
نازل میشود و از ان شخص قسمت شدہ بہر یک از اولیای عصر موافق مرتبہ وبحسب استعداد او میرسد
و ہیچکس را از اولیا اللہ بے توسط او فیضے نمیرسد وکسے از مردان خدا بے وسیلۂ او در جۂ ولایت
نمی یابد اقطاب جزئی و اوتاد و ابدال ونجبا ونقبا وجمیع اقسام اولیای خدا بوی محتاج باشند
صاحب این منصب عالی را امام وقطب الارشاد بالاصالۃ نیز خوانند و این منصب عالی از
وقت ظہور آدم علیہ السلام بروح پاک علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ مقرر بود۔ اسکے بعد ائمۂ اطہار
اہلبیت کو بہ ترتیب اس منصب عظیم کا ملنا بیان کرکے فرماتے ہین بعد وفات عسکری علیہ السلام تا
ظہور سید الشرفا غوث الثقلین محی الدین عبد القادر گیلی این منصب بروح حسن عسکری علیہ السلام
متعلق بود چون حضرت غوث الثقلین پیدا شد این منصب مبارک بوی متعلق شد وتا ظہور ۳۳
امام مہدی این منصب بروح مبارک غوث الثقلین متعلق باشد چون امام محمد مہدی ظاہر شود
این منصب عالی تا انقراض زمان بوی مفوض باشد استنباط این مدعا از کتاب از حدیث
میتوانم کرد انتہی۔ ایساہی جلد سوم مکتوبات شریف مکتوب ۱۲۳ مین حضرت امام ربانی
مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہین۔ بعد از ایشان (یعنی حضرت مرتضیٰ رضی اللہ عنہ) بہر یکے
از ائمہ اثنا عشر علی الترتیب والتفصیل قرار گرفت ودر اعصار این بزرگواران وہمچنین بعد از
ارتحال ایشان ہر کرا فیض وہدایت میرسید بتوسط این بزرگواران بود و ملاذ وملجای ہمہ ایشان
بودہ اند تا آنکہ نوبت بحضرت شیخ عبد القادر جیلانی رسید قدس سرہ انتہی۔ خوب ظاہر ہو کہ
جب سارے جہان مین ایک ہی قطب ہین جنکے واسطے سے دنیا بھر کے جتنے اولیا ہین خواہ
انکے تحت کے قطب ہون یا ابدال یا نقبا یا نجبا یا ابرار یا صالحین غرض سب اہل ولایت کو

اونھین کا فیض ولی بناتا ہو اور معلوم ہو کہ یہ اہل مناصب متعدد مختلف بلاد ہای مشرق و
مغرب مین موجود پھر ہر شہر مین ہر ایک کو ان اولیا مین سے وہ فیض قطب ارشاد مثلاً حضرت
علی مرتضی کرم اللہ تعالی وجہہ یا حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کا کیونکر پہونچتا ہو کیا
اونکی مختلف مثالی صورتین سب جگہ پہونچکر سب کو فیض پہونچاتی ہین یا خود آپ بعینہ بجسمہ
و روحہ یا باجد ہا سب کے مربی اور فیاض ہین یا اونکے لطائف متشکل باشکال مختلفہ و متمثل بصور
متعددہ ہو کر سب جگہ پہونچے یا مثال نور آفتاب اونکا فیضان ہر ایک کو محیط ہو اور سبالغ یا حجاب
اکوان روح مبارک سے مرتفع ہین اسوجہ سے آپ سب کے پاس اور سب آپ کے پاس ہین۔
ان شقون مین سے جونسی شق چاہو اختیار کرو مدعا بہر حال ثابت یعنی جو حال قطب کے افاضہ
اور تشریف آوری کا ہو وہ حال بھی حضرت سرور عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی تشریف آوری
۳۳ کا نہین محافل متبرکہ اور مجالس میلاد متعددہ مین اگر منکر الفیض کہین کہ ہم قاضی صاحب اور حضرت
مجدد صاحب کو نہین مانتے اور انکے اقوال قابل استناد نہین جانتے تو اس مضمون کو ہم مخالفین
کے پیشوا و سرتاج مولوی اسمٰعیل کے کلام سے ثبوت کو پہونچا دینگے آپ اپنے امام کا قول بھی نہ مانین
تو وہ جانین۔ لو دیکھو اونکی صراط مستقیم مین ہو حضرت مرتضوی را ایک نوع تفضیل بر حضرت
شیخین ہم ثابت ہست و آن تفضیل بجہت کثرت اتباع ایشان و وساطت مقامات ولایت بل سائر
خدمات ہست مثل قطبیت و غوثیت و ابدالیت و غیرہا ہمہ از عہد کرامت مہد حضرت مرتضی تا
انقراض دنیا ہمہ بواسطۂ ایشان ہست انتہی۔ پس اس توسط کی جو صورت حضرت مرتضی کرم اللہ
تعالی وجہہ مین مانی جائیگی کیا ویسی تشریف آوری بھی حضور عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم مین تسلیم
کرنی ضرور نہوگی و لات حین مناص جب ایک قطب ارشاد تمام عالم کے اولیا کو فیض پہونچائین
سب جگہ موجود ہون تو پھر وہ رسول کریم ام الموجودات جو قطب کی اصل اور عالم کے منشا ہین کیونکر

ہر جگہ موجود ہو سکتے جنکی شان اللہ ہی کو معلوم ہے مواہب مین ہے فهو صلے اللہ تعالے
علیہ وسلم خزانۃ السر فلا ینفذ امر الا منہ ولا ینقل خیر الا عنہ چالیسوین دلیل
تفسیر عزیزی مین ہے مقام علیین بالای ہفت آسمان است و پائین آن متصل بسدرۃ المنتہی و بالای
متصل بپایۂ عرش مجید و ارواح نیکان بعد از قبض در انجا میرسند و مقربان یعنی انبیا و اولیا
دران مستقر میمانند و عوام صلحا را بعد نوسیانیدن و رسیدن منتہای اعمال بر حسب مراتب
در آسمان دنیا و درمیان آسمان و زمین یا در چاه زمزم قرار میدہند و تعلقے بقبر نیز این ارواح
را میباشد کہ بحضور زیارت کنندگان و اقارب و دیگر دوستان بر قبر مطلع و مستانس میشوند
زیرا کہ روح را قرب و بعد مکانی مانع این دریافت نمی شود الخ اور سابقًا اسکے ادلہ گذر چکے کہ
آنحضرت صلے اللہ تعالی علیہ وسلم قبر شریف مین تشریف فرما ہین اور اسیطرح اور اولیا و انبیا
علیہم السلام جیسا کہ حدیث معراج مین قصہ نماز موسیٰ علیہ السلام وغیرہا سے مبرہن قال فی ٣٥
المواهب انہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم فی قبرہ ویصلے فیہ باذان واقامۃ وکذلک الانبیاء
اور سوا اسکے بہت سے ادلہ سے ثابت پس کاملین کا وجود بالای آسمان بھی ہے کہ وہ مقام علیین
مین اور عند ملیک مقتدر مستقر ہین اور زمین و آسمان اور دیگر مقامات مین بھی جہان چاہتے
ہین موجود ہوتے ہین اور جسکو چاہتے ہین نوازتے ہین اسیواسطے حضرت امام حسن مثنی ابن سیدنا
حسن مجتبی اور سیدنا امام زین العابدین علی بن حسین شہید کربلا رضوان اللہ تعالی علیہم کا یہ قول ہے جو زائرین
مزار اقدس کی نسبت فرمایا ہے کما فی جذب القلوب انتم ومن فی الاندلس سواء تم یعنی حاضرین
اور جو اندلس مین ہین یعنی غائبین سب برابر ہین میری حضوری کے حق مین مثنوی شریف

اولیا اطفال حق اند اے پسر	غائبان و حاضران اس باخبر

جب روح اولیا و انبیا کا ایک وقت مین چند جگہ ہونا مطلقًا ثابت ہوا تو نبی الانبیا اور روح الارواح

صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کی نسبت یہ خیال فاسد اور وسوسہ کاسد کہ اگر محفل مولد یا اور کسی
مجلس خیر مین تشریف لائین تو پیش از قیامت مرقد اطہر سے خروج لازم ہوا اور چاہیے
کہ اوسوقت روضۂ اقدس خالی رہجاے کما توہمہ المتوھمون المتوھبون سراسر جہالت
اور منشا اس جہالت کا سوا اسکے نہین کہ روح کا جسم پر طفلانہ قیاس یا اتباع وسواس خناس
اکتالیسوین دلیل اولیاء اللہ کو سب جگہ دور ہون یا نزدیک اسیواسطے ندا اور اونسے
استغاثہ جائز ہو کہ وہ سب جگہ سے امداد فرماتے ہین اونسے استمداد کیلیے حضور مزار شرط نہین
اگرچہ حضوری مین نفع زائد اور امداد اوفر لیکن اونکی خبر گیری اونکی مشکلکشائی ہر شخص کیلیے
ہر مشکل مین ہر آفت مین بروقت استغاثہ خواہ مشرق مین ہو یا مغرب مین یکسان ہو جسطرح ائمۂ
مجتہدین کے مقلدین تمام ملکون مین ہر جگہ موجود اور وہ اپنے اپنے مقلدونکی نگہبانی خبرگیری
۳۲ ہر وقت ہر آفت ہر مشکل مین ہر جا فرماتے ہین اسیطرح اولیای کاملین اپنے مخلصین کی امداد سب جگہ
سے فرماتے ہین اور مصیبت کے وقت پکارنیوالے کے پاس دفع مشکل و آفت کے واسطے آن موجود
ہوتے ہین۔ حضرت سیدی شیخ احمد زروق رضی اللہ تعالی عنہ جو اکابر علمای عصر و اولیای دیار
مغرب سے ہین جنکی مدح شاہ عبد العزیز صاحب بستان المحدثین مین یون لکھتے ہین او از ابدال سبعہ
است و باوصف علو حال باطن تصانیف او در علوم ظاہرہ نیز نافع شدہ و مفید و کثیر افتادہ
پھر شمار تصانیف کے بعد لکھا بالجملہ مردی جلیل القدر یست کہ مرتبۂ کمالش فوق الذکر یست واو
از محققان صوفیہ است کہ بین الحقیقۃ و الشریعۃ جامع بودہ اند و او را قصیدہ ایست بر طور قصیدۂ
جیلانیہ کہ بعضے ابیات او اینست ؎

انا لمریدی جامع لشتاته	اذا ما سطا جور الزمان بنکبته
وان کنت فی ضیق وکرب ووحشة	فناد بیا زروق ات بسرعته

فرماتے ہین مین اپنے مرید کی پریشانیون مین جمعیت بخشنے والا ہون جب ستم زمانہ اپنی نحوست سے
اوسپر تعدی کرے اور اگر تو تنگی اور تکلیف اور وحشت مین ہو تو اسطرح پکار یا زرّوق مین فوراً
تیری مدد کو آموجود ہونگا پ یا العیسوین ذیل روح البیان مین ہے ولَلاٰخرۃ خیر لک من الاولی
لانها باقیة صافیة عن الشوائب علی الاطلاق وفی التاویلات احوال نهایتک افضل
واکمل من احوال بدایتک لانه صلی اللّٰه تعالی علیه وسلم لایزال یطیر بجناحی الشریعة
والطریقة فی جو السماء ویسیر ویترقی فی مقامات القرب والکرامة مواہب لدنیہ مین ہے وقد
ذکر عن السلف والخلف الی هلم جرا عن جماعة کانوا یصدقون بهذا الحدیث یعنی من
رأنی فی المنام فسیرانی فی الیقظة انهم رأوه صلی اللّٰه تعالی علیه وسلم فی النوم فرأوه
فی الیقظة وسئلوه عن اشیاء کانوا منها متشوشین فاخبرهم بتفریجها ونص
لهم علی الوجوه التی بها یکون فرجها فجاء الامر کذلک بلا زیادة ونقص ۳۷

ــــــــــــــــــــ

لہ اور آپ کے واسطے دنیا سے آخرت بہتر ہے کیونکہ آخرت باقی ہے بالکل آلودگیون سے صاف ہے اور آپ کیواسطے انتہائی
حال ابتدائی حال سے افضل اور اکمل ہے کیونکہ آنحضرت صلے اللہ تعالی علیہ وسلم دونون بازوی شریعت اور طریقت
سے آسمانونکے اندر سیر فرماتے ہین اور مقامات ومراتب قرب وکرامت مین ترقی پاتے ہین ۱۲ مولانا مولوی علیم الدین
صاحب سلمہ اللہ الواہب لہ اور تحقیق سلف اور خلف کی جماعت سے مذکور ہے کہ وہ لوگ اس حدیث شریف کی تصدیق
کرتے تھے یعنی آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے مجکو خواب مین دیکھا عنقریب وہ مجکو بیداری مین
دیکھیگا بیشک اون لوگون نے آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا پھر اون لوگون نے آنحضور
پر نور کو بیداری مین دیکھا اور آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے اون چیزونکا سوال کیا جن چیزون مین یہ لوگ
حیران پریشان تھے پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اونکو خوب کھولکر خبر دی اور اونکے لیے اسطرح تصریح فرمادی
کہ اونکو تسکین ہو گئی پس آنحضور پرنور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے جیسا فرمایا تھا ویسا ہوا بغیر زیادتی
وکمی کے ۱۲ مولانا مولوی محمد علیم الدین صاحب زید فیضہ۔

تینتالیسویں دلیل نیز مواہب میں ہے و رأیت[۱] فی کتاب المنح الالهیة فی مناقب السادات الوفائیة عن
سیدی علی بن سیدی محمد وفا انه قال فی بعض مشاهده کنت و انا ابن خمس سنین اقرأ القرآن فرأیت النبی
صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقظة لا مناما و علیه قمیص ابیض فقال اقرأ فقرأت علیه سورة والضحیٰ و الم نشرح ثم غاب
فلما بلغت احدی و عشرین سنة احرمت لصلاة الصبح بالقراءة فرأیت النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم
قبالة وجهی فعانقنی فقال لی و اما بنعمة ربک فحدث فاوتیت لسانه من ذلک الوقت ۔
چوالیسویں دلیل شرح الصدور میں ابن قیم کا مقولہ یوں طور مسطور ہے[۲] لا منافاة بین کون الروح
فی علیین او الجنة او السماء و ان لها بالبدن اتصالا بحیث تدرک و تسمع و تصلی و تقرأ
و انما یستغرب هذا لکون الشاهد الدنیوی لیس فیه ما شانه هذا و امور البرزخ والاخرة
علی نمط غیر المألوف فی الدنیا پینتالیسویں دلیل مرقاة میں معتقد شیخ کبیر امام ابو عبد اللہ[۳]
سے منقول ہے و نعتقد ان العبد فی الاحوال یصیر الی نعت الروحانیة فیعلم الغیب و یطوی
له الارض و یمشی علی الماء و یغیب عن الابصار الی ان قال اذا اتنور الروح القدسیة و ازداد ۳۸
نورانیتها و اشراقها بالاعراض عن ظلمة عالم الحس و تجلیة ذات القلب عن صداء الطبیعة

---

[۱] میں نے کتاب منح الٰہیہ میں دیکھا کہ مروی ہے میرے آقا علی بن سیدی محمد وفا سے کہ انہوں نے فرمایا اپنے بعض مشاہد میں کہ میں پانچ برس کی عمر میں قرآن شریف پڑھتا تھا تو میں نے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بیداری میں دیکھا نہ خواب میں اور آنحضرت پر نور کے جسم مبارک پر سپید کرتا تھا پس فرمایا حضور نے کہ پڑھو تو میں نے آپکو سورہ والضحیٰ اور سورہ الم نشرح پڑھکر سنائی پھر آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے سامنے سے غائب ہو گئے پھر جب میں اکیس برس کا ہوا تو صبح کی نماز کا تحریمہ باندھکر میں نے قراءت شروع کی پس آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو میں نے اپنے سامنے دیکھا تو حضور پر نور نے مجھے معانقہ کیا اور مجھے فرمایا واما بنعمة ربک فحدث یعنی اللہ تعالیٰ کی نعمت کا بیان کیجیے تو اوسی وقت مجکو آپکی زبان مبارک دی گئی مولانا مولوی محمد علیم الدین اسلام آبادی زید فیضہ [۲] ہمیں کچھ منافات نہیں ہے کہ روح علیین میں ہو یا جنت میں یا آسمان میں اور جسم کے ساتھ بھی ایسا تعلق ہے کہ وہ جانے اور سنے اور نماز پڑھے اور قرآن کی تلاوت کرے ہمیں تعجب کا منشا یہ ہے کہ حیات دنیوی کی یہ شان نہیں ہے لیکن عالم برزخ و آخرۃ کے امور دنیا کے دستور پر واقع نہیں ہیں ۔ مولوی علیم الدین زید فیضہ [۳] ہم اعتقاد کرتے ہیں کہ بیشک بندہ اپنے حالات میں روحانیوں کی صفت پر ہوجاتا ہے تو جانتا ہے غیب کو اور اوس کے لیے (باقی در صفحہ آیندہ)

والمواظبة على العمل وفيضان الانوار الالهية حتے يقوى النور وينبسط فى فضاء
قلبه فينعكس فيه النقوش المرتسمة فى اللوح المحفوظ ويطلع علے المغيبات ويتصرف
فى اجسام العالم السفلے بل يتجلى حينئذ الفياض الاقدس بمعرفته التى هى اشرف العطايا
فكيف بغيره چهيالیسوین دلیل تذکرة الموتی مین قاضی صاحب متعلق احیاء عند ربهم
کے لکھتے ہین - این حکم مخصوص بہ شهدا نیست انبیا و صدیقین از شهدا افضل اند و اولیا ہم در حکم شهدا
اند کہ جہاد با نفس کردہ اند ارواح ایشان از زمین و آسمان و بهشت ہر جا کہ خواہند سیر و ند و دوستان
و معتقدان را در دنیا و آخرت مددگاری میفرمایند و دشمنان را ہلاک می سازند سینتالیسوین
دلیل علامہ محقق ملا علی قاری شرح شفا جلد ثانی ص۱۱۸ مین فرماتے ہین قال عمرو بن دینار فی قوله
تعالیٰ فاذا دخلتم بیوتا فسلموا علی انفسکم ای علے اهلیکم تحیة من عند الله
٣٩ مبارکة طیبة قال ابن دینار رحمه الله وهو من کبار التابعین المکیین وفقهائهم ان لم یکن فی البیت احد
فقل السلام علے النبی ورحمة الله وبرکاته لان روحه صلے الله تعالیٰ علیه وسلم
حاضر فی بیوت اهل الاسلام مین کہتا ہون تمام مسلمانون کے گھرون مین جو روح اقدس حضرت مقدس

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) زمین طے ہو جاتی ہے اور وہ پانی پر چلتا ہے اور آنکھون سے غائب ہو جاتا ہے جب روشن ہوتی ہے روح
قدسی اور زیادہ ہوتی ہے نورانیت اور چمک اوسکی بوجہ روگردانی کے کدورات ظلمانی عالم حواس سے اور بوجہ پاک
ہو جانے قلب طبعی کے تعلقات سے اور بوجہ ہمیشگی کے عمل نیک پر اور بوجہ فیضان انوار الٰہیہ کے یہان تک کہ قوی ہو جاتا ہے نور
اور پھیل جاتا ہے اوسکے قلب مین پس منقش ہوتے ہین اوسمین وہ نقوش جو منقوش ہین لوح محفوظ مین اور جانتا ہے غیبون کو
اور تصرف کرتا ہے اجسام عالم سفلی مین بلکہ تجلی فرماتا ہے اسوقت فیاض قدس اپنی معرفت سے کہ وہ معرفت اشرف عطایا ہے
پس اور چیزون کے مکشوف ہونیکا کیا تعجب ہے ۱۲ مولانا مولوی محمد علیم الدین صاحب اسلام آبادی زید فیضہ لہ جب تم اپنے گھرون مین
داخل ہو تو اپنی جانون پر سلام کرو یعنی اپنے گھر کے لوگون پر سلام کرو سلام مبارک طیب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ابن دینار
نے کہا کہ وہ کبار تابعین مکی مین اور اونکے فقہا سے ہین اگر گھر مین داخل ہو اور گھر مین کوئی نہو تو اسطرح سے سلام کرو سلام ہو اوپر
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اور رحمت اللہ تعالیٰ کی اور برکت اوسکی کیونکہ روح پر فتوح آنحضرت علیہ الصلاۃ والتحیہ کی
تمام اہل اسلام کے گھرون مین رونق افروز ہے ۱۲ مولانا مولوی علیم الدین صاحب زید فیضہ ومد ظلہ

صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سوافق فرمانے تابعی کے کہ اونکا قول بھی جمہور محدثین کے نزدیک حدیث ہو جیسا کہ
شیخ عبد الحق محدث دہلوی نے اسکی تصریح کی ہو مقدمۂ مشکوۃ شریف مین تشریف فرما اور رونق افزا
ہو تو غور کرکے دیکھو تعداد عالم بھر کے بیوت اہل اسلام کی اور آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سب
مکانون مین موجود۔ پھر مجلس خیر مین شرکت کو کونسا امر مانع اور کونسی دلیل اسکی دافع ہو ومن ادعی
خلافه فعلیه البیان اڑتالیسوین دلیل بہجۃ الاسرار مین ہو کہ سید الاولیا محبوب سبحانی
حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالی عنہ کو متعدد اشخاص نے ایک دن اور ایک ہی وقت مین دعوت
دی ہر ایک سے آپنے آنیکا وعدہ فرمایا لیکن پھر کہین نہ گئے مکان ہی مین بیٹھے رہے اور ہر ایک
کہتا تھا کہ آپ ہمارے مکان پر تشریف لائے علامہ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ تعالی کا اس مقدمہ
مین ایک رسالہ خاص ہو وہ کہتے ہین یتوھم ان وجود الشخص الواحد فی مکانین فی وقت
۴۰ واحد غیر ممکن بل ھو مستحیل ولیس کما توھمه ھذا المتوھم من الاستحالة فقد نص
الائمة الاعلام علی ان ذلک من قسم الجائز الممکن فاقول قد نص علی امکان ذلک ائمة
اعلام منھم العلامة علاء الدین القونوی شارح الحاوی والشیخ تاج الدین السبکی
وکریم الدین الرھطی شیخ الخانقاہ الصلاحیة وصفی الدین وعبد الغفار ابن صاحب
الوحید والعفیف الیافعی والتاج بن عطاء اللہ والسراج بن الملقن والبرھان الابناسی
والشیخ عبد اللہ المتوفی وتلمیذہ الشیخ خلیل المالکی صاحب المختصر ومحمد بن ابراھیم
تلمسانی المالکی وخلق اٰخرون وحاصل ما ذکروہ فی توجیه ذلک ثلثة امور الخ یعنی وجود
شخص واحد کا دو مکانون مین ممکن ہو بڑے بڑے علمانے اسکا امکان ثابت کیا ہو اور ایک عالم اسکا قائل ہو اوسکی توجیہ
کی تین صورتین ہین پہلی صورت تشکل ہین صور متعدد ہون دوسری صورت طی ارض یعنی زمین ایسی پیچیدہ
ہو جس سے مکان واحد سمجھا جائے۔ تیسری صورت جثہ ولی کا ایسا عظیم ہو جو دنیا کو
گھیر لے اور ہر چیز کو اوسکے مکان مین پائے جیسے ملک الموت اور منکر نکیر کا حال ہو حاصل کلام علامہ جو

(باقی آیندہ)

مخزن تحقیق ۱۳۱۵ھ

ملقب بہ

تحفۂ حنفیہ

جلد ۸ | پرچہ ۶ | جمادی الاخری | سنہ ۱۳۲۶ھ

ہے تحفہ تحفۂ ایمان وسنت — عیاں ہیں اس سے انوار شریعت
الٰہی یہ رسالہ تا قیامت — رہے جاری بصد عز و کرامت

حضرات ناظرین آپ جانتے ہیں کہ یہ وہ رسالہ مبارکہ ہے جسکے مضامین جواہر بے بہا ہیں۔ سنیوں کے تو ہیں سراسر رحمت ہیں دین و ایمان کی حفاظت کرنیوالے۔ بد مذہبی کو مٹانیوالے۔ یہی وہ مرد میدان ہے کہ اکیلا ہندوستان بھر کے بدمذہبوں کی خبر لیتا۔ انکی جانوں پر قیامت برپا کرتا ہے جس بدمذہب نے سر اٹھایا اسنے اسکو نیچا دکھایا۔ تائید سنت۔ رد کفر و بدعت اسکا منشا تحقیقات علمی اسکا حصہ ہے علم عقائد تفسیر حدیث فقہ کا چشمہ۔ تاریخی حالات بزرگان دین کا خزانہ ہے۔ جو کوئی گلستان سنت سنیہ و بوستان تحقیقات علمیہ کی سیر چاہے وہ ضرور یہ رسالہ نافعہ ملاحظہ فرمائے۔

باہتمام ابو المساکین ضیاء الدین عفا عنہ اللہ المعین متوطن پیلی بھیت کے

مطبع حنفیہ پٹنہ بخشی محلہ مین چھپا

اونچاسوین دلیل اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ مین ہو تفسیر کردہ است بیضاوی آیہ کریمہ
والنازعات غرقا الآیہ را بصفات نفوس فاضلہ در حال مفارقت از بدن کہ کشیدہ می شوند
از ابدان ونشاط می کنند بسوی عالم الملکوت وسیاحت میکنند دران پس سبقت میکنند بحظائر قدس
پس میگردند بشرف وقوت از مدبرات واضح ہو کہ یہ سیاحت اور تدبیر عالم جو نفوس فاضلۂ اولیائے
کاملین کے متعلق ہو وہ کمل ہین جنکو خلافت سے حصہ وافر ملا اور اکہ جارحہ تکمیل بنی آدم وغیرہم کے ہین
اسمین کسیکا محققین اہل اللہ سے خلاف نہین ہو اور خلافت حق تعالیٰ کی یعنی نیابت جو انی جاعل
فی الارض خلیفۃ مین مذکور ہو وہ عبارت ہو تصرف فی العالم سے کما فی التفسیر العزیزی
خلافت عبارت از تصرف در اشیاست وچون منظور از پیدا کردن حضرت آدم علیہ السلام
خلافت روے زمین بود وخلافت را دو چیز لازم است اول دانستن صفات وافعال کسے کہ اورا
خلیفہ کند تا موافق آن صفات وافعال از طرف خود سرانجام تواند کرد دوم دانستن چیزہا یکہ ۴۱
زیر فرمان خلافت او داخل اند تا با ہر چیز آن معاملہ نماید کہ با او بایستی کرد و کلاہ را در پا وکفش
را در سر نہند ازدپس حضرت آدم علیہ السلام را تعلیم اسماے الٰہی وخلقی ضرور افتاد تا با اسماے
الٰہی در حقائق کونی تصرف نماید الی ان قال واین را علم بجمیع اسماے الٰہی وجمیع اسمای کونی
وجمیع کمالات ونعتہاے او تعالیٰ درکارست وبدون معرفت حقائق عالم تفصیلاً این علم صورت
نمی بندد انتہی مختصراً پس جملہ کمالات الٰہیہ مین سے ایک ہر جگہ حاضر وناظر رہنا ہو اور ہر ایک
فرد کو افراد عالم سے جو ہر خلیفہ کی تحت خلافت مین مندرج ہو اوسکی تدبیر وتکمیل مین متصرف
اور مشغول ہونا ہو تو بالضرور یہ کمال الٰہی بھی خلیفہ مین ثابت اور متحقق ہوگا اور جب کہ خلافت
ہر خلیفہ کی افراد کاملین سے اونکے مرتبے اور منصب کے موافق اور متعلقین معینین کے مناصب کے
مناسب ہو تو اسپر قیاس کر لینا چاہیے حضرت سید العالمین اور نبی الانبیا اور سلطان المرسلین کی

خلافت مطلقہ کو جو تمام عالم کے خلیفۃ اللہ ہین جب آدم علیہ السلام کو تمام کمالات الٰہیہ
بجہت عطاے خلافت فی الارض عطا کیے گئے تو آنحضرت صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے
اس آیت سے موافق بیان مفسرین محققین کے اتصاف بجمیع کمالات حق حضور پر نور صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کیواسطے جو سب خلیفون پر خلیفۃ اللہ ہین سمجھ لینا چاہیے اور جب حق تعالے کی
داد سے اوسکے خلفا کو یہ کمالات حق ثابت ہوئے تو اب آنحضرت صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایک آیت
مین چند جگہ کی موجودگی اور تشریف فرمائی مین کیا شک وشبہہ رہا۔ ہان اسمین شک وشبہ کرینگے
مگر وہی جنکو معنی خلافت کے معلوم نہونگے اور بعد وضوح حق کے آیت وحدیث سے بھی کوئی
نہ مانے تو اوسکا جواب وہ ہیجو حضرت شیخ سعدی فرماتے ہین ؎

آنکس کہ بقرآن وخبر زو نرہی
آنست جوابش کہ جوابش ندہی

قال فی روح البیان تحت ید اللّٰہ فوق ایدیھم[لف] والحاصل ان اللّٰہ تعالیٰ جعل نبیہ ۴۲
صلے اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم مظہر الکمالاتہ ومرأت التجلیاتہ ولذا قال علیہ السلام من
رآنی فقد رأی الحق ولما فنی علیہ السلام عن ذاتہ وصفاتہ وافعالہ کان نائبًا عن
الحق فی ذاتہ وصفاتہ وافعالہ ع نائب است ودست او دست خداست **پچاسوین**
دلیل فتوحات مکیہ مین حضرت شیخ اکبر فرماتے ہین قدس اللہ سرہ وافاض علینا فیضہ وبرہ
والذی اعطاہ الکشف الصحیح ان اجسام اھل الجنۃ تنطوی فی ارواحھم فتکون
الارواح ظروفًا للاجسام عکس ما کانت فی الدنیا فیکون الظہور والحکم فی الدار الاخرۃ

[لف] اللہ تعالیٰ کا دست قدرت اونکے ہاتھون پر ہے خلاصہ یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم
کو اپنے کمالات کا مظہر بنایا اور اپنی تجلیات کا آئینہ بنایا اسیوجہ سے آنحضور پر نور علیہ الصلاۃ والسلام نے
فرمایا کہ جسنے مجھکو دیکھا بیشک اوسنے حق کو دیکھا اور آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب اپنی ذات اور اپنی صفات
اور اپنے افعال سے فنا ہوچکے تو وہ حق کیطرف سے اوسکی ذات اور اوسکی صفات اور اوسکے افعال مین نائب ہین ۱۲ مولانا علیم[illegible]

للجسم لاللروح ولهذا يتحولون في اى صورة شاؤا كما هو اليوم عندنا للملائكة وعالم الارواح یعنی ارواح مقدس کاملین کی جس صورت مین چاہتی ہین ظہور کرتی ہین جیسے ملائکہ یہی تو وجہ ہے کہ ایک رات مین ہزار شخص مثلاً آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو ہزار صورت اور تعین کے رنگ مین دیکھتے ہین اور وہ سب صورتین حضور ہی کی ہوتی ہین حقیقۃً صور مثالیہ اور دیکھنا ہر ایک کا حق ہوتا ہے حسب فرمان واجب الاذعان من رأنی فقد رأی الحق اسیطرح ہزار جگہ ہزار شخص ایک دن ایک وقت مین مثلاً حضور کو بیداری مین دیکھتے ہین اور فیوض وعنایات سے مشرف ہوتے ہین اور ہر ایک کے ساتھ معاملات وخصوصیات خاصہ اور تشریفات علحدہ ہوتے ہین ؎

لے ترا با ہر کسے رازے دگر | ہر گدا را بر درت نازے دگر

اسی کو اصطلاح ارباب تصوف مین کبھی تحول بولتے ہین کبھی تطور سے تعبیر کرتے ہین کبھی تصور بصور مثالیہ کبھی تشکل باشکال مختلفہ کبھی تمثل بامثال متعددہ کہتے ہین یہ سب تعبیرات ہین اور معبر کمال واحد ہے وستعرف فیما نتلو علیک عن قریب لهذا مزید تحقیق وتوضیح انشاء اللہ تعالی **اکاونوین دلیل** روی الامام الاحمد فی مسندہ عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم ان روحی المؤمنین یلتقیان علی مسیرۃ یوم یعنی دو مسلمانون کی روحین ایک منزل سے ملاقات کرتے ہین جب مومنین کی روحین دور دراز سے باہم ملاقات کرتی ہین تو کیا تعجب ہے اگر حضور سرور عالم صلے اللہ تعالی علیہ وسلم جنکا بدن مبارک روح الارواح ہے ہندوستان کے خواص مخلصین کو شرف لقا بخشین خصوصاً اپنی ولادت شریف کے ذکر منیف کی محفل مقدس مین رونق افروز ہون اور اونکے اہل محفل خصوصاً ارباب بصیرت شرف اندوز ہون اور بیشک ہوتے ہین اسمین کوئی تردد نہین ومن لم یجعل اللہ لہ نوراً فما لہ من نور

این سعادت بزور بازو نیست	تا نہ بخشد خدائے بخشندہ
سکندر را نمی بخشند آبے	بزور و زر میسر نیست این کار

باونوین دلیل حدیث شریف انا جلیس من ذکرنی رواہ البیہقی سے شیخ محدث دہلوی نے اسطرح استدلال کیا ہے چونکہ آنحضرت صلے اللہ تعالی علیہ وسلم متصف باخلاق اللہ ہین تو جہان آپ کا ذکر مبارک ہوگا وہان آپ تشریف فرما ہونگے و تصہ چونکہ آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم متصف باخلاق اللہ ہستند پس درجائیکہ ذکر مبارک آنحضور پر نور شود درانجا تشریف آوری آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نیز شود۔ اب غور کر لینا چاہیے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کے یاد کرنیوالے تمام جہان مین کتنے اور کتنی جگہو نمین ہین اور ہر جگہ حضور تشریف فرما اور رونق افروز ہوتے ہین تو آن واحد مین حضور کی تشریف آوری کرورون جگہ پر ثابت ہوئی واللہ سبحانہ الموفق **ترپنوین دلیل** نیز شرح شفا مین ہے یروی عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما فی قولہ تعالی فاذا دخلتم بیوتا فسلموا علی انفسکم قال فان لم یکن فی البیت احد فقل السلام علی النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ای لان روحہ علیہ السلام حاضر فی بیوت اہل الاسلام یعنی جب مکان خالی مین جائے تو السلام علی النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہے مطلب یہ کہ آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی روح مبارک ہر مسلمان کے مکان مین موجود ہے تو جب ایسے گھر مین گھسے کہ وہان اور کوئی نہو تو حضور اقدس کی خدمت مین سلام علیک عرض کرے **چوونوین دلیل** علامہ محقق ابن حجر عسقلانی اپنے فتاوی مین فرماتے ہین ارواح المؤمنین فی علیین وارواح الکفار فی سجین ولکل روح بجسدھا اتصال معنوی لا یشبہ الاتصال فی الحیوۃ الدنیا واشبہ شئ حال النائم وان کان ہو

لعین اور کے ہمراہ ہوتی ہے جو کچھ ذکر کرتا ہے روایت کیا اسکو بیہقی نے ۱۲ مومنونکی ارواح علیین مین ہین کافرونکی ارواح سجین مین اور ہر روح کو

اشد من حال النائم اتصالا و بهذا یجمع بین ما ورد ان مقرها علیین او سجین و بین ماںقلہ ابن عبد البر عن الجمھور انھا عند افنیۃ قبورھا و مع ذلک فھی ماذون لھا فی التصرف وتاوی الی محلھا من علیین او سجین قال واذا نقل المیت من قبر الی قبر فالاتصال المذکور مستمر وکذا لو تفرقت الاجزاء کذا فی المرقاۃ للعلے القاری جب مطلقا ارواح کا یہ حال تو وہ ذات مبارک جنکا جسم مطہر روح الارواح ہو اونکی نسبت مخالفین کا معاذ اللہ کیا خیال اللھم اعوذ بک من ھمزات الشیاطین واعوذ بک رب ان یحضرون **چھپنوین دلیل** امام یافعیؒ فرماتے ہین انما سمے الابدال لانھم اذا غابوا تبدل فی مکانھم صور روحانیۃ یعنی ابدال کی وجہ تسمیہ یہ ہو کہ جب وہ دوسرے مقام کو جاتے ہین تو اپنی جگہ روحانی صورتون کو چھوڑ جاتے ہین۔ جب ابدال کا یہ حال کہ ایک صورت کی کئی صورتین ہو جا ئیگی مجال اور اسی وجہ سے وہ مسمّٰی با بدال تو مبدأ الکمال و مجمع الجمال والجلال صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے اس ابدال صور روحانیہ کی نفی کا خیال بے شبہہ قصور ایمان اور ضعف ایقان پر دال **چھپنوین دلیل** علامہ زرقانی شرح مواہب لدنیہ مین لکھتے ہین ان موت الانبیاء انما ھو راجع الی ان غیبوا عنا بحیث لا ندرکھم وان کانوا موجودین احیاء ولا یراھم احد منا الا من خصہ اللہ تعالی بکرامۃ من اولیائہ۔ اقول مخصوص باین کرامت صرف ایک ہی دو اولیا نہین ہین

(بقیہ صفحہ گذشتہ) ساتھ اتصال تعلق معنوی ہو اور اس اتصال کو اتصال حیات دنیا کے ساتھ کچھ مشابہت نہین بلکہ سونیوالے کے ساتھ بہت مشابہ ہو اگرچہ یہ اتصال سونیوالے کے اتصال سے بہت زیادہ ہو اس سے تطبیق ہوگئی اون حدیثون مین جنمین وارد ہو کہ روح کی جگہ علیین ہو یا سجین اور اون حدیثون مین جو ابن عبد البر نے جمہور سے نقل کی ہین کہ روحین اپنے اپنے قبور کے پاس رہتی ہین اور باوجود اسکے اونکو تصرف کرنیکی اجازت ہو اور پناہ لیتی ہین اپنے اپنے محل مین یعنی علیین مین یا سجین مین اور فرمایا کہ جب میت ایک قبر سے دوسری قبر کیطرف نقل ہوتی ہو تو تعلق مذکور ہمیشہ رہتا ہو اور اسیطرح جب

بلکہ ہر عصر مین صدہا ہوتے ہین اور قیامت تک ہونگے اور نیز وہ مخصوص ایک جگہ کے رہنے والے نہین
نہ ایک مقام کے مقیم بلکہ اونمین سے کوئی مشرق مین کوئی مغرب مین کوئی جنوب مین کوئی شمال مین اور نیز
بہت سے اون مخصوصین مین سے ایسے بھی ہوتے ہین کہ حضور سرور عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے
کسیوقت اونکو غیبت نہین ہوتی یہانتک کہ اونکا یہ قول ہوتا ہے عقیدۃً ومحبۃً لو احتجبت رویۃ رسول
اللہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم طرفۃ عین ما اعددنا انفسنا من جملۃ المسلمین کما نقلہ
السیوطی فی التنویر والقسطلانی فی المواہب والشیخ الدلہلوی فی المدارج وغیرہم وغیرہم
عن الشیخ ابی العباس المرسی یعنی اگر ایک پلک مارنے کو بھی حضور کے دیدار اور شرف رویت
سے حجاب واقع ہو تو ہم اپنی جانونکو مسلمانون مین نہ گنین اور ایسے مخصوصین مشاہدین سرور بھی بلاد
مختلفہ اور اماکن متعددہ کے ساکنین اکثر ہوتے ہین۔ پس ایک وقت مین حضور کی جلوہ افروزی
۴۶ امکنۂ متعددہ اور بلاد مختلفہ مین بانحاء مختلفہ اور شیونات وخصوصیات شتی کے ساتھ واقع اور متحقق
ستاونوین دلیل نیز اسی کتاب مین ہے ان نبینا بالرفیق الاعلی وبدنہ فی قبرہ یرد[1]
السلام علی من یسلم علیہ اس سے ظاہر کہ شخص واحد حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ایک وقت
مین دو جگہ مین اعلی علیین اور قبر شریف مین اور بقول شیخ بحسب نقل نزد سدرۃ المنتہی عندہا
جنۃ الماوی اور روضہ اقدس اور بقول دیگر محققین عند ملیک مقتدر وفی الروضۃ
الشریفۃ والمرقد المنیفۃ بہر حال آن واحد مین جلوہ افروز ہونا امکنۂ متعددہ مین متحقق ورنہ
بغیر تشریف فرمائی سرور عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم جواب مسلّمین کے کوئی معنی نہین اور اگر
ہین تو اوسی صورت سے محفل میلاد اور مجالس خیر مین شرکت کی تسلیم کیون نہین یا نہین بلا وجہ
ولکل وجہۃ ہو مولیہا فاستبقو الخیرات ایک لطف یہان اور ہے کہ آن واحد مین کروڑ

[1] بیشک ہمارے نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم رفیق اعلی کے ساتھ ہین اور بدن مبارک آپکا قبر شریف مین ہے جو آپ پر سلام
کرتا ہے اوسکا آپ جواب دیتے ہین ۱۲ مولانا مولوی علیم الدین صاحب اسلام آبادی زید فیضہ القوی۔

سلام و درود بھیجنے والے ہین رات اور دن مین اگر حضور عالم ایک ہی زبان مبارک سے سب کا جواب
فرماتے ہین تو مدعا ثابت کہ نشأت برزخ اس عالم کے نشأت سے احکام مین مغایر ہے پس یہ اعتراض
کہ اگر حضور محفل میلاد مین شرکت فرماوین تو قبر خالی رہجائیگی تمہارے اپنے قول سے باطل اور غلط
ہوگیا اور اگر کہو کہ جتنے سلام ہین اوتنی ہی زبانین حضور کو عطا ہوئی ہین تو بھی عاسجون ہین جسطرح
ایک زبان سے آنِ واحد مین چند شخصونکا جواب حالت حیات مین معہود نہ تھا اور بعد وفات ایسا
ہونا دلیل مغایرت نشأتین ٹھہرا احکاما اسیطرح اس نشأت مین متعدد زبانین نہتھین اب اوس نشأۃ
عالم برزخ مین تعدد السنہ کا قول برہان قاطع ہے افتراق احکام دنیا اور برزخ کا **اٹھاونوین**
دلیل شرح مواہب مین ہے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تشریف فرمائی کے بیان مین کہ جیسے
آفتاب بلندی کمال پر ہے اور عالم کو منور کرنیوالا مشرق سے مغرب تک جملہ بلاد کو اوسکا
۴۷ نور پہونچنے والا ہے اور وہ آفتاب ہر شہر ہر گانوٗن ہر صحن ہر مکان ہر شی کی نسبت حاضر اور
سامنے اور ہر ایک کے روبرو ہے اور جیسے چاند کہ ہر شخص کا اوس سے مواجہہ ہر جگہ شرقًا و
غربًا و جنوبًا و شمالًا صحیح اور ترتب اثر شمس و قمر ہر جگہ موافق استعداد ہر بشر و شجر و حجر مسلم
و جابرا اسیطرح مہر سپہر رسالت بدر آسمان اُبہّت و جلالت خورشید فلک کمال ماہ کامل چرخ
جمال و جلال کا نور نور علیٰ نور ہر شخص کو ہر جگہ واصل عالم کی ہر ہر فرد کو آپ سے اور آپکو ہر ہر فرد سے حضوری حاصل

کالشمس فی وسط السماء ونورہا	یغشی البلاد مشارقا ومغاربا
کالبدر من حیث التفت رأیتہ	یہدی الی عینیک نورًا ثاقبا

انتہی **اونسٹھوین دلیل** ایضًا اسی میں ہے لا یمتنع رؤیۃ ذاتہ علیہ السلام بجسدہ
وبروحہ وذلک لانہ وسائر الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہم وسلم ردت الیہم
ارواحہم بعد ماقبضوا واذن لہم فی الخروج من قبورہم للتصرف فی

الملکوت العلوی والسفلی انتھی ترجمہ۔ آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے دیدار سے
مشرف ہونا یا حضور کی تشریف آوری کسی خاص جگہ یا چند جگہ آنِ واحد مین کچھ ممنوع نہین
اسلیے کہ حضور صلے اللہ تعالی علیہ وسلم اور تمام انبیا علیہم السلام دوبارہ زندہ کردیے گئے
ہین بعد وفات کے اور اونکو اپنی اپنی قبرونسے باہر جانے اور عالم مین پھرنیکی اجازت ہے
حق تعالی کیطرف سے تاکہ وہ اپنے منصب کے مناسب تصرف کرین عالم علوی اور سفلی مین
مثلاً ہر شخص مستغیث کی فریادرسی کرین ہر مستعد کمال کو کامل فرمائین مستحق تربیت کی تربیت
کرین حاجتمند ونکی حاجتین برلائین مصیبت والونکی مشکلین آسان کرین جو اونکو کسی مشکل کے
وقت مدد کیواسطے پکارین اوسکی مدد کرین اہل مناصب کے عزل ونصب کی تدبیر نظم ونسق
عالم زمین سے آسمان تک ملک سے ملکوت تک ظاہر سے باطن تک کا انتظام وسرانجام بہ اپنا مین
سب عمل مین لائین غرض ہر شی کے ساتھ جیسی مرضی الٰہی اور مشیت ایزدی ازل سے ابد ۴۸
تک متعلق ہو اوسکو اوسیطرح انجام دین اپنی روح وجسد مبارک سے خلافت ونیابت حق اونکے
کا کام لین ساٹھوین دلیل علامہ محقق جلال الدین سیوطی رسالہ انتباہ الاذکیا مین اِفادہ
فرماتے ہین النظر فی اعمال امتہ والاستغفار لھم من السیئات والدعاء بکشف
البلاء عنھم والتردد فی اقطار الارض لحلول البرکۃ فیھا وحضور جنازۃ من
مات من صالحی امتہ فان ھذہ الامور من اشغالہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کما
وردت بذلک الاحادیث والآثار ترجمہ اپنی امت کے اعمال کا ملاحظہ کرنا ہونیسے اونکے لیے
بخشش کا مانگنا اونسے بلا دور ہونے کے لیے دعا کرنا تمام اطراف زمین مین برکت اور فیض رسانی
کے لیے گشت کرنا جو نیک بخت لوگ امت کے مرین اونکے جنازے مین تشریف آوری یہ سب
کام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اون اشغال مین سے ہین جو عالم برزخ مین آپ سے متعلق ہین اسپر احادیث اور آثار ناطق ہین

(باقی آئندہ)

تحقیق

تحفۂ حنفیہ

جلد ۸	پرچہ ۷	رجب	سنہ ۱۳۲۳ھ

ہر تحفۂ ایمان و سنت — عیاں ہیں اس سے انوار شریعت

الٰہی یہ رسالہ تا قیامت — رہے جاری بصد عز و کرامت

حضرات ناظرین آپ جانتے ہیں کہ یہ وہ رسالہ مبارکہ ہے جسکے مضامین ابھی بے بہا ہی سنت سینوں کے حق میں سراسر رحمت ہیں دین و ایمان کی حفاظت کرنیوالے۔ بدمذہبی کچلانیوالے یہی وہ مرد میدان ہیکہ اکیلا ہندوستان بھر کے بدمذہبوں کی خبر لیتا۔ اونکی جانوں پر قیامت برپا کرتا ہے جس جس مذہب نے سر اوٹھایا اسنے اوسکو نیچا دکھایا۔ تائید سنت۔ رد کفر و بدعت اسکا منشا تحقیقات علمی اسکا مصدر علم عقائد تفسیر حدیث فقہ کا چشمہ۔ تاریخی حالات بزرگان دین کا خزانہ ہے۔ جو کوئی گلستان سنت سنیہ و بوستان تحقیقات علمیہ کی سیر چاہے وہ ضرور یہ رسالہ نافعہ ملاحظہ فرمائے۔

اہتمام سے ابو المساکین ضیاء الدین عفا عنہ اللہ المعین متوطن پیلی بھیت کے

مطبع حنفیہ پٹنہ بخشی محلہ میں چھپا

مین کہتا ہون ایک روز ایک وقت مین کیا ایک ہی صالح کا جنازہ ایک ہی شہر مین تمام عالم مین سے ہوتا ہو کہ حضرت سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک ہی صالح کے جنازے مین شرکت فرماتے ہین لاحول ولا قوۃ الا باللہ جب ابدالان خدا ایک وقت مین چند جا ہوتے ہین پھر آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جنکو تمام روے زمین مین برکت وفیض رسانی کے لیے گشت کی اجازت خدا کیطرف سے ملی ہو اور سارے جہان کی خبر گیری اور عالم کے بیمارونکی چارہ گری اونکے قبضۂ قدرت مین دی گئی کونسی عقل مجوز ہوگی کہ اونسے صرف ایک کی فریادرسی اور دستگیری وقوع مین آئے اور باقی بیچارے بے چارے رہجائین اور حضور سوا ایک کے کسی کی فریادرسی نہ فرمائین اور سوای ایک صالح کے کسی اور کے جنازے کے شریک نہون اور معلوم ہو کہ ایک وقت مین سارے عالم سے کتنے مستغیث اور کتنے صالحین بلاد مختلفہ مین مرتے ہین اس قیاس پر اور روایات کے معانی اور مطلب سمجھ لینا چاہیے کہ بوجہ خوف تطویل ہمنے سب جگہ تفصیل و ۴۹
تفریق نہین کی ہو **اکسٹھوین دلیل** یہی علامہ محقق اپنی تفسیر مین امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے ناقل والرسول علیہ السلام لہ الخیار فی طواف العوالم مع ارواح الصحابۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہم لقد راٰہ کثیر من الاولیاء **ترجمہ** آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مع صحابہ تمام عالم مین پھرنیکا اختیار ہو اس امر کے دیکھنے ولے بہت سے اولیاء اللہ ہین **باسٹھوین دلیل** شاہ ولی اللہ صاحب فیوض الحرمین مین لکھتے ہین ورأیتہ[ا] صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی اکثر الامور مرۃ بعد مرۃ فتفطنت انہ الذی اشار الیہ بقولہ ان الانبیاء لا یموتون وانہم یصلون فی قبورہم ویحجون وانہم احیاء

[ا] مین نے آنحضرت صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بارہا دیکھا پس سمجھا مین نے کہ یہ اشارہ ہو اونکے قول کیطرف کہ بیشک انبیا نہین مرتے ہین وہ اپنی قبرون مین نماز پڑھتے ہین اور حج کرتے ہین اور وہ لوگ زندہ ہین ۱۲ مولانا علیم الدین فقیہ

تریسٹھوین دلیل حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ مکتوبات کی مجلد
اول مکتوب دوصد وہشتاد و دوم مین فرماتے ہین۔ امروز در حلقۂ بامدادی بودیم کہ حضرت الیاس
وحضرت خضر علی نبینا وعلیہما الصلاۃ والتسلیمات بصورت روحانیان حاضر شدند وبہ تلقی
روحانی حضرت خضر فرمودند کہ ما از عالم ارواحیم حضرت حق سبحانہ وتعالی ارواح ما را قدرتے
کاملہ عطا فرمودہ است کہ بصورت اجسام متمثل شدہ کارہائے کہ از اجسام بوقوع می آید
ازان ارواح صدور می یابد از حرکات وسکنات جسمانی وطاعات وعبادات جسدی انتہی جب
حضرت خضر علیہ السلام زندگی کی حالت مین متمثل بصورت روحانی ہوکر جسمونکا کام کرتے ہین
تو وہ ارواح مقدس جو اجسام سے مفارق ہوچکی ہین کیونکر متمثل بصور نہونگی اور جب اولیا
کا یہ حال ہو تو انبیا کا مرتبہ تو اونسے بالاجماع بڑھکر ہے پھر امام الانبیا کا کیا پوچھنا اور بیان ہو چکا
گزر چکا کہ ابدالان الٰہی کو ابدال اسوجہ سے کہتے ہین کہ جب وہ اپنے مقام کو چھوڑکر دوسری 50
جگہ تشریف فرما ہوتے ہین اپنی جگہ صورت مثالیہ چھوڑ جاتے ہین یعنی ایک کے چند ہو جاتے ہین
اور ایک وقت مین چند جگہ موجود ہوتے ہین اور حضرت خضر علیہ السلام تو ابدالونکے افسر
ہین اور اولیا کا یہ مقولہ متفق علیہا الواحد یتکثر والمعانی تتجسد مشہور ہے چونسٹھوین
دلیل نیز مکتوبات شریفہ مین ہے درین اثنا عنایت خداوندی در رسید وحقیقت معاملہ را کما ینبغی
وانمود روحانیت حضرت خاتمیت علیہ وعلی آلہ الصلاۃ والسلام کہ رحمت عالمیانست درینوقت
حضور ارزانی فرمود وتسلی خاطر حزین نمود پینسٹھوین دلیل شیخ محدث دہلوی اشعۃ اللمعات کتاب الرویا مین
فرماتے ہین امام غزالی گفتہ کہ ارباب قلوب مشاہدہ میکنند در یقظہ ملائکہ وارواح انبیا را انتہی یہ ارباب قلوب
کیا حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی تمام امت مین ایک ہی شخص ہین کہ صرف وہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
مشاہدہ ومعاینہ سے مشرف ہوئے بس سبحان اللہ وما قدروا اللہ حق قدرہ نہین نہین بہت کثیر ہین اور کثیر از کثیر ہین

آن واحد مین حضور کی لقای روحانی اور تشریف ارزانی سے بہرہ یاب اور فیض اندوز ہین۔
چھیاسٹھوین دلیل نیز یہی محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ شیخ ابو المسعود قدس سرہ
کا حال نقل فرماتے ہین کہ مصافحہ میکرد آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم را بعد ہر نماز کیا شیخ ابو المسعو
کے منصب کا اور کوئی اہل عالم سے حضرت کی امت مین نہ تھا او گلے زمانے مین اور یہ شرف
صرف اونھین کو حاصل تھا اسپر کوئی دلیل نہین جب تک اونکی قطبیت وغوثیت مطلقہ کاملہ
نہ ثابت ہو والبیان علی المدعی ویکفی للمانع ما سنقررہ بلکہ وہ حدیث جو درباب تعداد
اہل مناصب اہل اللہ کے حضرت عبد اللہ بن مسعود وغیرہ سے مروی ہے اوس سے واضح کہ
وہ کثیر ہین ایک دو نہین اور ہر زمانے مین وہ سب موجود ہوتے ہین قیامت تک اونکا سلسلہ
اور تعداد کم نہین ہوگی جب ایک کی کمی ہوتی ہے اونمین سے وفات کے سبب دوسرا اونکی جگہ منصوب
ہوجاتا ہے۔ تفسیر روح البیان مین ہے وممن خلقنا امۃ ای طائفۃ کثیرۃ یہدون
الناس بالحق ای یدلونہم علی الاستقامۃ وبہ یعدلون وعنہ[لہ] علیہ الصلاۃ
والسلام ان من امتی قوما علی الحق حتی ینزل عیسے والمراد لا یخلو الزمان منہم
وروو اعن ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی
علیہ وسلم ان للہ فی الارض ثلثمائۃ قلوبہم علی قلب آدم ولہ اربعون قلوبہم
علی قلب موسے ولہ سبعۃ قلوبہم علی قلب ابراہیم ولہ خمسۃ قلوبہم علی
قلب جبریل ولہ ثلاثۃ قلوبہم علی قلب میکائیل ولہ واحد قلبہ علی
قلب اسرافیل فاذا مات الواحد ابدل اللہ مکانہ من الثلاثۃ واذا مات
من الثلاثۃ ابدل اللہ مکانہ من الخمسۃ واذا مات من الخمسۃ ابدل اللہ
مکانہ من السبعۃ واذا مات من السبعۃ ابدل اللہ مکانہ من الاربعین

[لہ] حضور علیہ الصلاۃ والسلام فرماتے ہین بیشک میری امت سے ایک قوم ہر حق پر عیسے علیہ الصلاۃ والسلام کے نزول تک اور مراد یہ ہے کہ اوس قوم والون سے زمانہ خالی نہین ہوگا

واذا مات من الاربعين ابدل الله مكانه من الثلاثمائة واذا مات من الثلاثمائة
ابدل الله مكانه من العامة يدفع الله بهم البلاء عن هذه الامة و
الواحد المذكور فی هذا الحديث هو القطب وهو الغوث ومكانه ومكانته
من الاولياء كالنقطة من الدائرة التی هی مركزها وبه يقع صلاح العالم و
روواعن ابی الدرداء انه قال ان لله عبادا يقال لهم الابدال لم يبلغوا ما
بلغوا بكثرة الصوم والصلاة والتخشع وحسن الحلية ولكن بلغوا بصدق
الورع وحسن النية وسلامة الصدور والرحمة لجميع المسلمين اصطفاهم
الله بعلمه واستخلصهم لنفسه وهم اربعون رجلا على قلب ابراهيم لا يموت
الرجل منهم حتى يكون الله قد انشأ من يخلفه واعلم انهم لا يسبون شيئا ولا يلعنونه
۵۲ ولا يوذون من تحتهم ولا يحقرونه ولا يحسدون من فوقهم انتهی شیخ نے ملبح
مین خلال اور طبرانی اور ابن عدی اور مسند امام احمد اور ابو نعیم وغیرہم سے مرفوعاً متعدد
صحابہ سے حدیث ابدال وغیرہم کو نقل کیا چنانچہ لکھتے ہین از خصائص امت محمد صلی اللہ
تعالی علیہ وسلم وجود اقطاب واوتاد ونجبا وابدال ست درایشان در حدیث مرفوع از
انس رضی اللہ تعالی عنہ آمدہ کہ ابدال چہل مرد وزن اند چون بمیرد یکے ازان مردان و
زنان پیدا آرد خدای تعالی در بدلہ وے مردے وزنے دیگر را روایت کردہ است
این را خلال در کرامات الاولیاو روایت کردہ است طبرانی در اوسط باین لفظ کہ خالی
نمی باشد زمین از چہل مرد مانند خلیل الرحمن علیہ الصلاۃ والسلام کہ بایشان قائم است
زمین وببرکت ایشان آب دادہ می شوند مردم نمی میرد ہیچ یکے از ایشان مگر بدل میگرداند
اللہ تعالی بجای وے دیگرے را وابن عدی در کامل آوردہ مبیت ودو کس ازین چہل تن

بشام می باشند و ہیزدہ بعراق و چون امر الٰہی بیاید مقبوض شوند قائم می شود قیامت و
ہمچنین مرویست نزد احمد در مسند و ابو نعیم در حلیہ از ابن عمر مرفوعاً آوردہ کہ فرمود آنحضرت
صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ خیار امت من پانصد کس است و ابدال چہل اند نہ پانصد کم میشوند
نہ چہل ہرگاہ بمیرد یکے دیگرے در بدل وے آید و ایشان در تمامہ روے زمین می باشند و ہم
در حلیہ از ابن مسعود رضی اللہ عنہما آوردہ کہ فرمود آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چہل مرد
اند از امت من کہ دلہاے ایشان بر دل ابراہیم است دفع میکند خداى تعالیٰ ببرکت ایشان
بلا را از خلق گفتہ میشود ایشانرا ابدال ایشان در نیافتہ اند این درجہ را بروزہ و صدقہ پرسید ابن مسعود
بچہ چیز یافتہ اند ایشان این درجہ را فرمود بسخا و خیر خواہی مسلمانان و در تاریخ بغداد خطیب
آمدہ کہ نقبا سیصد اند و نجبا ہفتاد و بدلا چہل و اخیار ہفت و عمد چہار و غوث یکے انتہی
۵۳ سٹرسٹھوین دلیل علامہ زرقانی شرح مواہب مین لکھتے ہین لاریب ان حالہ
صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی البرزخ افضل واکمل من حال الملائکۃ ھذا سیدنا
عزرائیل علیہ السلام یقبض الف مائۃ روح اوازید فی وقت واحد ولایشغلہ
قبض عن قبض وھو مع ذلک مشغول بعبادۃ اللہ تعالیٰ مقبل علی التسبیح والتقدیس
فنبینا صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حی فی قبرہ یصلے ویعبد ربہ ویشاھدہ ولایزال
فی حضرۃ اقترابہ ای دنوہ متلذذا بسماع خطابہ وکذا کان شانہ وعادتہ
فی الدنیا یفیض علی امتہ من سبحات الوحی الالٰھی مما افاضہ اللہ تعالیٰ علیہ
ولایشغلہ ھذا الشان وھو شان افاضۃ الانوار القدسیۃ علے امتہ عن
شغلہ بالحضرۃ الالٰھیۃ ترجمہ اسمین کوئی شبہہ نہین کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کا حال برزخ مین سب فرشتونکے احوال سے افضل اور بہتر اور بڑھکر ہے تو اب

غور کیجیے کہ سیدنا عزرائیل علیہ السلام آنِ واحد مین لاکھون ارواح قبض کرتے ہین اور مشرق
ومغرب مین سب جگہ موجود تے ہین اور سب کی جانین نکالتے ہین اور باانیہمہ حق تعالیٰ کی عبادت تسبیح
وتقدیس مین مشغول ہوتے ہین تو ہمارے پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان عالی اس سے
بہت ارفع ہی آپ مشاہدۂ حق مین مستغرق ہین اور حق کے ساتھ ہمکلام اور ہمخطاب اور مکالمۂ
الٰہی اور مشاہدے سے لذت اور ذوق پانیوالے اور حق تعالیٰ کے قرب اور حضوری سے کیف
اوٹھانیوالے اور باانیہمہ لایشغلہ شانٌ عن شانٍ کے ساتھ متصف کہ تمام عالم مین متصرف
اور گشت کرنیوالے جسطرح دنیا مین آپ حق مین بھی مشغول تھے اور امت پر انوار قدسیہ کا
فیضان ہو جاتے اور ایک شان آپ کو دوسری شان سے باز نہین رکھتی تھی کہ امت کی دینی
تربیت اور افاضہ اور تعلیم وانتظام عالم کے واسطے متوجہ ہون تو حق سے غافل اور باز رہجائین
یا حق مین مشغول ہون تو امت سے اور عالم سے غافل اور باز رہجائین ایسا ہرگز ممکن نہین کیونکہ ۵۴
جب دنیا مین آپ کو ایک شان دوسری شان سے باز نہین رکھتی تھی تو اب عالم برزخ مین کیا
باز رکھے گی - دوسرے یہ کہ فرشتون مین سے سیدنا عزرائیل علیہ السلام کو جب ایک شان
دوسری شان سے نہین روکتی تو خیر الخلائق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کوئی شان کب کسی شان
سے روک سکتی ہی انتھی ترجمتہ معادنی توضیح اس سے صاف واضح ولائح آفتاب کیطرح
روشن ہوگیا کہ حضور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تشریف فرمائی آن واحد مین کروڑ جگہ ممکن
بلکہ ایسا ہی واقع اب مجالس خیر مین حضور کی تشریف آوری اور محفل میلاد مین سرور عالم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کی شرکت اگرچہ ایک دن ایک آن مین کروڑ جگہ بہو کیون محل استبعاد اور استعجاب ہی

اودھر اللہ سے واصل ادھر مخلوق مین شامل		خواص اوس برزخ کبریٰ مین ہی حرف مشدد کا

اٹھائیسوین دلیل سیرت حلبی مین ہی فالارواح تتجسد وتظھر فی صور مختلفة من

عالم المثال یعنی روحین متجسد ہو کر بہت سی صورتون رنگا رنگ مین جلوہ گر ہوتی ہین اور وہ صورتین مثالی
ہوتی ہین عالم مثال سے **اقول** کہان ارواح کہان جسم روح الارواح اور وہ بھی بعد مفارقت
اس عالم سے اور پھر وہ کسکا جسم مبارک نبی الانبیا امام الاصفیا خیر الورٰی کا صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
اونہتروین دلیل رسالہ محقق جلال الدین سیوطی مین ہے تعدد الصور بالتمثل
والتشکل ممکن کما یقع للجان امام ربانی کا یہ کلام مبارک گذر چکا ہر گاہ جنیان را بتقدیر اللہ
سبحانہ این قدرت بود ارواح کمل را اگر این قدرت عطا فرمایند چہ محل تعجب است ازین
قبیل است آنچہ اولیاء اللہ در یک آن در امکنہ متعددہ حاضر میگردند و افعال متباینہ بوقوع
می آرند انتہی ملخصا وقد سبق مکملا **اقول** جسنے اولیا و انبیا کی نسبت ایک آن مین چند
جگہ موجود ہونیکا انکار کیا اوسنے اونکا مرتبہ نہ پہچانا ملائکہ اور جنات سے بھی انکو اللہ تعالی کی ۵۵
طرف سے قدرت پانے مین کم جانا اور جسنے سلطان المرسلین کی نسبت یہ خیال فاسد باندھا
اوسنے حضور کی حق ناشناسی مین قصور نہین کیا **سترون دلیل** ایضاً مکتوبات شریف
امام ربانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی مجلد ثانی مین ہے این تشکل گاہ در عالم شہادت بود و گاہ در عالم
مثال چنانچہ در یک شب ہزار کس آن سرور را علیہ الصلاۃ والسلام بصور مختلفہ در خواب می بینند و استفادہ
می نمایند این ہمہ تشکل صفات و لطائف اوست علیہ و علی آلہ الصلاۃ والسلام بصورتہای مثالی
و ہمچنین مریدان از صور مثالی پیران استفادہ ہا می نمایند و حل مشکلات میفرمایند **اکہترون**
دلیل روح البیان مین کتاب الجواہر امام شعرانی سے منقول وکذلک[لہ] المثالات المتخیلۃ فی
صور اہل البرزخ لاہل الدنیا فی النوم والیقظۃ فاذا رؤی مثال احدہم فہو اما ملک
خلقہ اللہ تعالی من ہمتہ ذلک الولی واما مثال اقامہ اللہ تعالی علی صورتہ لتنفیذ

لہ اسیطرح مثالات متخیلہ اہل برزخ کی صورتو نمین باشندہ دنیا کیواسطے خواب و بیداری مین (باقی در صفحہ آیندہ)

ماشاء اللہ تعالیٰ من حوائج الناس فی غیرھا و اما ارواح الانبیاء علیہم السلام فانما مشرقۃ علی
وجود الدنیا والاخرۃ **اقول** جب سب کچھ اونکے سامنے حاضر ہوا اور سب چیز دنیا اور آخرت پر وہ مطلع
ہوئے اور حوائج ناس اور تدبیر عالم اونکے متعلق ہوئی تو پھر ایک وقت چند جگہ ہونا کیون جائز نہین ہے
علاوہ اسکے صور مثالیہ کا تعدد اور اوسکے ذریعے سے تنفیذ حوائج مخلوق مسلم ہے پھر حضور کی تشریف آوری
محفل میلاد مین کیون محل انکار ہے **تیسرون دلیل** اسی مین ہے قال السیوطی رحمہ اللہ نقلا عن بعض
المحققین ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رأی لیلۃ المعراج موسیٰ علیہ السلام قائما یصلی
فی قبرہ ورآہ فی السماء السادسۃ فالروح کانت ھناک فی مثال البدن ولہا اتصال بالبدن بحیث
یصلی فی قبرہ ویرد علی المسلم علیہ وھو فی الرفیق الاعلی ولا تنافی بین الامرین فان شان الارواح غیر
شان الابدان وقد مثل بعضھم بالشمس فی السماء وشعاعھا فی الارض کالروح المحمدی یرد علی من یصلی
علیہ عند قبرہ دائما مع القطع بان روحہ فی اعلیٰ علیین وھو لا ینفک عن قبرہ کما ٥٦
ورد عنہ قال الامام الغزالی رحمہ اللہ تعالیٰ والرسول علیہ السلام لہ الخیار
فی طواف العوالم مع ارواح الصحابۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہم لقد رآہ کثیر من الاولیاء

(بقیہ صفحہ گذشتہ) (متصور ہوتی ہیں) پس جب دیکھی جائے مثال کسیکی تو وہ یا فرشتہ ہے اللہ تعالیٰ نے اوس ولی کی دعا و ہمت سے اوسکو
پیدا کیا ہے یا ایک صورت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اوس ولی کی صورت پر اوسکو قائم کیا ہے تاکہ جو چاہے اللہ تعالیٰ حوائج انسان وغیرہ سے جاری
کرے یا ارواح انبیا علیہم السلام ہے اسواسطے کہ وہ ملاحظہ فرماتے ہین تمام دنیا اور آخرت کو ۱۲ مولوی علیم الدین صاحب زید فیضہ القوی
۱۵ رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت موسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام کو شب معراج مین اونکی قبر شریف مین نماز پڑھتے
دیکھا اور چھٹے آسمان مین بھی دیکھا پس روح وہان بصورت بدن کی تھی اور اوسکو بدن کے ساتھ تعلق ہے وہ اپنی قبر شریف
مین نماز پڑھتے ہین اور سلام کا جواب دیتے ہین اور وہ رفیق اعلیٰ مین ہین اور دونون امرون مین کچھ منافات نہین کیونکہ ارواح
کی شان اور ہے ابدان کی شان اور بعضے محققین نے ارواح کاملین کی مثال سورج کے ساتھ دی ہے جو آسمان پر ہے
اور اوسکی شعاعین زمین مین ہین جیسا کہ روح مبارک محمدی ہے کہ جو شخص اون پر درود شریف پڑھے اونکے مزار شریف
کے قریب تو وہ جواب عنایت فرماتے ہین باوجود اس بات کے کہ روح آنحضور پرنور علیین مین ہے اور وہ اپنی قبر شریف سے
جدا نہین ہوتی ہے جیسا کہ اونسے مروی ہے امام غزالی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ساتھ صحابہ
کرام کی روحون کو لیکر تمام عالم مین سیر کرنیکا اختیار ہے جہان چاہین سیر فرمائین کوئی مانع نہین اور بہت سے اولیا
نے آنحضور سراپا نور کو سیر فرماتے دیکھا ۱۲ مولانا مولوی علیم الدین صاحب اسلام آبادی زید فیضہ القوی

(باقی آئندہ)

مخزن تحقیق

۱۳۱۵ھ

ملقب بہ

تحفۂ حنفیہ

سنہ ۱۳۲۶ھ	شعبان	پرچہ ۸	جلد ۸

یہ تحفہ تحفۂ ایمان و سنت ۔ عیاں ہیں اس سے انوار شریعت
الٰہی یہ رسالہ تا قیامت ۔ رہے جاری بصد عز و کرامت

حضرات ناظرین آپ جانتے ہیں کہ یہ وہ رسالہ مبارکہ ہے جسکے مضامین اہل سنت سیہ کے قوی بازو ہیں جو سنت دین و ایمان کی حفاظت کرنیوالے۔ بدمذہبی مٹانیوالے یہی وہ مرد میدان ہے کہ اکیلا ہندوستان بھر کے بدمذہبوں کی خبر لیتا۔ اونکی جانوں پر قیامت برپا کرتا ہے جس نے مذہب سر اوٹھایا اسنے اوسکو نیچا دکھایا۔ تائید سنت۔ رد کفر و بدعت اسکا منشا تحقیقات علمی اسکا حصہ ہے علوم عقائد تفسیر حدیث فقہ کا چشمہ۔ تاریخی حالات بزرگان دین کا خزانہ ہے۔ جو کوئی گلستان سنت سفینہ و بوستان تحقیقات علمیہ کی سیر چاہے وہ ضرور یہ رسالہ نافعہ ملاحظہ فرمائے۔

باہتمام ابو المساکین ضیاء الدین عفا اللہ عنہ متوطن پیلی بھیت کے

مطبع حنفیہ پٹنہ محلہ بخشی میں چھپا

تہترویں دلیل نیز اسی تفسیر مین ہے قال[1] صدر الدین القونوی قدس سرہ فمن ثبتت
المناسبة بينه وبين ارواح الكمل من الانبياء والاولياء الماضيين اجتمع بهم متى
شاء وتوجه توجها وجدانيا يقظة ومناما انتهى توجہ وجدانی کے لفظ سے یہ شبہہ نہو
کہ اونکا اجتماع خیالی ہے بلکہ صور مثالیہ کے ساتھ واقعی ہے البتہ اس شخص کی توجہ وجدانی ہے جسکو
مناسبت باطنی اہل اللہ اور انبیاء سے ہے نہ یہ کہ اونکی تشریف آوری اور اونسے لقا وجدانی
ہے بلکہ اونکا حضور تو واقعی ہے غایت مافی الباب یہ ہے کہ اس حضور کے انحا مختلف ہین اور اسمین
اقوال اور مذاہب متعدد اگرچہ مآل اور حاصل سب کا ایک ہے جس سے اصلی مدعا بلاریب
ثابت ہے **چوہترویں دلیل** شیخ نے مدارج النبوۃ مین اس مسئلے کے متعلق بہت کچھ لکھا ہے مگر
مین بوجہ خوف اطناب بطور التقاط چند جگہ سے مختصرا نقل کرتا ہون - دادہ شد آنحضرت
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم را مفاتیح خزائن ارض وسپردہ شد بوے خزائن اجناس عالم کہ رزق 57
ہمہ در کف اقتدار وے سپرد وقوت تربیت ظاہر وباطن ہمہ بوے داد مفاتیح خزائن
رزق وقسمت آن در دست این سید کریم نہادند قولہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم انما انا قاسم
والمعطی هو اللہ ہر کہ دید آنحضرت (صلی اللہ تعالی علیہ وسلم) را در خواب دید اورا حقا
وبے شک وشبہہ زیرا کہ شیطان تمثیل نکند بوے اگرچہ حق تعالی شیطان را قدرت بخشیدہ است
کہ بہر صورت کہ خواہد برآید - صاحب مواہب لدنیہ این را در خصائص آنحضرت صلی اللہ تعالی
علیہ وسلم آوردہ شرط نیست کہ بصورت خاص بیند بہر صورت کہ کسے دید ایشان را دید
جمہور محدثان برآنند کہ بہر صورت کہ بیند آنحضرت را دیدہ است وصواب آنست کہ جمہور

[1] جناب صدر الدین قونوی رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا کہ جس شخص کو کسی نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم یا کسی ولی کامل گذشتہ سے مناسبت ثابت ہو تو وہ جب چاہین اونسے ملاقات کرتے ہین اور اون سے ملتے ہین خواہ خواب مین ہو یا بیداری مین ۱۲ مولانا مولوی علیم الدین صاحب اسلام آبادی زید فیضہ القوی

محدثان بر آنند و رویت آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم در یقظہ در مواہب ذکر کردہ است
از سلف و خلف از جماعہ کہ تصدیق باین حدیث من رآنی فی المنام فسیرانی فی الیقظۃ
کہ دیدند آنحضرت را در منام پس ازان دیدند در یقظہ منکرا ما تصدیق دارد بکرامات
اولیا یا نہ اگر ندارد باوے بحث نتوان کرد کہ ہر چہ اثبات کنند وے تکذیب خواہد کرد
واگر تصدیق دارد باید گفت این از انجملہ است نیز اکہ کشف کردہ می شود مر اولیا را بخرق
عادت از اشیاے عدیدہ غریب بر عالم علوی و سفلی کہ سائر ناس را بآن راہ نیست۔ شیخ
شہاب الدین سہروردی قدس اللہ سرہ العزیز در عوارف المعارف از شیخ عبد القادر گیلانی
رضی اللہ تعالی عنہ می آرد کہ فرمود تزوج نہ کردم تا آنکہ نفرمود مرا رسول خدا صلی اللہ تعالی
علیہ وسلم تزوج کن صاحب مواہب نقل کردہ وقوع رویت شریف در یقظہ مر اور امتواتر
شدہ بدان اخبار کہ منفی است ازان شک و شبہہ ارباب قلوب کہ ہمیشہ قائم بمراقبہ ۵۸
و توجہ و خالص اند از کدورات نفسانیہ بہ بینید پیغمبر را صلی اللہ تعالی علیہ وسلم چنانچہ
شیخ عبد القادر گیلانی رضی اللہ تعالی عنہ کہ متمثل شد صورت شریفہ آنحضرت در دیدہ
شہود وے گفت بندۂ مسکین ثبتہ اللہ علی الصدق والیقین کہ حضور و دیدن بچشم خیال
و تصور مثال مرتبہ است کہ ارباب طلب و سلوک بدان متمتع و محظوظ اند و سخن در رویت
میرود از صورت و مثال و ہمچنانکہ جائز است کہ در منام جوہر شریف آنحضرت متصور
و متمثل گردد بے شوب تمثل شیطان در یقظہ نیز حاصل گردد و آنچہ نائم در نوم می بیند مستیقظ
در یقظہ بیند چنانکہ از حکایت[۱] بہجۃ الاسرار ظاہر میشود و چنانکہ در حدیث آمدہ است

[۱] یہ وہی حکایت ہے حضرت شیخ علی ہیتی کی جناب سرور عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو خواب مین دیکھنے کی اور حضرت غوث الاعظم نے حضور کو جاگتے مین دیکھا اوسیوقت دیکھا تھا اوسی جلسہ حضرت شیخ مین حسین جن ہزار آدمی موجود تھے جسکو مین نفحات سے سابقا نقل کر چکا ۱۲ من المؤلف زید فیضہ۔

کہ می بینیم موسی علیہ السلام را کہ با چندین ہزار بنی اسرائیل عبا پوشیدہ بحج می آیند و تلبیہ
میکنند حمل این حال بر منام و مبالغہ در یقین خلاف ظاہر است و تمثیل ملکوتی بصورت
ناسوتی امرے مقرر است و این مستلزم نیست کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم از قبر
شریف بر آمدہ باشد و لازم نمی آید کہ ایشان را در اصطلاح صحابہ گویند لیکن در بعضے وجوہ حکم
صحابی داشتہ باشد و صاحب مواہب خود گفتہ کہ ہر کہ تصدیق بکرامات اولیاء دارد و قائل
است بآنکہ منکشف میگردد بایشان اشیاء در عالم علوی و سفلی متشکل و متشبہ نمی گردد بر وے
چیزے ازین باب و امام غزالی گفتہ کہ ہر چہ عامہ در خواب می بینند خواص در بیداری یابند
واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل پچیسوین دلیل نیز اسی کتاب مین ہے و از جملہ
خصائص این کہ مصلی خطاب میکند آنحضرت را صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بقول خود السلام
علیک ایھا النبی و در کلام عرفا واقع شدہ کہ خطاب از مصلی بملاحظہ شہود روح مقدس 59
آنحضرت و سریان در ذراری موجودات خصوصاً در ارواح مصلین ست و بالجملہ درین حالت
از شہود وجود و حضور از آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غافل و ذاہل نباید بود۔ مین کہتا ہون
جو مصلین اہل کمال اہل اللہ سے ہین جب وہ اس حالت مین آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کے وجود اور حضور کو مشاہدہ کرتے ہین اور آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر ایک
مصلی کے پیش نظر شاہد اور حاضر ہین تو مشرق سے مغرب تک اور جنوب سے شمال تک
ہر بلاد و امصار و قری اور صحاری اور جبال اور بحار وغیرہا مین حضور شاہد اور مشہود ہوئے
اور ایک آن مین جملہ محال مختلفہ مین موجود فللہ سبحانہ الحمد والمنہ وعلی نبیہ افضل
الصلوات والتحیہ چھبیسوین دلیل نیز اسی کتاب مین ہے بآنکہ بعد از اتفاق بر حیات
آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اختلاف کردہ اند کہ زندہ در قبر ست یا در جاے معین

یا ہر جا کہ خداخواہد در بہشت یا در آسمان یا جاے دیگر چنانکہ مقید بجاے معین نبود و حدیث
دیدن انبیا در شب معراج بر آسمان و حدیث دیگر کہ دیدم موسی را با ہفتاد نبی اسرائیل
حج می آمدند و تلبیہ میگویند ناظر در اطلاق مکان است مین کہتا ہون جب ان حدیثونکو
ساتھ اوس حدیث شب معراج کے کہ موسی علیہ السلام کو قبر مین نماز پڑھتے دیکھا اور
امثال اسکے لحاظ کیا جائے تو اوس سے یہی امر محقق ہوتا ہے کہ اہل کمال ایک وقت مین
چند جگہ موجود ہوتے ہین ولا منافاۃ بین کونھم فی القبر و فی السماء والرفیق الاعلی
والجنۃ وسائر الامکنۃ المختلفۃ للمتعددۃ کما م تحقیقہ غیرمرۃ وسیأتی
ایضا **ستھترو ین دلیل** علامہ محقق سیوطی مہمات المعارف مین لکھتے ہین فنبینا[لہ]
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم یتصرف ویسیر بجسدہ وروحہ حیث
شاء فی اقطار الارض و فی الملکوت وانہ مغیب عن الابصار کما غیب ٦٠
الملائکۃ فاذا رفع اللہ الحجاب عمن اراد اکرامہ برؤیتہ رأہ علی ھیأتہ التی
ھو علیھا لا مانع من ذلک ولا داعی الی التخصیص برویۃ المثال انتھی
اقول اس قول مین علامہ محقق نے کمال انصاف کیا ہے کہ تخصیص رویت مثالی
کی نفی کر دی ہے اور حق یہی ہے کہ حق تعالی کی کمال قدرت اور حضور سرور عالم صلی اللہ
تعالی علیہ وسلم کی کمال عظمت اور عظمت کمال اسی کو مقتضی ہے کہ جسپر عنایت فرمائین
اوسکو وہی صورت زیبا اور قد رعنا اور وہی شکل دلربا محبوب خدا کی دکھائین جسپر

[لہ] ہمارے نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم سارے عالم مین تصرف فرماتے ہین اور اپنے جسم مبارک اور روح
پر فتوح کے ساتھ جہان ارادہ ہو اطراف عالم اور ملکوت مین سیر فرماتے ہین اور وہ آنکھون سے غائب ہین
جیسا کہ فرشتے آنکھون سے غائب ہین پس جسکو دکھانا منظور ہوتا ہے تو اللہ تعالی اوسکی آنکھون سے پردہ اوٹھا دیتا ہے تو وہ
آنحضور پر نور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو اونکی اصلی صورت و شکل پر دیکھتا ہے اس مین کوئی چیز حاجب نہین
ہوتی اور کوئی وجہ تخصیص کی نہین رویت مثالی ہین ١٢ مولانا علیم الدین صاحب اسلام آبادی زید فیضہ

خود فرمان واجب الاذعان حضرت حبیب انس وجان صادق اور مطابق ہے
من رأنی فقد رأی الحق ولنعم ما قیل ؎

لو کان فینا للالوهة صورة ۔۔۔ هو انت لا نکنی ولا نتردد

اٹھہترویں دلیل علامہ محمد بن یحییٰ مفتی مکہ معظمہ شرفہا اللہ تعالیٰ اپنے فتوے میں تحریر فرماتے ہیں فقد ذکروا انہ عند ذکر ولادتہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یحضر روحانیتہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فعند ذلک یجب التعظیم شاہ ولی اللہ صاحب فیوض الحرمین میں لکھتے ہیں رأیتہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مستقرا علی حالة واحدة متوجها الی الخلق لابسا لباس عظموت فاذا توجه الیه انسان بجهده وهمته لا ارید الانسان العالی الهمة فقط بل کل ذی کبد یشتاق الی شئ ویتوجه الیه بقصده وشوقه فانه یمتد الیه ورأیته صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ینشرح انشراحا عظیما لمن صلی علیه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ومدحه صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہماری تحقیق سابق سے ناظر غائر منصف پر بخوبی واضح ہوگا کہ ان دونوں بزرگوں کا قول مطابق ہے محققین متقدمین کے اقوال حقہ سے بلا ریب وشک اگرچہ تعبیرات مختلف ہیں مگر حاصل مدعا سب کا ایک ہی ہے جسکو میں بارہا بیان کر چکا ولنعم ما قیل ؎

عباراتنا شتی وحسنك واحد ۔۔۔ وکل الی ذاك الجمال یشیر

لہ بیشک علمای کرام نے ذکر فرمایا کہ بوقت ذکر ولادت شریف آنحضور پرنور کی تشریف آوری بطور روح مبارک ہوتی ہے پس اوسوقت میں تعظیم واجب ہے ۱۲ لہ میں نے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایک ہی حالت پر برقرار دیکھا مخلوق کیطرف متوجہ ہیں لباس عظمت پہنے ہوئے ہیں پس جو آدمی اپنی ہمت وکوشش سے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیطرف متوجہ ہو خواہ وہ ادنی ہو یا اعلی تو آنحضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اوسکی طرف متوجہ ہوتے ہیں اوسکے قریب ہوتے ہیں اور میں نے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

اوناسوین دلیل ملا علی قاری مرقاۃ شرح مشکوۃ مین لکھتے ہین لہم فی برازخہم
تصرفات وبرکات لایحصے مددہا ولا یحصر عددہا یعنی اہل اللہ کے تصرفات
اور برکات بعد رحلت کے بیشمار اور بے نہایت ہین اور جملہ تصرفات حضرت ختم رسالت صلی اللہ
تعالی علیہ وسلم سے حافظوں کے ختم مین شریک ہونا ہے خصوصاً ختم تراویح مین اور صالحین کے
جنازونمین تشریف لانا حضور کا اور اعانت وفریاد رسی عاجزونکی اور بلاؤنکا دفع کرنا اور
مشکل آسان کرنا اور مستعدین مخلصین کو فیض پہونچانا وغیر ذلک منہ صلے اللہ تعالے
علیہ وسلم ومن الائمۃ المجتہدین والمشایخ کما قد منا کل ذلک فتذکر **الدلیل
الموفی الثمانون** نفحات الانس مین ہے شیخ طریقت شیخ فریدالدین عطار قدس سرہ گفتہ
است قومی از اولیاء اللہ عزوجل باشند کہ ایشان را مشایخ طریقت وکبراے حقیقت
اویسیان نامند وایشان را درظاہر بہ پیری احتیاج نبود زیرا کہ ایشانرا حضرت رسالت ٦٢
پناہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم درحجر عنایت خود پرورش می دہند بے واسطۂ غیرے
چنانکہ اویس را رضی اللہ تعالی عنہ داد واین عظیم مقامے بود وبس عالی حالی تاکرا اینجا
رسانند واین دولت روے بکہ نماید انتہی وفی اللمعات وذلک امر مقرر عند
اہل الکشف والکمال منہم ولا شک فی ذلک عندہم حتی کثیرا منہم
حصل لہم الفیوض من الارواح وتسمے ہذہ الطائفۃ اویسیۃ فی اصطلاحہم
انتہے اور اشعۃ اللمعات ترجمہ مشکوۃ مین کہا بسیارے را فیوض وفتوح از ارواح رسیدہ
واولیاء را کرامات وتصرفات در اکوان حاصل ست وآن نیست مگر ارواح ایشان را

لہ یہ امر اہل حق اور کشف کے نزدیک ثابت اور محقق ہے اور اسمین انکے نزدیک کوئی شبہہ نہین یہانتک کہ بہت کاملونکو
ارواح کاملین سے فیض حاصل ہوچکا ہے اور اونکی اصطلاح مین روح مبارک سے فیض لینے والونکو اویسی کہتے ہین ۱۲ مولانا علیم الدین صاحب

وارواح ایشان باقیست ومتصرف حقیقی نیست مگر خداے عز شانہ وہمہ بقدرت اوست
وایشان فانی اند در حق در حیات وبعد ممات **اقول** یہ پرورش حضرت رسالت صلی اللہ تعالے
علیہ وسلم کی اور اسیطرح دوسرے اہل اللہ کی طائفہ اویسیہ کو اپنے کنار عاطفت مین جلوہ
کیے دو حال سے خالی نہین یا تو حضرت سرور عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اپنے اوسی مقام
عالی رفیق اعلی یا عند ملیک مقتدر یا روضۂ اقدس و مزار مقدس سے اس جماعت
کو فیض پہونچاتے ہین مثل فیض خورشید آسمان کے اہل زمین کو یا تشریف لاکر ہر ایک کے یہان
کیونکہ جماعت اویسیہ کے اشخاص عالم مین سے ایک جگہ پر نہین ہین بلکہ بلاد مختلفہ اور امکنہ
متعددہ مین رہتے ہین بہرحال تشریف آوری آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی اس سے
ثابت ہے خواہ بمعنی کشف حجاب و رفع غیبوبت کے لو یا بمعنی حضور روح مع الجسد یا بمعنی
۶۳ حضور روح مجرد یا بمعنی حضور صور مثالیہ کہ وہ بھی فی الواقع حضور آنحضرت
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ہی کا ہے غرض ہر شق پر مدعا ثابت ہے اور دعوی مبرہن **دلیل**
اکاسی شرح فصوص الحکم مین مولانا جامی قدس سرہ السامی فرماتے ہین الحقیقة
المحمدیة قطب الاقطاب صورة الاسم الجامع الالہی ومنہ الفیض والاستمداد
علی جمیع الاسماء فاعلم ان تلک الحقیقة ہی التی ترب صور العالم کلہا وباطنہا
ترب باطن العالم ولا یتصور ہذہ الربوبیة الا باعطاء کل ذی حق حقہ واضافة جمیع ما یحتاج
الیہ العالم وہذا المعنی لا یمکن الا بالقدرة التامة والصفات الالہیة جمیعہا فلہ کل الاسماء ولہ الربوبیة
المطلقة یتصرف بہا فی العالم من حیث استعداداتہم ولما کانت ہذہ الحقیقة مشتملة علی
الجہتین الالہیة والعبودیة لا یصح ذلک لہا اصالة بل تبعیة وہی الخلافة التی

لہ حقیقت محمدی قطب الاقطاب ہے صورت اسم جامع الٰہی ہے اور اسی سے فیض و مدد جمیع اسما پر ہے پس جان تو کہ یہی حقیقت
پرورش کرنیوالی تمام عالم ظاہر کی ہے اور باطنی حقیقت سے تمام عالم باطن کو پرورش کرنیوالی (باقی در صفحہ آیندہ)

اور سیرت محمدیہ مین ہے اعلم ان الاستغاثة والتشفع بہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم وبجاھہ وبرکتہ من فعل الانبیاء وسیر السلف الصالحین واقع فی کل حال قبل خلقہ وبعد خلقہ فی حیاتہ الدنیویة ومدة البرزخ وعرصات القیامة وذلک مما قام الاجماع علیہ وتواترت الاخبار انتھی راقم الحروف کہتا ہے جب ان ایتون سے ثابت ہوا کہ حضور سرور عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم مربی عالم ہین اور اللہ تعالی کے خلیفہ مطلق اور مظہر کامل واتم صفات وذات آلہیہ کے اور قدرت تامہ حضور کو حاصل اور متصرف ہین تمام عالم مین موافق استعدادون اہل عالم کے اور آپ سے مصیبت کیوقت فریاد کرنا اور حل مشکلات چاہنا نبیونکا فعل ہے اور تمام صالحین کا اور سب زمانے مین ہوتا چلا آیا ہے قبل پیدایش حضور کے اور بعد تشریف آوری کے اس عالم مین بصورت بشری خاص اور واقع ہے آپ کی حین حیات دنیوی اور اخروی اور برزخ مین اور اسپر اجماع ہو چکا ہے اور حدیثین اور اخبار اسمین متواتر آچکے ہین تو ہر فرد عالم مین افراد اشخاص اور انواع اور اجناس سے فیضیاب اور تربیت یافتہ ہے حضور کا ہر حال مین اب حضور سے فریاد کرنیوالے جو فریاد کرتے ہین اور اپنی مشکل کی آسانی چاہتے ہین اور حضور مدد فرماتے ہین اور فریاد کو پہونچتے ہین اور یہ فریادرسی حضور کی کچھ خاص اوس شخص کے ساتھ نہین ہے جو حضور اقدس کے روبرو مدینہ منورہ مین روضۂ اقدس کے سامنے جاکر فریاد کرے بلکہ کہین سے فریاد کرے بلکہ انبیا نے جو آپ سے فریاد کی ہے اور آپ اونکی فریاد کو پہونچے ہین اور اونکی مشکلین آسان کی ہین تو قبل تشریف آوری کے اس عالم مین اونکا استغاثہ اور حضور کا اغاثہ اور اعانت واقع ہوئی ہین کما فی المواھب وغیرہ

(بقیہ حاشیہ صفحۂ گذشتہ) اور یہ متصور نہین ہوتی مگر حقدار کے حق ادا کرنے سے اور پہونچانے سے ہر چیز کے جسکی طرف تمام عالم محتاج ہے اور یہ معنی نہین ممکن مگر بقدرت تامہ اور جمیع صفات آلہیہ سے پس آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم جسکے لیے کل اسما ہین اور آپ ہی کے لیے پرورش مطلقہ ہو کہ بسبب اوسکے تمام عالم مین تصرف فرماتے ہین اونکی استعداد کے موافق اور حکمت یہ حقیقت دو قسم پر ہو آلہیہ اور عبودیہ تو نہین صحیح ہو یہ اصلی طور پر بلکہ تابعداری سے اور اسیکا نام خلافت ہے ۱۲ مولانا مولوی علیم الدین صاحب اسلام آبادی زید فیضہ القوی

(باقی دیرچۂ آیندہ)

فہرست مضامین تحفۂ حنفیہ

صفحہ	حال مضامین	اسمای گرامی صاحبان مضامین
۱	مسائل تفصیل ذیل (۱) غیر مقلدین سے مسئلہ ہر گز نہ دریافت کرنا چاہیے (۲) اپنے امام کے سوا اور ائمہ کی تقلید کس موقع پر درست ہو (۳) اوس خندق کا حکم جسمین مکانات وغیرہ کا پانی اور آب بارش مجتمع ہو (۴) عرق تاڑ کا حکم (۵) ایام قربانی کا ذکر	مجدد مائۃ حاضرہ حضرت فاضل بریلوی مدظلہ العالی۔
۳	مرزا غلام احمد قادیانی کے اقوال ملعونہ کفریہ سے اوسکے کفر کا اثبات دلائل قاہرہ وبراہین واضحہ سے۔	ایضاً دام فیضہ القوی۔
۷	مدراس کے علمای اہل سنت نے ندوہ مخذولہ سے پچیس سوال کیے تھے ندوے اوسکے مفصل جواب دیے گئے جنسے حق واضح ہوگیا کسی قسم کا شبہہ نہ رہا۔	مرتبہ جناب مولانا سید محمود علی صاحب بریلوی زید مجدہم السامی
۱۲	تار وخطوط کے ذریعے سے خبر رویت ہلال کے نامعتبر ہونیکی تحقیق انیق۔	ناصر سنت حامی ملت اعلحضرت فاضل بریلوی متعنا اللہ ببرکاتہم
۲۱	مقامات متبرکہ ومجالس میلاد شریف وغیرہ مین سرور عالم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کے تشریف فرما ہونیکا اثبات دلائل ساطعہ وبراہین قاطعہ سے۔	حضرت مولانا مولوی شاہ ابو الذکا سراج الدین محمد سلامت اللہ صاحب رامپوری زید فیضہ القوی۔
۲۹	مساجد ومجالس میلاد شریف وغیرہ مین روشنی کی کثرت کرنے اور قبور اولیا ومشایخ پر غلاف وچادر چڑھانے کا جواز اور اونکے طواف کرنے اور بوسہ دینے کا حال۔	ایضاً مدظلہ العالی۔
۳۷	ایک شخص کے رفض کا اوسی کی تحریرون سے اظہار۔ رافضیوں سے اونکے ائمہ کا سخت بیزار رہنا اور سیکڑون نفرین کرنا اور ان دشمنان ائمۂ اہل بیت کا بے وفا وعہد شکن ہونا۔	جناب مولوی سید فرزند حسین صاحب ساکن اجھوا ضلع الہ آباد دام فیضہ خالق العباد

فقد استمد به الانبیاء من قبل ظهوره فلما اقترف آدم الخطیئة قال یارب اسألك
بحق محمد صلی اللہ تعالی علیه وسلم ان تغفرلی خطیئتی فقال اللہ تعالی قد غفرت لك
اذ سألتنی بحقه اخرجه الحاکم وصححه وکان الصحابة رضوان اللہ تعالی علیهم اجمعین
یستمدون به فی مهماتهم پس تمام عالم کے ہر شخص کی تربیت اور فریادرسی وقت مشکل کے
خواہ اصالۃً یا ساتھ امر فرمانے کے لیئے خلفا اور نائبین کو اولیاے کاملین سے بغیر
حضور سب جگہ کے کیونکر ممکن ہے غایت مافی الباب یہ ہے کہ یہ حضور عام ہوگا حضور جسدی
اور روحی اور مثالی وغیرہ سے بہرحال حضور کی تشریف فرمائی آن واحد مین محال مختلفہ
ومواضع متعددہ مین کالشمس فی نصف النہار اس تحقیق سے واضح اور روشن ہوگئی واللہ
سبحانہ یقول الحق وهو یهدی السبیل **دلیل بیاسی** صحاح ستہ مین ترمذی اور ابن ماجہ
اور نسائی اور مستدرک اور حاکم اور حصن حصین وغیرہا کتب حدیث مین حضرت ابوحنیف رضی اللہ
تعالی عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے من کانت له ضرورة
فلیتوضأ فیحسن وضوأه ویصلی رکعتین ثم یدعو اللهم انی اسألك و
اتوجه الیك بنبیك محمد نبی الرحمة یا محمد انی اتوجه بك الی ربی فی حاجتی
هذه لتقضی لی اللهم فشفعه فی (صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ۱۲) ترجمہ جب کوئی شخص کسی مشکل اور مصیبت کیوقت
مین مضطر ہو تو اچھی طرح وضو کرکے دو رکعت نماز نفل پڑھے بنام صلاۃ الحاجۃ پھر یون دعا مانگے
جسکے معنی یہ ہین اے اللہ تعالی مین تجھسے سوال کرتا ہون اور تیری طرف متوجہ ہوتا ہون بوسیلہ

لہ انبیاے سابقین نے آنحضور پر نور کے ظہور سے اول اونکے ساتھ استمداد کی ہے پس جبکہ حضرت آدم علی نبینا
وعلیہ الصلاۃ والسلام سے خطا سرزد ہوئی تو اونھون نے بحق محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم توسل کیا کہ یارب
میری خطا انکے وسیلے سے عفو فرما پس اللہ تعالی نے فرمایا کہ مینے اس سوال کیوجہ سے معاف کیا یہ حاکم کی روایت
اور تصحیح ہے اور صحابہ کرام اپنے مہمات مین آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے ساتھ استمداد کرتے تھے ۱۲ مولانا علیم الدین زید فیضہ

۶۵ [illegible]

تیرے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جنکا نام نامی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی جنکا لقب مبارک
نبی الرحمۃ ہی یعنی رحمت اور مہربانی والے پیغمبر یا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مین متوجہ ہوتا ہون
آپ کے وسیلے اور مدد سے اپنے پروردگار کیطرف اپنی فلانی حاجت اور ضرورت مین تاکہ وہ
میری حاجت پوری ہوجائے اور مشکل آسان اور ضرورت رفع کردیجائے اے اللہ تعالیٰ تو جناب
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سفارش میرے باب مین قبول فرما۔ جاننا چاہیے کہ توسل و استغاثہ کی تین صورتین
ہین جیسا کہ ہم آیندہ لکھینگے اگرچہ اللہ تعالیٰ نے اس عمل و دعا سے تینون صور تون کا جواز و استحباب
مستفاد ہی اس دعا مین کلمۂ مبارکہ یا محمد آپ کی طرف التفات و تضرع ہی تاکہ آپ اپنی وجاہت
کے سبب اپنی روح پر فتوح سے اللہ تعالیٰ کیطرف توجہ فرمائین اور سائل کو غنی کردین اوسکا
مقصود بر لاکر متوجہ بک مین بای استعانت ہی بتقضے صیغۂ مجہول و معروف دونون ہوسکتا ہی
مجہول کی تقدیر پر یہ مطلب ہوگا کہ اللہ تعالیٰ میری حاجت روائی آپ کے وسیلے آپ کی وجاہت 66
آپکی مدد آپکے سبب سے کرے۔ اس سے صورت اولیٰ و ثانیہ کا جواز مبرہن۔ اگر معروف کہا جائے تو مطلب
یہ ہوگا کہ آپ میری حاجت روائی کیجیے میرا مدعا بر لائیے میری مشکلکشائی فرمائیے یعنی آپ مظہر عون الٰہی
کے ہین اگرچہ حقیقت مین حاجت روا حق تعالیٰ ہی مگر حضور کو قدرت حق تعالیٰ کیطرف سے عطا کی ہوئی ہی
اس تقدیر پر اسناد مجازی ہی اور اس سے صورت ثالثہ کا اثبات مدلل ہی کما صرح فی جامع الدر
شرح حصن حصین مین ہی بنبیك ای بسبب نبیك والباء فی بنبیك للتعدیۃ وفی بك
للاستعانۃ انتہی حرز ثمین شرح حصن حصین مین ملا علی قاری لکھتے ہین یا محمد التفات الیہ وتضرع
لدیہ لیتوجہ روحہ الی اللہ ویغنی السائل عما سواہ وعن التوسل الی غیر مولاہ سائل کو
یہ طریق توسل تعلیم فرمانا اور اچھی طرح وضو کی ہدایت مین بہت بڑا ہی نکتہ رکھا گیا ہی کہ توسل کی عظمت
ہر شخص کے دل مین مستقر ہو ہر حاجتمند توسل کا طریقہ سیکھے قیامت تک حضور کا نام اور توسل

حاجتمندونکی حاجت روائی کا باعث ہو اور یہ سنت ہمیشہ میری امت مین جاری ہے ورنہ خود
حضور دعا فرماتے سائل کا مدعا بر آتا تعلیم سائل کی کیا ضرورت تھی یہ وہ عمل حضور سرور عالم صلی اللہ
تعالی علیہ وسلم کا بتایا ہوا ہے جس سے تمام کتب اعمال و وظائف و تصوف و تصانیف مشایخ و کتب فقہ
علاوہ کتب احادیث کے مالا مال ہین جسکے عامل ہزارون لاکھون کروڑون شب و روز مین ہر بلاد
و قری و امصار مین موجود جسکی بدولت ایک شخص اندھا حضور ہی کے زمان بابرکت کا آن کی
آن مین چنگا انکھیارا ہو گیا کہ اوسنے بموجب حضور پر نور کے فرمانے کے اچھا وضو کر دو رکعت نماز
پڑھ یہی دعا کی جب مسجد نبوی مین گھسا تھا دونون آنکھونسے پٹ تھا جب دعا مانگ منہ پر ہاتھ
پھیر اپنا ہو گیا اسیطرح حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہ کے عہد خلافت مین ایسا ہی واقعہ
ہوا کہ ایک نابینا نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ سے اپنے اندھے پن کا شکوہ کیا حضرت
عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہ نے یہی دعا اور یہی عمل اوسکو بتایا وہ بینا ہو گیا اس عمل مین حضرت
ختم رسالت دستگیر بیکسان چارہ ساز بیچارگان صلی اللہ علیہ وسلم نے عام طور پر ہر شخص مصیبت
زدہ آفت رسیدہ کی مشکل آسان ہونیکا طریقہ حضور کا وسیلہ حضور کو پکارنا حضور کیطرف متوجہ
ہونا حضور کے واسطے سے حق تعالی سے دعا کرنا اپنی سفارش حق تعالی سے کرانیکا طریقہ اوسکا
ذریعہ اوسکی قبولیت کا گر تعلیم فرمایا ہے جس سے صاف صاف کھلم کھلا یہ بات ظاہر اور روشن
ہے کہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ہمکو اور تمام عالم کے مصیبت زدون آفت رسیدون
اور مشکلون مین پھنسے ہوؤن بلاؤن مین گرفتارونکو فرماتے ہین کہ تم جہان کہین ہو نزدیک
ہو یا دور پورب پچھم مین ہو یا اوتر دکھن مین آبادی مین ہو یا ویرانے مین پہاڑون کی چوٹیون پر
ہو یا سمندر کی تہ مین اندھیرے مین ہو خواہ اوجالے مین جس حال جس آفت جس مصیبت
جس مشکل جس بلا مین ہو مجکو پکارو مجھے مدد مانگو میری سفارش چاہو مجھے اپنا درد دکھ کہو

تمکو ہر آفت ہر مصیبت ہر مشکل ہر بلا سے چھڑاؤنگا میری سفارش اللہ تعالیٰ قبول فرمایگا
آپ غور کرنیکی بات ہو کہ جب یون تعلیم حضور سے ہمکو ہوئی ہو اور معلوم ہو کہ حضور اللہ تعالیٰ
کیطرف سے عالم مین متصرف اور ہر طرح کی قدرت رکھنے والے ہین بالاجماع تو موافق اس عمل کے
لاکھون کروڑون حضور کا امتی لاکھون کروڑون جگہو نسے ہر روز ہر شب حضور سے عرض و معروض
کرتا ہو اور حضور کو پکارتا ہو اور حضور سب کی سنتے ہین اور سب کی مشکلین آسان کرتے
ہین خصوصاً جو مخصوص لوگ ہین سچے اخلاص والے جنمین شرائط دعا اور عمل اور آپ کے
پکارنے کے آداب اور موقوف علیہ پورے پورے پائے جاتے ہین اور وہ پکارتے ہین
حضور کو اور حضور سے اونکا سامنا ہوتا ہو اور حضور اونکی پکار سنکر اونکا مدعا بر لاتے ہین اونکی مرادین
پوری کرتے ہین اور وہ مخصوصین بھی ہزارون ہین یہ حضور کی حضوری جاگنے والونکے سامنے
اور حضور کی فریادرسی اور اونکی مشکلکشائی جو حالت بیداری مین ہو اوسکے تیقن اوسکی تحقیق اوسکے ۶۸
واقعی ہونے مین کیا کلام ہو جب سوتونکی فریاد سوتونکی پکار خواب مین حضور ایسی سنتے ہین
جسپر آثار خارجیہ مترتب ہوتے ہین محل غور اور انصاف ہو کہ جس ذات پاک کی قدرت کاملہ
اور فریادرسی شاملہ کی یہ حالت ہو جسکی سمع اور حضوری کی یہ کیفیت ہو کہ نیند مین جو شخص
آپ سے کوئی عرض کرے آپ اوسکو بے نکلف خدا کی سمع سے سنین خدا کی بصر سے دیکھین خدا
کی قدرت سے جو چاہین عطا فرمائین بی یسمع[۱] بی یبصر بی ینطق بی یعلم بی یبطش بی یمشی
وغیرہا صفت الٰہیہ کے ساتھ اتصاف کے دلائل قاہرہ اور براہین باہرہ دکھائین اسپر بھی
حالت بیداری مین پکارنے والے کی فریادرسی پر لوگ ایمان نہ لائین بدنصیب لوگ حضور کی

---

[۱] وہ میرے کان سے سنتا ہو میری آنکھ سے دیکھتا ہو میری زبان سے بولتا ہو میرے علم سے
جانتا ہو میرے ہاتھ سے پکڑتا ہو میرے قدم سے چلتا ہو ۵

گفتۂ او گفتۂ اللہ بود ٭ گرچہ از حلقوم عبد اللہ بود ۱۲ مولانا مولوی علیم الدین صاحب زید فیضہ

حضوری مین شبہہ پیش کرنا درکنار صاف انکار سنا ئین اگرچہ حکایتین اہل اللہ کی اس بارے مین
بیشمار ہین جنکی بزرگی اور قابل استناد ہونیکے قائل مخالفین عیار ہین مگر مخافت سآمت اور خشیت
طوالت سے رخصت نہین تاہم ملا یدرک کلہ لا یترک کلہ پر عمل مناسب جناب شاہ ولی اللہ
صاحب فرماتے ہین کہ ایک بار مین نے حضور عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا عرض
کیا کہ مجھے کچھ تبرک عنایت ہو حضور عالم نے اپنی لحیہ مبارک پر دست مبارک پھیر کر موے
مبارک عطا فرمایا جب مین بیدار ہوا وہ تبرک نہ پایا مجھے سخت ملال اور حزن ہوا اوسی حالت
اندوہ مین پھر آنکھ لگی پھر حضور کی حضوری مین پہونچا تو عرض کیا کہ حضور وہ تبرک مجھے نہین ملا
گم گیا حضور عالم نے فرمایا کہ تمھارے تکیے کے تلے ہے جب دوبارہ بیدار ہوا تو بموجب ارشاد
حضور تکیے کے نیچے اوسکو پایا۔ شیخ محدث دہلوی جذب القلوب مین تحریر فرماتے ہین ابن الجلا
69 میگوید کہ بمدینہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم در آمدم یک دو فاقہ برمن گذشتہ بود بقبر شریف
ایستادم وگفتم انا ضیفک یا رسول اللہ وبخواب رفتم پیغمبر خدا را دیدم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
رغیفے بدست من داد نصفے را ہم در خواب خوردم چون بیدار شدم نصف دیگر در دست من باقی
بود احمد بن محمد صوفی گوید کہ سہ ماہ در بادیہ گشتہ بودم و پوست بدن من ہمہ ترقیدہ بمدینہ آمدم
و بر آن سرور و صاحبیہ سلام کردم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ورضی اللہ تعالی عنہما وبخواب رفتم آنحضرت
را در خواب دیدم کہ میفرماید احمد آمدی چہ حال داری گفتم انا جائع وانا فی ضیافتک یا رسول
اللہ (صلی اللہ تعالی علیہ وسلم) فرمود دست بکشا کشادم دراہم چند در دست من نہاد بیدار شدم
دراہم در دست من بود بہ بازار رفتم وقطیر و فالودہ خریدم وخوردم و بہ بادیہ در شدم انتہی مین
کہتا ہون وہ خوان کرم ابتک ویسا ہی بچھا ہوا ہے اور وہ باب کریم ویسے ہی مفتوح بلکہ قیامت تک
رہیگا اور ہمیشہ جو سچا مخلص حضور سے کوئی چیز دنیا اور آخرت کی بشرط صدق عقیدت و ارادت مانگے بیشک پاوے

اگر خیریت دنیا و عقبے آرزو داری		بدرگاہش بیا و ہرچہ میخواہی تمنا کن

حضور کی بارگاہ مقدس مین آنے کے معنی یہی ہین کہ صدق عقیدت اور سچے اخلاص اور پوری توجہ
اور خالص نیت اور پاک طویت اور پکے عزم اور کامل ارادت سے حضور کیطرف متوجہ ہو چاہیے
کہیں ہو وہان قرب و بعد و فرش و عرش مکان ولامکان سب ایک ہے اور سب سے حضوری
برابر اور ظاہر اطلاق آیت کریمہ[1] ولو انھم اذ ظلموا انفسھم جاؤک فاستغفروا اللہ
واستغفر لھم الرسول لوجدوا اللہ توابا رحیما اسی کو مقتضی ہے کہ مجیئت حضور اقدس کے پاس
گنہگاران امت کی عام ہے مختص بحیات نہین نہ مختص بقرب مکانی و زمانی کما ھو شان حضرۃ
ختم الرسالۃ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم قال الشیخ فی جذب القلوب جمیع علما ازین آیت
۷۰ مجیدہ استواے حالت موت و حیات فہم نمودہ دلیل تراسی مواہب لدنیہ مین ہے[2] ثم
ان کلا من الاستغاثۃ والتوسل والتشفع والتوجہ بالنبی صلے اللہ تعالی علیہ وسلم
واقع فی کل حال قبل خلقہ وبعدہ فی مدۃ حیاتہ فی الدنیا وبعد موتہ فی مدۃ
البرزخ وبعد البعث فی عرصات القیامۃ انتہی مین کہتا ہون جب توجہ متوجہین کی
بحضور اقدس ہر حال مین مجوز اور واقع اور حضور کی توجہ تمام عالم کیطرف عموماً متحقق من
غیر دافع وقد مر من کلام شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ رأیتہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم
اذا توجہ الیہ انسان یجھد ھمتہ یتدلی الیہ یعنی جب کوئی شخص حضور کیطرف

[1] اور اگر وہ لوگ جب ظلم کرین اپنی جانون پر پھر آئین حضور کی جناب مین اور استغفار کرین اللہ تعالی سے اور اونکے لیے اونکے رسول مقبول استغفار کرین البتہ اللہ تعالی کو توبہ قبول کرنیوالا مہربان پائینگے ۱۲

[2] پھر بیشک ہر ایک استغاثہ اور توسل اور شفیع ہونا اور توجہ آنحضرت صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کے ساتھ ہر حال مین واقع ہین خواہ پہلے پیدایش حضور کے ہو یا بعد مدت حیات مین ہو خواہ دنیا مین ہو یا بعد موت برزخ مین خواہ بعد بعث عرصات قیامت مین ہو ۱۲ مولانا علیم الدین صاحب زید فیضہ

پوری امت سے متوجہ ہوتا ہو تو حضور اوسکی طرف عنایت خاص اور التفات باختصاص کے ساتھ
توجہ فرماتے ہین نیز احادیث صحیحہ سے ثابت کہ آپ پر جو سلام بھیجتا ہو اوسکا جواب حضور خود فرماتے
ہین تو ایک آنمین ہزارون سلام کرنیوالے ہین تو بالضرور ہر ایک کیطرف توجہ حضور کی ہوگی تو ایک
آن واحد مین حضوری اور توجہ اونکی مختلف کیطرف نہ ہونگے کیا معنی **دلیل چوراسی** نیز اسی کتاب
مین ہو انہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حیی بعد الموت فالحیاۃ الثانیۃ حیاۃ اخرویۃ
ولاشک انہا اعلیٰ واکمل من حیاۃ الشہداء وہی ثابتۃ للروح بلا اشکال وقد ثبت
ان اجساد الانبیاء لاتبلی وعود الروح الی الجسد ثابت فی الصحیح لسائر الموتی فضلا
عن الشہداء فضلا عن الانبیاء وانما النظر فی استمرارہا فی البدن فان البدن
یصیر حیا کحالتہ فی الدنیا او حیا بدونہا وہی حیث شاء اللہ تعالیٰ وقد ذکرہ
۷۱ جماعۃ من العلماء ویشہد لہ صلاۃ موسیٰ علیہ السلام فی قبرہ فان الصلاۃ
تستدعی جسدا حیا کذلک الصفات المذکورۃ فی الانبیاء لیلۃ الاسراء کلہا صفات
الاجسام ولا یلزم من کونہا حیاۃ حقیقۃ ان تکون معہا کما کانت فی الدنیا من الاحتیاج
الی الطعام والشراب وغیر ذلک من صفات الاجسام التی نشاہدہا بل یکون
لہا حکم اٰخر انتہی اور مدارج النبوۃ سے گذر چکا کہ حیات انبیا علیہم السلام متفق علیہ است بیان

لہ بیشک آنحضور پر نور بعد موت کے پھر زندہ ہوئے تو حیات ثانیہ حیات اخرویہ ہو اور اسمین کوئی شک نہین کہ وہ حیات
ثانیہ حیات شہداء سے اکمل ہو اور وہی حیات ثابت ہو روح کیلیے بغیر اشکال کے اور یہ بات مقرر ہو چکی ہو کہ وجود انبیا علیہم السلام
گلتے نہین بوسیدہ نہین ہوتے اور تمام اموات کے ارواح کا جسم کیطرف لوٹ آنا صحیح روایت سے ثابت ہو تو شہیدون
اور انبیا کی روحونکا کیا کہنا ہان یہ امر غور طلب ہو کہ ہمیشہ رہنا روح کا بدن مین اور وہ زندہ ہوتے ہین مثل حیات
دنیا کے یا بغیر اوسکے جیساکہ اللہ تعالیٰ نے چاہا ویسا زندہ کیا اسکو ایک جماعت علما نے ذکر کیا ہو اور اسکی گواہ نماز
حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ہو اپنی قبر شریف مین کیونکہ نماز کیواسطے جسم زندہ چاہیے اسیطرح صفات مذکورہ
سے دربارۂ انبیا علیہم السلام شب معراج مین جو واقع ہوئے تمام صفات اجسام ہین اور حیات حقیقیہ ہونے

علمای امت و ہیچکس را خلاف نیست و قوی تر از وجود حیات شہدا کہ آن معنوی اخروی است عند اللہ و حیات انبیا حسی دنیاوی است و ادلہ کہ بر حیات انبیا دلالت میکنند مقتضاے آن حیات ابد انست چنانکہ در دنیا بود با وجود استغنا از غذا و با وجود قوت نفوذ در عالم انتہی میں کہتا ہوں جب انبیا علیہم السلام کے لیے حیات حقیقی حسی دنیاوی بغیر احتیاج کھانے پینے وغیرہ حوائج بشری کے متفق علیہ ہوئی اور یہ امر بھی مجمع علیہ ہے کہ خاتم الانبیا سب نبیوں سے افضل ہیں اور اکمل اور اسپر بھی سب امت کا اتفاق ہے کہ شہدا سے انبیا بہتر ہیں اور شہدا کا مرزوق ہونا اور خدای تعالی کے پاس ہونا نص قطعی سے ثابت اب مابہ الفارق درمیان حیات شہدا اور سائر انبیا اور خاتم الانبیا کے نہیں ہے مگر تین وجہوں سے ایک تو یہ کہ کہیں حیات شہدا معنوی اخروی ہے اور حیات تمام انبیا حسی دنیاوی دوسری یہ کہ شہدا کو قوت
نفوذ عالم میں نہیں عطا فرمائی اور انبیا کو حاصل جیسا کہ کلام شیخ کا اسپر شاہد عدل ہے تیسری ۲۷
یہ کہ کہیں جسطرح شہدا کے لیے حیات اخروی اور رزق عند اللہ ثابت اسیطرح تمام انبیا کے لیے باوجود حیات حسی دنیاوی کے اور حضرت خاتم الانبیا کیواسطے جملہ کمالات شہدا وانبیا مسلم تو حضور سرور عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے لیے حیات معنوی اخروی اور حیات حسی دنیاوی اور نفوذ فی العالم اور پھر عند اللہ ہونا سب کچھ ثابت مع شی زائد اور باینہمہ کہا جائے کہ حضور کے کمالات اور کنہ صفات اور حالات عقول بشر اور فہوم سے برتر ہیں کما قال الشیخ ایضا فیہ و حقیقت آنست کہ ہیچ فہم و ہیچ قیاس بحقیقت مقام آنحضرت و کنہ حال عظیم وے صلی اللہ تعالے علیہ وسلم چنانکہ ہست نہ رسد و ہیچکس او را چنانکہ اوست جز خدا نشناسد چنانکہ خدا را چنانکہ وے ہیچکس نشناخت و چون مقام وے از ہمہ بالاتر ہست دریافت آن فوق افہام باشد انتہی۔

(باقی در پرچہ آیندہ)

مخزن تحقیق

۱۳۱۵ھ

ملقب بہ

تحفۂ حنفیہ

سنہ ۱۳۲۲ھ	شوال	پرچہ ۱۰	جلد ۸

یہ تحفہ تحفۂ ایمان و سنت — عیان ہیں اس سے انوار شریعت
الٰہی یہ رسالہ تا قیامت — رہے جاری بصد عز و کرامت

حضرات ناظرین آپ جانتے ہیں یہ وہ رسالہ مبارکہ ہے جسکے مضامین ابر بہار سنت سے بھیگے ہوئے ہیں سراسر سچے دین و ایمان کی حفاظت کرنیوالے۔ بدمذہبی کو مٹانیوالے یہی وہ مرد میدان ہے کہ اہل ہندوستان بھر کے بدمذہبوں کی خبر لیتا۔ اونکی جانوں پر قیامت برپا کرتا ہے جس جس بدمذہب نے سر اوٹھایا اسنے اوسکو نیچا دکھایا۔ تائید سنت۔ رد کفر و بدعت اسکا منشا تحقیقات علمی اسکا حصہ ہے علم عقائد تفسیر حدیث فقہ کا چشمہ۔ تاریخی حالات بزرگان دین کا خزانہ ہے۔ جو کوئی گلستان سنت سنیہ و بوستان تحقیقات علمیہ کی سیر چاہے وہ ضرور یہ رسالہ ملاحظہ فرمائے۔

باہتمام ابو المساکین ضیاء الدین عفا عنہ المعین متوطن پیلی بھیت

مطبع حنفیہ پٹنہ بخشی محلہ میں چھپا

میری غرض اس تطویل سے صرف اتنی ہے کہ جب حضور کے کمالات سب اہل کمال سے زیادہ ہیں اور مستفیضین اور متوجہین کیطرف توجہ اور اونکے پاس حضوری خواہ وہ بروح مجرد ہو یا بصور مثالی حضور کے نائبین کیواسطے ثابت ہے کما سیکشف الغطاء عما سیاتیک بعد اور انبیا کے لیے بعد موت نفوذ عالم مین بعض شیخ سے مصرح ہے تو پھر سرور انبیا صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کیواسطے آن واحد مین چند جگہ موجود ہونا کیون غیر مسلم **دلیل پچاسی** محقق جلال الدین سیوطی شرح الصدور مین لکھتے ہین قال الحکیم الترمذی الارواح تجول فی البرزخ فتبصر احوال الدنیا ولا یعلم کنہ ذلک وکیفیتہ علی الحقیقۃ الا اللہ عزوجل ویشہد لذلک الاحادیث المرویۃ وان النائم یعرج روحہ الی العرش وھذا امر تعلقہ ببدنہ وسرعۃ عودہ الیہ عند استیقاظہ فارواح الموتی المجردۃ عن ابدانہم اولی بعروجہا الی السماء وعودھا الی القبر فی عین تلک الساعۃ نیز اسی مین ہے والروح ۵۲ عند اہل السنۃ والجماعۃ ذات قائمۃ بنفسہا تصعد وتنزل وتتصل وتنفصل وتذہب وتجئ وتتحرک وتسکن وعلی ھذا اکثر من مائۃ دلیل مقررۃ انتہی **دلیل چھیاسی** اسی کتاب مین ہے وفی شرح البرزخ فی باب مقر الارواح اخرج الحکیم الترمذی عن سلمان الفارسی رضی اللہ تعالی عنہ قال ان ارواح المومنین تذہب فی برزخ من الارض حیث شاءت بین السماء والارض حتی یردھا اللہ الی جسدھا

لہ حکیم ترمذی نے فرمایا کہ روحین برزخ مین سیر کرتی ہین اور حالات دنیا کو دیکھتی ہین اور اسکی حقیقت اور کیفیت کو سواے اللہ تعالے کے کوئی نہین جانتا اور اسکی شہادت دینے والی اور تصدیق کرنیوالی وہ احادیث ہین جو درباب سونے والے کے مروی ہین کہ روح عرش عظیم تک سیر کرتی ہے اور باوجود اسکے اوسکا تعلق اپنے بدن سے رہتا ہے اور جب وہ بیدار ہوتے ہین تو وہ روح فوراً اپنے بدن کیطرف چلی آتی ہے پس ارواح موتی مجردہ ابدان سے اولی اور افضل ہین آسمان کیطرف عروج کرنیکے لیے اور اوسیوقت قبر کیطرف لوٹ آنیکے لیے ۱۲۔

لہ روح اہل سنت وجماعت کے نزدیک ایک مستقل ذات خود بخود قائم ہے چڑھتی اور اوترتی ہے ملتی اور جدا ہوتی ہے جاتی اور آتی ہے متحرک اور ساکن ہوتی ہے اور اسپر سنو سے زیادہ اولہ موجود ہین ۱۲ مولانا مولوی علیم الدین صاحب زید فیضہ

قال رضی اللہ تعالی عنہ دل الحدیث علی ان ارواح المومنین تنزل وتقبض قال الحافظ ابن حجر
فی فتاواہ الارواح المومنین فی علیین ولکل روح بجسدھا اتصال معنوی لا یشبہ بالاتصال
فی حیاۃ الدنیا بل اشبہ شئ بہ حال النائم وان کان اشد من النائم اتصالا وبھذا یجمع
بین ما ورد من ان مقرھا تحت العرش او علیین او برزخ من الارض او عند افنیۃ القبور ومع
ذلک فھی ماذون لھا فی التصرف والسیر اسکا ترجمہ اور حاصل تذکرۃ الموتی وغیرہ مین اس طور سے
مسطور ہے حاصلش اینکہ حکیم محدث ترمذی روایت کردہ است از سلمان فارسی رضی اللہ تعالی عنہ
کہ گفت ارواح مومنین در عالم برزخ میروند ہر جا کہ بخواہد میان آسمان و زمین تا آنکہ خدائے تعالے رد
میکند آن ارواح را بسوے ابدان آنہا مولف میگوید یعنی امام سیوطی کہ حدیث مذکور دلالت میکند بر اینمعنی
کہ ارواح مومنین گذاشتہ می شوند تا ہر جا کہ خواہید روند و باز رد کردہ میشوند بجاہاے خود گفت حافظ
ابن حجر در فتاواے خود کہ ارواح مومنین صالحین در علیین ہستند و معہذا آنہا را اتصالے ست معنوی ۴۷
باجساد آنہا نہ چنان اتصال کہ در حالت حیات بود بلکہ فی الجملہ مشابہت بحال نائم دارد اما در حقیقت
آن اتصال قوی تر و کامل تر ست از حال نائم و ہمین تقریر یعنی اتصال معنوی روایات کہ در باب
مقر ارواح مرویست مرتفع میشود چنانکہ در بعضے از روایات آمدہ کہ مقر ارواح زیر عرش ست یا
در طبقہ علیین ست یا آنکہ درمیان آسمان و زمین ست یا در قبر ست یا در جوانب قبر ست
و با وجود آن ماذون ست در تصرفات و سیر مقامات انتہی **دلیل ستاسی** مدارج میں ہے و در
حدیث مسلم آمدہ کہ گفت آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم از بعض چیزہا حاضر نشد مرا جواب
آن پس اندوہگین شدم و سخت شد اندوہ من چنانکہ ہرگز اینچنین اندوہگین نشدہ بودم پس نمودہ شد
مرا بیت المقدس چنانکہ از ہر چہ پرسیدند خبر دادم و گفتہ اند کہ این دو احتمال دارد یا مسجد را برداشتہ
نزد آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم آوردند چنانکہ تخت بلقیس را در طرفۃ العین نزد سلیمان علیہ السلام

آوردند یا تمثل کردند آنرا برآنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم چنانکہ متمثل ساختہ شد بہشت ودوزخ
درنماز واحتمال دیگر آنست کہ برداشتہ شد پردہ ودرہمانجا کہ بیت المقدس است نمودند ودرروایت
آمدہ است کہ جبریل علیہ السلام مسجد اقصے را آوردو نزدیک خانہ عقیل درنظر من بداشت درآن
میدیدم واز ہرچہ می پرسیدند جواب میگفتم میں کہتا ہوں جب بیت المقدس کا تمثل یا رفع حجاب یا نفس
حضور ممکن واقع توپھر حضور سرور عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی نسبت یہ جملہ امور کیوں نہیں جائز
دلیل اٹھاسی ایضًا اسی کے بیان معراج میں ہے بعد ازان رسید بہ بیت المقدس وحاضر
شدند ملائکہ ومتمثل گردانیدہ شد ندارواح انبیا از آدم تا عیسی علیہم السلام وثنا گفتند مرخدارا وصلاۃ
وسلام دادند بر حضرت محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم واعتراف کردند ہمہ بفضل حضرت محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
پس اذان گفتہ شد وتکبیر برآوردہ شد برائے نماز وتقدیم کردند حضرت محمد را صلے اللہ تعالی علیہ وسلم
٧٥ علیہم پس آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم امامت کرد وہمہ انبیا وملائکہ اقتدا کردند بوی انتہے
میں کہتا ہوں جسطرح تمام انبیا علیہم السلام حضور کی خدمت بابرکت میں حاضر اور مشرف
ہوئے۔ اسیطرح اگر حضور کی تشریف آوری سے امت مرحومہ محبوبہ مشرف ہو توکونسا استبعاد ہے
اور کیوں محل استعجاب **دلیل نواسی** ردالمحتار حاشیہ درمختار میں ہے الکعبۃ[1] اذا رفعت عن
مکانہا لزیارۃ اصحاب الکرامۃ ففی تلک الحالۃ جازت الصلاۃ الی ارضہا طحطاوی میں ہے
ذکر الامام النسفی حین سئل عما یحکی ان الکعبۃ کانت تزور واحدا من الاولیاء ھل یجوز القول[2]
بہ فقال نقض العادۃ علے سبیل الکرامۃ لاھل الولایۃ جائز عند اھل السنۃ نیز اسی میں ہے

---

[1] کعبہ شریف جب اپنے مکان سے اوٹھایا جائے کسی صاحب کرامت بزرگ کی ملاقات کیلیے تو اس حال میں اوسکی زمین کیطرف نماز پڑھنا جائز ہے ۱۲ [2] امام نسفی نے ذکر کیا کہ جب اونسے لوگوں نے سوال کیا اوس شخص کی حکایت سے کہ کعبہ شریف کسی ولی کی اولیا میں سے زیارت کو جاتا ہے کیا یہ قول موافق شرع شریف کے ہے یا نہیں تو فرمایا کہ خلاف عادت بطریقہ کرامت اہل سنت وجماعت کے نزدیک اہل ولایت کے لیے جائز ہے یہ ولی کی کرامت ہے ۱۲ مولانا مولوی علیم الدین صاحب اسلام آبادی زید فیضہ۔

ل[1] القبلة هي العرصة وما حاذاها من الهواء حتى لو رفعت لزيارة اصحاب الكرامات جازت الصلاة نحوها جب کعبے کا ارتفاع اپنی جگہ سے اولیا کے واسطے اور بیت المقدس کا سید الانبیا کے واسطے اور تخت بلقیس کا سلیمان علیہم السلام کے واسطے جائز اور واقع تو پھر حبیب خالق عالم صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کی خاطر حضور سے مستغیثین و مخلصین کا سامنا خواہ بہ تشریف آوری یا بزوی ارض یا بارتفاع حجاب وغیرہا قدرت الٰہیہ کے احاطے سے کیا باہر ہے استغفر اللہ وسبحان اللہ ما قدروا اللہ حق قدرہ والارض جمیعا قبضتہ والسمٰوٰت مطویات بیمینہ فافہم وتدبر وتشکر فانہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم خلیفۃ اللہ تعالی علی الاطلاق وتذکر صعد الخلافۃ مما ذکرنا من قبل وقد قال[2] صلی اللہ تعالی علیہ وسلم زویت لی الارض فرأیت مشارقها ومغاربها کما فی المیزان للعارف الشعرانی وقال علیہ الصلاۃ والسلام رأیت کل شئ وتجلی لی کل شئ وانکشف لی ما کان وما یکون کما فی البخاری والمشکوۃ وغیرهما من کتب الصحاح وقال صلے اللہ تعالی علیہ وسلم ان اللہ قد رفع لی الدنیا فانا انظر الیها والی ما هو کائن فیها الی یوم القیامۃ کانما انظر الی کفی هذہ کما فی المواهب وشرحه للزرقانی وغیرهما من کتب السیر وقال[3] المرتضی کرم اللہ تعالی وجهه وفیک انطوی العالم الاکبر حضرت خواجہ معین الدین چشتی رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں

ل[1] قبلہ وہی عرصہ ہے اور جو اوسکے مقابلے میں ہو ہوا سے یہانتک کہ اگر کعبہ شریف کسی بزرگ کی زیارت کو چلا جائے تو اوسکی طرف نماز جائز ہے ۱۲ ت[2] رسول اللہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے واسطے زمین لپیٹ دی گئی پھر تو میں نے اوسکے مغرب اور مشرق کو دیکھا اسیطرح میزان شعرانی میں ہے اور آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے ہر چیز کو دیکھا اور میرے لیے ہر چیز کھلگئی اور جو چیز ہو چکی اور جو چیز آیندہ قیامت تک ہوگی وہ سب میرے واسطے کھلگئی۔ بخاری وغیرہ میں یہ قصہ موجود ہے اور آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے واسطے اللہ تعالی نے دنیا کو اوٹھا دیا تو میں اوسکی طرف اور جو چیزیں دنیا میں قیامت تک ہونیوالی ہیں انکی طرف

عارفان آفتاب‌اند کہ بر جملگی عالم می تابند واز نور ایشان ہمہ عالم روشن ست باوجود ان نصوص
اور دلائل قاہرہ اور براہین باہرہ اور باوصف اقرار وتصدیق فرمان واجب الاذعان انّ اللہ
علےٰ کل شیٔ قدیر اور انزلنا علیک الکتٰب تبیانا لکل شیٔ ۔ وکان فضل اللہ علیک عظیما اور
علمت علم الاولین والاٰخرین وامثالہا کی جس کسی نے حضور کی حضوری یا تشریف آوری
یا رفع حجاب یا علم غیب مین آئین بائین شائین بکا اوسنے قرآن وحدیث کا مطلب خاک نہ سمجھا دلیل
ثبوت صحیح مسلم مین حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک سفر مین جب
حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وادی ارزق مین پہونچے جو مکے اور مدینے کے درمیان مین ہے تو فرمایا
کہ مین دیکھتا ہون حضرت موسیٰ علیہ السلام کو پھر اونکا رنگ اور بالونکا حال بیان کیا اور فرمایا
لبیک کہتے جارہے ہین ایسا ہی جب ایک پہاڑ کی گھاٹی پر جسکا نام ہرشا یا لفت تھا پہونچے تو فرمایا
مین دیکھتا ہون یونس علیہ السلام کو سرخ اونٹنی پر سوار صوف کا جبہ پہنے ہوئے اونکی اونٹنی کی نکیل پوست ۷۷
خرما کی ہے لبیک کہتے چلے جاتے ہین آپ پر شیخ ترجمہ مشکوۃ مین لکھتے ہین ۔ چون اتفاق است بر حیات
انبیا علیہم السلام بحیات حقیقی دنیاوی لیکن محجوب انداز نظر عوام پس بحقیقت نمود ایشان از حبیب خود
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بے منام وبے مثال وبے اشتباہ وبے اشکال انتہی ایسا ہی کہا علامہ قسطلانی
نے مواہب مین ہو علے الحقیقۃ لان الانبیاء احیاء عند ربہم یرزقون فلا مانع ان یحجوا فی ھذہ
الحالۃ کما فی صحیح مسلم عن انس انہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رأی موسیٰ قائما فی قبرہ
یصلے قال القرطبی حبب الیہم العبادۃ فہم یتعبدون بما یجدونہ یعنی انبیا علیہم السلام حقیقی
زندہ ہین اور حج نماز وغیرہ جو عبادتین اونکا جی چاہتا ہے کرتے پھرتے ہین کوئی ممانعت نہین جب
ارواح انبیا کو کہین آنے جانے پھرنے کی ممانعت نہین جیسا کہ ان احادیث کے قصون اور روایات

لہ بیشک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے اور بھیجے آپکے اوپر ایسا قرآن شریف نازل کیا جو ہر چیز کیلیے روشن بیان ہے اور اللہ تعالیٰ کا
آپکے اوپر بڑا فضل ہے اور مجکو اللہ تعالیٰ کیطرف سے اولین وآخرین کے علم کی تعلیم ہوئی ہے " مولانا علیم الدین صاحب زید فیضہ

سابقہ سے واضح ہوا تو پھر محافل خیر مین سید الانبیا اور سلطان المرسلین کی حضوری اور تشریف
آوری مین کونسی ممانعت کس دلیل سے **دلیل اکانوے** سیرت حلبی مین ہے الارواح[٩١] تتجسد
وتظھر فی صور مختلفۃ من عالم المثال اور علامہ جلال الدین سیوطی کا قول ہے تعدد الصور
بالتخیل والتشکل ممکن کما یقع للجان اسکی تصدیق وتقریر حضرت امام ربانی کے کلام مبارک سے
سابقاً مفصلاً گزر چکی ہرگاہ جنیاز این قدرت بود ارواح کمل را اگر عطا فرمایند چہ محل تعجب ست
دلیل بانوے شیخ محدث دہلوی کتاب اخبار الاخیار احوال حضرت سلطان الھند خواجہ بزرگ
معین الدین چشتی رحمۃ اللہ تعالی علیہ مین تحریر فرماتے ہین روزے پتھورا مسلمانے را از پیوستگان
خواجہ قدس سرہ بسببے از اسباب رنجانید آن مسلمان التجا بخدمت او آورد خواجہ بشفاعت
بر پتھورا گفتہ فرستاد پتھورا گفتۂ شیخ قبول نکرد چون این سخن بخواجہ رسید فرمود کہ پتھورا را زندہ
٧٨ گرفتیم و دادیم ہمدران ایام لشکر سلطان معز الدین از غزنین رسید و پتھورا مقابل لشکر اسلام
بایستاد و بدست معز الدین اسیر گشت نیز اسمین ہے فرمود عارفان را مرتبہ ایست چون بدان
مرتبہ رسند جملگی عالم وانچہ در عالم است میان دو انگشت خود بہ بینند **اقول** یہ عرفا سید الانبیا
کے نواب اور خلفا ہین جب انکا یہ حال ہے تو حضور کی حضوری اسپر قیاس کرنی چاہیے ۔
دلیل ترانوے نیز اسمین ہے فرمود کہ کمترین پایہ وجبۂ عارف در محبت آنست کہ صفات
حق تعالی دروے بود فرمود درویش آنست کہ ہر آن بندہ بر آنکس کہ بحاجت آید محروم باز
نگردد **دلیل چورانوے** نیز اسی کتاب مین بیچ اقوال قطب الاقطاب حضرت
غوث الاعظم شیخ الاسلام والمسلمین محی الدین ابو محمد عبد القادر جیلانی قدس سرہ کے مذکور ہے
عز وعلا اور ابمرتبۂ قطبیت کبری وولایت عظمی مخصوص گردانید و مفاتیح خزائن جود وازمۂ

---

[٩١] ارواح بصورت جسم ہو جاتے ہین اور عالم مثال مین رنگ برنگ صور تو نمین ظاہر ہوتے ہین مثل
جن کے ١٢ مولانا مولوی علیم الدین صاحب زید فیضہ ۔

تصرفات وجود را بقبضۂ اقتدار و دست اختیار او سپرد فهو قطب الوقت وسلطان
الوجود وخلیفة اللہ فی ارضه ووارث کتابه ونائب رسوله سلطان الطریق والمتصرف
فی الوجود علی التحقیق رضی اللہ تعالی عنه انتهی **اقول** نائب مین کمال منیب کا ہوتا ہے
معتقدین کو حضور کی حضوری اور تصرف فی الوجود کیواسطے یہ سند کافی اور منکر کے مرض
قلبی کو قرآن وحدیث بھی غیر شافی **دلیل پچانوے** نیز اسی کتاب مین حضرت
غوث الاعظم رضی اللہ تعالی عنه کے احوال مین فرماتے ہین نقلاً عنه فرمود که در اول حال
رسول خدا را صلی اللہ تعالی علیه وسلم وحضرت مرتضی را علیه رضوان اللہ تعالی در خواب
دیدم که امر فرمودند مرا بتکلم وانداختند در دہن من لعاب دہن وبکشادند بر من ابواب سخن
دلیل چھیانوے نیز اسمین حضرت شیخ غوث علی الاطلاق کے حال مین ہے
79 فرموده اند که جمیع اولیا وانبیا احیا باجساد واموات بارواح وجن وملائکه در مجلس او حاضر
میشدند وحضرت حبیب رب العالمین صلی اللہ تعالی علیه وسلم وآله اجمعین. نیز از برائے تربیت
وتائید تجلی میفرمودند وخضر علیه السلام اکثر اوقات از حاضران مجلس شریف می بودند
نیز اسمین ہے آنحضرت بر بالائے کرسی می فرمود حاضر میشوند در مجلس من ملک وخواص اولیا
وغیبیان تا بیاموزند از من تواضع مرحباب مقدس را وہیچ ولی نیست که حق تعالی او را خلق
فرموده بمجلس من حاضر نشده احیا باجساد واموات بارواح نیز فرمود صغیر بودم روز
عرفه بجانب سواد شهر برآمده دنبال گاوے از گاوان حراثت می دویدم گاوے بگردید وبجانب
من نگاہے کرد وگفت یا عبد القادر ترا از برائے امثال این کارہا پیدا نکردند وباینها امر
نکرده ترسان ولرزان بجانب خانه برگشتم وبربام خانه برآمدم مردم را دیدم که وقوف بعرفات
می کنند پس پیش والده آمدم وازوے طلب اذن کردم که به بغداد روم وتحصیل علم نمایم

وصالحان از زیارت کنم رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعن جمیع الصالحین **دلیل ستانوے** اسی مجمع
نیز میفرمودند کہ ہرگاہ قصد میکردم کہ با خردان بازی کنم آوازے می شنیدم کہ میگفتند بجانب
من بیا ای مبارک پس از ترس میگریختم و در کنار مادر می افتادم والآن این کلمہ را در خلوت
خود می شنودم و شیخ بزرگ شہاب الدین عمر سہروردی فرمودہ است کان الشیخ عبد القادر
سلطان الطریق المتصرف فی الوجود علی التحقیق وکانت لہ الید المبسوطۃ من اللہ
فی التصریف والفعل الخارق الدائم و امام عبد اللہ یافعی فرمودہ است کراماتہ بلغت
حد التواتر و معلوم بالاتفاق و از انحضرت از ہر جنس کرامات نقل کردہ اند از تصرف در
ظواہر خلق و بواطن ایشان و اجرای حکم بر انس و جان و اطلاع ضمائر و اظہار سرائر و تحکم بر
خواطر و اطلاع بر بواطن ملک و ملکوت و کشف حقائق جبروت و اسرار لاہوت و اعطای
مواہب غیبیہ و امداد عطایای لاریبیہ و تصریف و تقلیب حوادث و دواہی و تصریف اکوان
بمحو و اثبات الٰہی و اتصاف بصفت امانت و احیا و تحقق بنعت افنا و انشا و ابرای اکمہ و ابرص و تصحیح
مرضی و تشفیۂ اعلا و طی زمان و مکان و انفاذ امر در زمین و آسمان و سیر بر آب و طیر در ہوا و
تصریف ارادت مردم و تقلیب طبائع اشیا و احضار اشیا از غیب و اخبار از ماضی و آتی بلا شک و ریب
و سائر انواع کرامات و خوارق عادات بر سبیل اتصال و دوام میان الخاص والعام بر سبیل قصد و ارادہ
مطلق بلکہ بر طریق اظہار دعوی بر حق و در ہر یکے ازین امور حکایات و روایات آمدہ است کہ قلم از تحریر
و زبان از تقریر آن قاصر ست و کتب مشائخ خصوصاً تصانیف امام عبد اللہ یافعی بدان مزین و مشحون است
انتہی یقول الفقیر ابو المحمد کاہل اللہ تعالیٰ لہ ولوالدیہ و لمشائخہ یہ سب کمالات اور کل ولیا کے ایک رو ہیں آفتاب
کمالات ختم رسالت سے اور ایک قطرہ ہیں بحار افضال ختم نبوت سے علی صاحبہا افضل الصلوات واکمل التحیات
فاذا کان نائبہ و خلیفتہ صلی اللہ علیہ وسلم کذلک فاظنک بحضرتہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمالعیع قیاس کن زگلستان من بہار
لہ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بادشاہ طریقت ہیں وجود میں تصرف کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کو

حضرت شاہ گل ... تصرف ... ہیں اور کرامتیں ان ۱۲ مولانا مولوی ظہیر الدین صاحب سلطان پوری -

۹۰

مخزن تحقیق

۱۳۱۵ھ

ملقب بہ

تحفۂ حنفیہ

جلد ۸	پرچہ ۶	ماہ ذی الحجہ	سنہ ۱۳۲۱ھ

ہر تحفۂ ایمان و سنت — عیاں ہیں اس سے انوار شریعت
الٰہی یہ رسالہ تا قیامت — رہے جاری بصد عز و کرامت

حضرات ناظرین آپ جانتے ہیں کہ یہ وہ رسالہ مبارکہ ہے جسکے مضامین اہم بے بہا ہیں سنت سنیہ کے حق میں سراسر رحمت ہیں دین و ایمان کی حفاظت کرنیوالے۔ بدمذہبی مٹانیوالے یہی وہ مرد میدان ہے کہ اکیلا ہندوستان بھر کے بدمذہبوں کی خبر لیتا۔ اونکی جانوں پر قیامت برپا کرتا ہے جس جس مذہب نے سر اوٹھایا اسنے اوسکو نیچا دکھایا۔ تائید سنت۔ رد کفر و بدعت اسکا منشا تحقیقات علمی اسکا مصدر علم عقائد تفسیر حدیث فقہ کا چشمہ۔ تاریخی حالات بزرگان دین کا خزانہ ہے جو کوئی گلستان سنت سنیہ و بوستان تحقیقات علمیہ کی سیر چاہے وہ ضرور یہ رسالہ ملاحظہ فرمائے۔

اہتمام سے ابو المساکین ضیاء الدین عفا عنہ اللہ المعین متوطن پیلی بھیت کے

مطبع حنفیہ پٹنہ بخشی محلہ میں چھپا

ترجمہ علامہ ابن السبکی نے کتاب طبقات الاولیا مین ذکر کیا ہے کہ اولیای کرام کے کرامات کے بہت
اقسام ہین ازانجملہ اونکی ایک کرامت یہ ہے کہ اونکے چند جسم ہوجاتے ہین اور اونھین اولیا مین
سے جنکو حق تعالی یہ کرامت عطا فرماتا ہے حضرت قضیب البان موصلی وغیرہ ہین جیسے شیخ عبدالقادر
طحطوطی رحمۃ اللہ تعالی علیہ امام جلال الدین سیوطی فرماتے ہین کہ اونکے پاس ایک سوال
آیا کہ ایک شخص نے اسطرح قسم کھائی کہ رات شیخ عبدالقادر طحطوطی ہمارے یہان تھے
اگر مین اس بات مین جھوٹا ہون کہ شیخ رات میرے یہان نہون تو میری بی بی پر طلاق دوسرے
شخص نے بھی اوسی جلسے مین سے اسیطور قسم کھائی کہ اگر شیخ میرے یہان رات نہ تشریف
رکھتے ہون تو بی بی پر طلاق اب اس صورت مین کسی کی بی بی پر طلاق پڑیگی یا نہین اگر پڑیگی
تو کسکی بی بی پر اول حالف کی یا ثانی کی امام سیوطی فرماتے ہین کہ مین نے حضرت شیخ عبدالقادر
طحطوطی کے خدمت مین قاصد بھیجکر دریافت کیا کہ آپ رات کسکے یہان تشریف رکھتے تھے 89
میرے پاس ایسا سوال آیا ہے مین جواب مین متحیر ہون حضرت شیخ عبدالقادر طحطوطی رضی اللہ
تعالی عنہ نے یہ کہلا بھیجا کہ اگر چالیس آدمی یہ کہین کہ مین رات اونکے یہان تھا تو سبکے سب سچے
ہین تو مین نے جواب سوال مین یہ فتوی دیا کہ کوئی حانث نہین ہوا یعنی کسی کی بی بی پر اون
دونون حالفین مین سے طلاق واقع نہین ہوئی کیونکہ ایک صورت کا چند جا ہوتا اور ایک شخص کا
ایک وقت مین چند جا موجود ہونا ممکن ہے بلکہ واقع جیسا کہ جنات کے لیے دلیل ایک سونو
اسی کتاب مین ہے قال الشعرانی واخبرنی من صحب الشیخ محمد الخضری انہ خطب فی
خمسین بلدۃ فی یوم واحد خطبۃ الجمعۃ وصلی بھم اماما ترجمہ امام عارف
شعرانی فرماتے ہین کہ مجکو اون بزرگ نے خبر دی ہے جو حضرت شیخ محمد خضری قدس سرہ
کی صحبت مین رہا کرتے تھے کہ حضرت شیخ محمد خضری نے ایک دن مین جمعے کا خطبہ پچاس

شہرونمین پڑھا اور سب جگہ امام ہو کر جمعہ کی نماز پڑھائی **دلیل ایک سو دس** اسی تفسیر
روح البیان مین امام شعرانی سے منقول ہے ان الشیخ حسین ابو علی المدفون بمصر
المحروسۃ فاخبرنی عنہ اصحابہ ان التطور کان دابہ لیلا ونہارا حتہ فی صور
السباع والبہائم ودخل علیہ بعض اعدائہ لیقتلوہ فوجدوہ فقطعوہ
بالسیوف لیلا ورموہ علی کوم بعید ثم اصبحوا فوجدوہ قائما یصلی
ترجمہ امام شعرانی فرماتے ہین کہ شیخ حسین ابو علی جنکا مزار مقدس مصر مین ہے اونکے
مریدون نے مجھسے کہا کہ وہ بزرگ رات دن صورت بدلتے رہتے تھے کسیوقت کسی صورتمین
اور کسیوقت کسی صورت مین گویا اونھون نے یہ اپنا دھج بنا رکھا تھا یہانتک کہ درندون
اور چارپایونکی صورتونمین بھی ظاہر ہوا کرتے ایک دن اونکے دشمن اونکے قتل کو آئے
اور اونکو پایا تلوارونسے ٹکڑے ٹکڑے کر کے رات ہی مین کہین دور پھینک آئے پھر ۹۰
صبح کو سب نے اونھین نماز پڑھتے پایا۔ بات یہ تھی واللہ اعلم کہ اونکو دشمنونکے عزم کا
حال کشفاً یا الہاماً معلوم ہوا آپ وہانسے کہین اور چلدیے اور اپنی جگہ پر اپنی صورت کی
شبیہ اور مثل چھوڑ گئے دشمنون نے گمان کیا کہ شیخ حسین ہین حالانکہ وہ آپکی بہت سی صورتون
مین سے ایک صورت تھی مگر مخلوق نادان اس بھید کو کیا جانین اور اونکے مرتبے کو کیا پہچانین
شعر گربہ مسکین اگر پر داشتی الخ **دلیل ایک سو گیارہ** اسی مین ہے وفی جواہر الشعرانی
وصورۃ التطور ان یقدر اللہ الروح علی تدبیر ما شاءت من الاجسام المتعددۃ
مختلفۃ کن فللاولیاء ذلک فی الدنیا بحکم خرق العادۃ واما فی الاخرۃ فان نفس نشأۃ
اہل الجنۃ تعطی ذلک فیدبر الواحد الاجسام المتعددۃ کما یدبر الروح
الواحد سائر اعضاء البدن فتکون تسمع وانت تبصر وتبطش وتمشی وتحول

ترجمہ صورت بدلنی اور ایک صورت سے چند صورتین ہو جانیکی یہ صورت ہے کہ اللہ تعالی اپنی خلعت
امر کن سے روح کو نوازتا ہے تو اوسکو قدرت بخشتا ہے اس بات پر کہ جسقدر جسمونکو چاہے اونکے مدبر ہو جاوے
اولیا کو یہ امر دنیا مین بطور کرامت عطا ہوتا ہے اور آخرت مین یہ امر سیدالیشی اونکو عطا ہوگا
کہ ایک شخص جسم متعدد کا مدبر ہوگا جسطرح ایک روح تمام اعضای بدن کی مدبر ہوتی ہے اور
ایک عضو کی تدبیر اور اوسمین تصرف روح کو دوسرے عضو کے تصرف اور تدبیر سے باز نہین
رکھتا جیسے تو ایک آن واحد مین سنتا ہے اور دیکھتا ہے اور ہاتھ سے پکڑتا ہے اور چلتا ہے پس
ایک آنمین روح سب اعضا سے کام لیتی ہے اور ایک شان دوسری شان سے مانع اوسکو
نہین ہوتی۔ یہی حال ہے اولیاء اللہ کی چند صورتون مین تدبیر اور تصرف کا اور چند جسمون مین
ایک وقت ہونیکا اور اون سب جسمونکی پرداخت کا کہ ایک روح ولی ہزار جسم کو مثلاً پالتی ہے اور
اوسمین تدبیر اور تصرف کرتی ہے چنانچہ اسکی مثال خود تیرے وجود مین موجود ہے انتہی ترجمتہ مع 91
توضیحہ **دلیل ایک سو بارہ** حضرت ابو قرضافہ رضی اللہ تعالی عنہ جو حضور سرور عالم صلی اللہ
تعالی علیہ وسلم کے صحابی ہین جناب رسالتمآب صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے اونکو ایک کمل عطا فرمایا تھا
لوگ اونسے دعای خیر کراتے اور برکت چاہتے اور اوسکا اثر پاتے آپ عسقلان مین متوطن تھے اور آپکے
فرزند ارجمند قرضافہ ہمراہ فوج اسلام جہاد کو روم مین گئے ہوئے تھے ہر دن صبح کو آپکا یہ معمول تھا کہ اپنے
بیٹے قرضافہ کو باواز بلند یہانسے پکارتے اور نماز فجر کیلیے اوٹھاتے اونکے فرزند روم سے جواب دیتے کہ
بہت اچھا حضرت اوٹھتا ہون لوگ متعجب ہوتے چنانچہ شواہد النبوۃ مین ہے ابو قرضافہ رضی اللہ تعالی
رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ویرا گلیمی پوشانیدہ بود۔ مردم بوی می آمدند ایشانرا دعای خیر میکرد
وبرکت میخواست اثر آنرا در خود می یافتند وی در عسقلان بود پسر وی قرضافہ در روم بغزا رفتہ بود ہر گاہ
کہ صبح شدی ابو قرضافہ از عسقلان آواز دادی باواز بلند کہ یا قرضافہ یا قرضافہ الصلاۃ الصلاۃ

قضا فرمادو وجوب ادا کی [illegible] صحابہ کی گفتگو سنی یکایک کرا جواب بھی [illegible]
پہنچے اور سونا سب [illegible] بھی [illegible] آنکھوں میں دیکھتا ہوں کہ جب تک بات زندگی میں [illegible] بھی
قوت کا یہ حال ہو کہ قریب و دور سب ان کو یکساں ہو تو روحی قوت کیسی ہوگی اور وہ بھی بعد رحلت سمجھ لو
روحانی تجلی [illegible] سے اس دنیا میں ہونگے کہ نزدیک و دور و قریب و بعید مسافت سے انکی
نسبت مساوی ہو [illegible] مدینہ منورہ [illegible] تصرف حضور کیوں مستبعد ہو اور اسی قبیل سے ہے تصرف خلیفہ
راشد حضرت فاروق اعظم کا کہ آپ نے [illegible] جنگ کا پتہ لگا پہاڑ کو پشت پر رکھو [illegible]
مدینہ سے پکارا اور حضرت ساریہ نے [illegible] میدان میں تھے جو مدینہ شریف سے مہینوں کی مسافت پر واقع ہے
سن لیا اور اس پر عمل کرکے فتح پایا اور نیز اسی قبیل سے ہے جو حضرت فاروق اعظم نے ایک لشکر مدینہ شریف سے
بہت دور بھیجا تھا افسر لشکر نے ایک شخص فوجی پر کچھ ظلم و اشتد کیا اور اس مظلوم نے بطور استغاثہ حضرت
فاروق اعظم کو وہاں سے تکلیف اور مصیبت کے وقت بلفظ واعمراہ واعمراہ پکارا آنحضرت فاروق اعظم رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے مدینہ شریف سے اس مظلوم فریادی کی سنکر جواب میں پکار کر فرمایا لبیکاہ یا لبیکاہ چنانچہ ۹۲
جب وہ فوج اسلام واپس آئی اور حضرت فاروق نے اوس افسر سے اوس عاجز مستغیث کا حال سب سے
پہلے دریافت فرمایا اور افسر فوج نے سب صحابہ کے سامنے قصہ اوسکے پکارنیکا فاروق اعظم کو بلفظ مسطور
بروقت مصیبت اور تکلیف کے بیان کیا او وقت صحابہ سمجھے کہ اوس دن جو حضرت فاروق نے لبیکاہ فرمایا
یہ جواب تھا اوس مستغیث کی استغاثہ کا وھاتان القصتان منقولتان فی ازالۃ الخفاء للمولانا شاہ ولی اللہ محدث الدہلوی
قدس سرہ وما اوردنا عبارتہما مخافۃ الاطناب فائدۃ جلیلۃ جدیدۃ قصہ اور حدیث
ابو قرصافہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ بات بھی ثابت ہو کہ سوتے ہوئے آدمی کو نماز کے لیے جگانا
سنت ہو اس سے معلوم ہوا کہ یہ جو عوام میں مشہور ہو کہ سوتے ہوئے کو جگانا اور اٹھانا نہ چاہیے بے اصل
بات اور غلط خلاف شرع ہو اور نیز خلفاے راشدین سے سوتے ہوؤنکو جگانا کتب صحاح وغیرہا
مین منقول ہو اور آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہو کہ خلفاے راشدین کے طریقے
کی پیروی تم پر لازم ہو بلکہ کتب احادیث میں مذکور ہو کہ حضور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی
سوتوں کو نماز کیوقت جگا دیتے جسکی تفصیل کا یہ محل نہیں وھذا الحدیث مسطور فی المشکوۃ ایضاً

مخزن تحقیق

۱۳۱۵ھ

ملقب بہ

تحفۂ حنفیہ

یہ ہے وہ مخزن تحقیق اے یار	نہین کرتا تجاوز حق سے زنہار
زمانے مین نہین تحفے کا ثانی	کہ لاثانی ہے یہ حق کی نشانی

یہ رسالہ وہ مرد میدان ہے کہ اکیلا ہندوستان بھر کے بدمذہبونکی خبر لیتا او نکی جانون پہ
قیامت برپا کرتا ہے جس مذہب نے سر اوٹھایا اسنے اوسکو نیچا دکھایا ۔ تائید سنت رد کفر و بدعت
کا منشا تحقیقات علمی اسکا حصہ ہے علم عقائد تفسیر حدیث فقہ کا چشمہ ۔ تاریخی حالات
بزرگان دین کا خزانہ ہے ۔ فی الحقیقۃ اسکے مضامین جواہر بہا سنت سنیونکے حق مین سراسر
رحمت ہین دین و ایمان کی حفاظت کرنیوالے بدمذہبی سے بچانیوالے گمراہونکے رہبر [illegible]

باہتمام ابو المساکین ضیاء الدین عفا عنہ اللہ المعین متوطن پیلی بھیت

از مطبع تحفۂ حنفیہ پٹنہ محلہ لودی کٹرہ شائع کردہ

دلیل ایک سو تیرہ ایک ذرہ بھر عقل سے کام لیا جائے تو یہ امر آفتاب سے زیادہ
روشن ہے کہ تخلیق انبیا اور اولیا علیہم الصلاۃ والسلام کی واسطے استمداد اور استغاثہ دینی و
دنیوی کے حق تعالی نے کی ہے کہ جو لوگ اوس مرتبہ قرب سے محروم ہین اونکے وسیلے اور
ذریعے اور اونکی مدد سے مطالب دارین کو پہونچین جسطرح بادشاہ سے جب کوئی مطلب
رعایا کا ہوتا ہے تو بغیر واسطہ وزرا و مقربین بادشاہی کام نہین نکل سکتا ورنہ حق تعالے
مستغنی ہے اور بندون سے رگ جان سے زیادہ قریب اور ہادی و مضل بالذات اونکی صفت
پھر انبیا کے ذریعے سے ہدایت کیون فرمائی - علی ہذا القیاس جمیع مطالب اور مقاصد
دینی و دنیوی کی نسبت یہ بات غور کر لیجائے کہ اس عالم اسباب مین وسائل اور ذرائع
کے بغیر سنۃ اللہ جاری نہین الا ماشذ و ندر سو اون مین بھی وسائط و ذرائع اہل باطن اور
اہل کمال ہین اگرچہ بسبب ظاہر ہمکو نظر نہ آئین ہمارے سب کام اور تمام عالم کے جملہ امور مین ۹۳
یہی خلفا واسطہ ہین جیسا کہ سابقاً کسی طرف اشارہ کلام اکابر مین ابدال و قطب و غیرہم
کی نسبت گذر چکا اور جب برہان عقلی سے عقل سلیم کے نزدیک ان خلفا کا وسیلہ ہونا مان لیا گیا
تو بالضرور عقل حاکم ہے اس امر کی کہ کمل اولیا کی تحت مین اونکے متبعین امکنہ متعددہ اور
مواضع مختلفہ مین جو سکونت رکھتے ہین اور مصیبت و مشکل کیوقت اونکی طرف رجوع کی
موافق حکم شارع کے سب کو ضرورت پڑیگی اب اگر اونکو حق تعالی کیطرف سے یہ قدرت
عطا ہو کہ آن واحد مین چند جگہ موجود ہو سکین یا سب متعلقین کی فریاد ایک وقت مین سن سکین
یا اونکو سب سے حضوری عطا نہو تو فریاد والونکی فریادرسی اونسے کیونکر وقوع مین آئے
اور جب سب فریاد والونکی فریادرسی کی قدرت اونکو عطا کی گئی خواہ جس طریقے سے
ممکن یا طرق معلومہ سے تو لا محالہ اونکو سب سے حضوری اور سبکی فریادرسی کی قوت حاصل ہوگی

اسیوجہ سے کہ اہل کمال وسیلہ مظہر عون الٰہی ہین اور اونکی استمداد اور توجہ اور مدد سے حق تعالی کی رحمت جوش مین آتی ہی جناب رسالتمآب صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے خود طریقہ استمداد کا تمام امت کو تعلیم فرمایا اور بعد زمان فیض نشان نبوت کے صحابہ کرام نے اسکو برابر جاری رکھا اور نیز خود جناب رسالتمآب صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے توسل فرمایا واسطے تعلیم کے اور یہی وجہ ہی کہ بزرگان دین اونکے وسیلے سے جسطرح اور حوائج مانگتے ہین ایمان پر خاتمہ بھی اونکے وسیلے سے چاہتے ہین کیونکہ جان چکے ہین کہ وہ مقرب ہین اللہ تعالی کے لاڈلے ہین جب اونکے وسیلے سے کوئی چیز مانگی جائیگی حق تعالی عطا فرمائیگا اور سائل کی مراد بر لائیگا۔ بڑے بڑون مین یہ طریقہ جاری اور اونمین توسل کی گرم بازاری۔ بیت حضرت سعدیؒ مشہور عالم ؎

الٰہی بحق بنی فاطمہ	کہ بر قول ایمان کنم خاتمہ

۹۴

اور یہی وجہ ہی کہ اہل اللہ اپنے متوسلین کو اذن عام فرماتے ہین کہ تم جہان کہین ہو مشرق یا مغرب مین ہماری طرف متوجہ ہو ہمارے توسل سے حاجات چاہو تو ہم تمہاری سفارش کرینگے تمہاری مدد کو آن پہونچینگے جیسا کہ حضرت زروق اور حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالی عنہما کے اقوال مبارکہ سے مین لکھ چکا اور اسیوجہ سے اونکا پکارنیوالا اونکا نام مبارک مصیبت کیوقت لینے والا کامیاب اور فائز المرام ہوتا ہی۔ مولانا جامی صاحب نفحات مین شیخ علی ہیتی قدس سرہ کے حال مین لکھتے ہین کہ آپ کو حق تعالی نے یہ کرامت عطا فرمائی ہی کہ جسکی طرف شیر حملہ آور آتا ہو اور آپ کو یاد کرے اوسوقت شیر لوٹ جاتا ہی اور ہرگز ایذا نہین پہونچاتا ومن جملۃ کراماتہ من ذکرہ عند توجہ الاسد الیہ انصرف عنہ اخبار الاخیار مین احوال حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالی عنہ مین ہی

فرمود ہر گاہ از خدا چیزے خواہید بوسیلۂ من خواہید تا خواہش شما باجابت رسد
وفرمود ہر کہ استعانت کند بمن در کربے کشف کردہ شود آن کربت از و ہر کہ منادی کند
بنام من در شدتے کشادہ شود آن شدت از و ہر کہ توسل کند بمن بسوے خدا در
حاجتے قضا کردہ شود آن حاجت مراورا انتہی کلمہ ہر کہ قابل غور ہی پھر یہ دیکھنا چاہیے
کہ حضرت غوث الثقلین کے مخلصین اور آپ کو شدت وکربت مین پکارنیوالے اور آپکے
وسیلے سے مراد مانگنے والے ہندوستان اور عرب اور عجم اور عراق اور مصر اور بغداد اور
بنگالہ اور چین اور جزائر اور جبال اور بحار اور گاؤن اور بادیون اور آبادیون مین کسقدر
ہین اور حضور سب کی فریاد حق تعالی کی قدرت حق تعالی کے سنانے سے سنتے ہین اور
سب کی مرادین پوری کرتے ہین پھر نہین معلوم حضور عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی حضوری
کیون محل تردد ہی اور نیز اسیوجہ سے محققین علماے مذہب اربعہ کا اسپر اتفاق ہی [1] من اراد
حاجۃ فلیذہب الیہم ویتوسل بہم فانہم الواسطۃ بین اللہ تعالی وخلقہ
وقد تقرر فی الشرع وعلم ما للہ تعالی بہم من الاعتناء کما فی المدخل لابن
الحاج المالکی اور علامہ شیخ حسین مکی کا قول اشط الاہاب سے گذر چکا [2] واذا ثبت ان الانبیاء
والاولیاء بعد الارتحال من ہذہ الدار اسمع وابصر من الاحیاء فنادٰہم بعض
الملہوفین وطلب منہم التوسل والدعاء عند اللہ لکشف ہمومہ و
اسائہ وقال مثلاً یا عبد القادر شیئاً للہ فلا نری بہ باساً وشناعۃ وہذا التوسل جائز

[1] جو شخص اپنی حاجت پوری ہونیکا ارادہ کرے تو چاہیے کہ اونکی طرف جائے اور اونسے وسیلہ کرے کیونکہ
یہ لوگ اللہ تعالی اور اونکی مخلوق کے درمیان واسطہ ہین ۱۲ [2] جب یہ بات ثابت ہوئی کہ انبیا اور
اولیا اس دنیا سے انتقال فرمانیکے بعد زندونسے زیادہ سنتے ہین اور زیادہ دیکھتے ہین تو اونکو کسی
مصیبت زدہ نے پکارا اور اونسے توسل کیا اور اللہ تعالی سے دعا مانگی تو غم ورنج دور ہونیکے لیے اور

مثلاً کہا یا عبد القادر شیئاً للہ تو اسمین کوئی مضایقہ نہین نہ کوئی برائی اور یہ توسل جائز ہی حدیثون اور آثار سے ثابت ہی۔

۹۵

کما ثبت بالاخبار والآثار اور مولانا شاہ ولی اللہ صاحب رسالۂ انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ
مین تحریر فرماتے ہین بعض اصحاب طریقۂ قادریہ برای حصول مہمات ختم باین طور میکنند
اول دو رکعت نفل میخوانند بعد ازان یکصد و یازدہ بار درود میخوانند بعد ازان یکصد
و یازدہ بار کلمۂ تمجید و یازدہ بار شیئاً للہ یا شیخ عبد القادر جیلانی و یکبار
سورۂ یٰس الخ اور مولانا محمد غوث مدراسی انہار المفاخر فی مناقب الشیخ عبد القادر
مین لکھتے ہین یا شیخ عبد القادر شیئاً للہ نیز از دعوات عظیمہ و اسرار فخیمہ است
و در قضای حوائج از مجربات و معمولات شیوخ سلسلۂ قادریہ است بلکہ در غوثیہ از رسالۂ
حقیقۃ الحقائق می آرد کہ وی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمودہ است اسمی کاسم الاعظم
نام من مانند نام اعظم الٰہی است در تاثیر و انجاح حوائج و در خواندن آن نیز ترتیبات متعددہ
گفتہ اند دلیل ایک سو چودہ جب توسل و استغاثہ و توجہ و استعانت و استمداد 96
و تشفع کہ سب کا حاصل معنی ایک ہے یعنی مقربین الٰہی انبیا اولیا کو مظہر عون الٰہی جانکر
اونسے فریاد کرنا اونکا وسیلہ چاہنا جسکی معنی فتح الباری شرح صحیح بخاری مین اسطرح لکھے ہین
ما یتقرب بہ الی الکبیر یقال توسلت ای تقربت بہت سی آیات اور احادیث اور
اتفاق محققین علمای امت اور اجماع مشائخ طریقت سے ثابت اور جائز بلکہ مندوب الیہ جانب
شارع اور اولیا سے ٹھہرا ایسا کہ ابن تیمیہ و قاضی شوکانی سے شخص کو اسکے جواز کا لوہا ماننا
پڑا اور منکر کو کافر اور مخطی اور ضال ہی کہتے بنا۔ ابن تیمیہ نے اپنے فتاوی اور قاضی نے اپنی کتاب
در النضید فی اخلاص کلمۃ التوحید مین اسکا اقرار اسطرح کیا و الاستغاثۃ بمعنی ان یطلب من الرسول صلی اللہ
علیہ وسلم ما ھو اللائق بمنصبہ لا ینازع فیہ مسلم من نازع فی ھذا المعنی فھو اما کافر او مخطی ضال الخ

(باقی در پرچۂ آئندہ)

مخزن تحقیق

١٣١٥ھ

ملقب بہ

تحفۂ حنفیہ

یہ ہے وہ مخزن تحقیق اے یار	نہین کرتا تجاوز حق سے زنہار
زمانے مین نہین تحفے کا ثانی	کہ لاثانی ہے یہ حق کی نشانی

یہی رسالہ وہ مرد میدان ہے کہ اکیلا ہندوستان بھر کے بدمذہبونکی خبر لیتا اور انکی جانون پر قیامت برپا کرتا ہے جس مذہب نے سر اوٹھایا اسنے اوسکو نیچا دکھایا۔ تائید سنت رد کفر و بدعت اسکا منشا تحقیقات علمی اسکا حصہ ہے علم عقائد تفسیر حدیث فقہ کا چشمہ۔ تاریخی حالات بزرگان دین کا خزانہ ہے۔ فی الحقیقہ اسکے مضامین اہل سنت سنیونکے حق مین سراسر رحمت ہین دین و ایمان کی حفاظت کرنیوالے۔ بدمذہبی سے بچانیوالے گمراہونکے رہبر اور مومنونکے مونس

باہتمام ابو المساکین ضیاء الدین عفا عنہ اللہ المعین متوطن پیلی بھیت

در مطبع تحفۂ حنفیہ محلہ لودی کٹرہ عظیم آباد پٹنہ سے شائع کردہ

تواب ہم کہتے ہین کہ متوسلین اور مستغیثین امکنۂ مختلفہ سے آن واحد مین مثلاً جب کہین یا محمد
اغثنی یا یا محمد انی توجہت بک الی ربی تواب دو حال سے خالی نہین حضور عالم
صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو لکھے پکارنیکی اطلاع ہوگی یا نہین نہونا باطل بمقتضای [1] ماکان
اللہ لیطلعکم علی الغیب ولکن اللہ یجتبی من رسلہ من یشاء اور [2] فلا یظہر
علی غیبہ الا من ارتضی من رسول اور [3] ان اللہ رفع لی الدنیا فانا انظر الیہا وما فیہا
کما انظر الی کفی وغیرہا کے خصوصاً جسوقت مقارن بدرود و سلام ہو یہ استغاثہ تو
اسپر مطلع ہونا متعین اور جواب حضور کیطرف سے متحقق اب یہی صورت اس اطلاع کی
تو خواہ وہ برفع حجاب ہو یا بحضوری حضور فی بیت کل مسلم یا غیرہ جیسا کہ ہم سابقاً اوسکے اقسام
لکھ چکے اور وہ سب صورتین ممکن پھر تشریف آوری کے امکان مین کلام کیسا جب تک توسل
کی نفی اور حضور کے علم غیب کی نفی اور حضوری بروح مجرد یا روح مع الجسد کی نفی پر دلیل ۹۷
قائم نہو تب تک حضور کی تشریف آوری کا انکار نہین ہو سکتا اور جملہ آیات استدلال جواز
توسل سے موافق بیان مفسرین وغیرہم من المحققین کے یہ آیات ہین [1] فتلقے آدم الآیہ اور [2]
یا ایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ وابتغوا الیہ الوسیلۃ اور [3] ولو انہم اذ ظلموا
انفسہم جاؤک الآیہ اور [4] لا یملکون الشفاعۃ الا من اتخذ عند الرحمن عہدا
اور [5] والنازعات الی قولہ تعالیٰ والمدبرات امرا اور [6] وکانوا من قبل یستفتحون علی الذین
کفروا الخ اور [7] اولئک الذین یدعون یبتغون الی ربہم الوسیلۃ ایہم اقرب
اور [8] وماکان اللہ لیعذبہم وانت فیہم اور [9] ولولا دفع اللہ الناس بعضہم ببعض الخ

---

[1] نہین ہے اللہ تعالے کہ تمکو اپنے غیب پر آگاہ کرے مگر اللہ تعالیٰ اپنے رسولون سے جسکو چاہتا ہے
برگزیدہ کرلیتا ہے تو اوسکو آگاہ کردیتا ہے ۱۲ [2] پس اللہ تعالیٰ کسیکو اپنے غیب پر اطلاع نہین دیتا ہے
لیکن رسول سے جسکو برگزیدہ کرتا ہے اوسکو اطلاع دیتا ہے ۱۲ [3] بیشک اللہ تعالیٰ نے دنیا کو میرے سامنے کردیا

اور ولولا رجال مومنون ونساء مؤمنات الی قولہ تعالیٰ لو تزیلوا لعذبنا الذین کفروا
منھم اور ھنالک دعا زکریا ربہ الی قولہ تعالیٰ ان اللہ یبشرک بیحیی الخ اور جملہ احادیث
مثبت توسل واستعانت واستغاثہ سے حدیث ضریر ہے اور حدیث عثمان بن حنیف اور حدیث
خازن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ شکایت باران حضور سے اور خواب مین حضور کا بشارت دینا
اور حدیث اعرابی مع قولہ یا خیر من دفنت الخ اور حدیث ابو الشیخ یا رسول اللہ الجوع
الجوع اور خواب مین حضور کا آنا اور طعام بھجوانا اور حدیث ابو الخیر شیبانی اور حدیث عائشہ
صدیقہ بفتح کوہ اور حدیث استسقاء بقبرہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حدیث
استسقاے عمر بعم النبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم العباس اور حدیث
تستر واستسقا بحضرت دانیال علیہ السلام اور حدیث غزوہ قسطنطنیہ اور استسقا
روم بقبور شہدا اور[۱۲] حدیث خد رجل اور[۱۳] حدیث اذا انفلتت دابۃ احدکم ۹۸
اور[۱۴] حدیث ان ارادعونا فلیقل یا عباد اللہ اعینونی اور[۱۵] حدیث ثلثۃ نفر رواہ
الشیخان اور[۱۶] حدیث فاطمہ بنت اسد لحد ویرا بدست شریف خود حفر کردہ بدست مبارک
خود خاک برآورد بعد از فراغ در لحد درآمد و بخفت و فرمود اللہ الذی یحیی ویمیت وھو
حی لا یموت اغفر لامی فاطمۃ بنت اسد ووسع علیھا مدخلھا بحق نبیک
والانبیاء قبلی فانک ارحم الراحمین کذا فی جذب القلوب اور حدیث دعای
مشے الی المسجد اللھم انی اسألک بحق السائلین علیک ہے جب خود حضور نے
باوجود اس عظمت وجلال کے انبیا وسائلین وصعالیک مہاجرین سے توسل کیا تو پھر جواز
توسل مین کیا تامل رہا اور دوسرے کس گنتی مین رہگئے پھر اسکے جواز پر اجماع اور اتفاق فقہا
او رمحدثین مذاہب ائمہ اربعہ کا اور اجماع امت باطل پر بحکم مخبر صادق لا یجمع امتی علی الضلالۃ

ممکن نہین یہانتک کہ ابن تیمیہ سا اڑیل قائل معقول ہوگیا اس بات کا کہ سارے جہان کے
علما غلط مسئلہ پر اتفاق کر سکتے ہین مگر فقہا و محدثین کہ انسے یہ امر نہین ہوسکتا جیسا کہ امام
ذہبی مختصر منہاج الاعتدال مین اوس سے ناقل ہین ان جمیع ارباب الفنون یجوز علیھم الخطاء
الا الفقہاء والمحدثون فلا ھٰؤلاء یجوز علیھم الاتفاق علی مسئلۃ باطلۃ ولا یجوز
علیٰ ھٰؤلاء التصدیق بکذب ولا التکذیب بصدق یہانسے غیر مقلدین کا دوالا نکل گیا
چھکے چھوٹ گئے نصیب پھوٹ گئے۔ اسلیے کہ جملہ فقہا کا اجماع ہے وجوب تقلید پر ان آیات
واحادیث کی تفصیل وتوضیح مطالب مین نے جوابات مفصلہ مین بالا مزید علیہ کردی ہے اور
ایسا ہی ثبوت علم غیب مین چھیاسی آیتین اور دو سو حدیثین اور پانسو اقوال محققین اور اجماع
امت لکھ چکا ہون اور حضور کی حضوری پر جو ادلہ قائم ہین اونکا حال معلوم پس انکار امکان حضور
یا وقوع کی کوئی سبیل ہرگز نہین بن سکتی دلیل ایک سو پندرہ حافظ ابن ابی جمرہ نے 99
شرح مختصر بخاری مین ابن اثیر نے مختصر تاریخ جریر طبری مین ابن سنی نے کتاب عمل الیوم
واللیلہ مین ابن تیمیہ نے کلم طیب مین شیخ الاسلام برہان الدین نے حصن حصین مین لکھا ہے
قال مجاھد خدرت رجل رجل عند ابن عباس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنھما فقال ابن عباس
اذکر احب الناس الیک فقال یا محمد فکانما انشط من عقال وقال مجاھد فذھب
خدرہٗ ترجمہ حضرت مجاہد فرماتے ہین کہ حضرت عبداللہ بن عباس کے پاس ایک شخص
کا پاؤن سو گیا حضرت عبداللہ نے فرمایا کہ جو سب سے زیادہ محبوب ہین اونکو یاد کر اوس
شخص نے حضور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یاد کیا اور حضور کیطرف متوجہ ہوا اور حضور سے
استغاثہ کے لیے حضور کو اس طرح پکارا یا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ پاؤن اوسیوقت
اچھا ہوگیا تکلیف خدر کی جاتی رہی اور ایک روایت حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہم مین اسطرح واقع ان الانسان اذا خدرت رجلہ
فلینادیا محمد فان الخدر یذهب یعنی جب کسی شخص کا پانون سو جائے تو اوسکو
چاہیے حضور عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو اسطرح پکارے یا محمد تو سونا اوسکا جاتا رہیگا
یہ وہ عمل ہے جسپر عمل درآمد ہے تمام اہل مدینہ و مکہ عظمہما اللہ تعالی وشرفہما کا۔ بلکہ حضور عالم
صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کے خاصین مخصوصین وغیرہم جنکو یہ عمل معلوم ہے جہان مین لاکھون
کروڑون بلاد مختلفہ مین اس عمل پر عمل کرتے ہین اور شفا پاتے ہین۔ اگر کسیکو وہم ہو کہ اسمین
حضور کی حضوری کی کیا ضرورت حضور کے نام مبارک کی برکت سے یہ اثر مترتب
ہوتا ہے تو ہم کہینگے کہ یہ ہمارے مدعا کے منافی نہین مانا حضور کے نام مبارک کی برکت سے
یہ ترتب اثر ہو مگر خطاب بحرف ندا اور حضور کیطرف توجہ بے غرض صحیح نہین اور جب
۱۰۰ حضور کی حضوری اور بہت سے ادلہ سے ثابت تو پھر اس جگہ اوسکی نفی کی حاجت کونسی
ہے۔ علاوہ اسکے یہ حدیث شریف کہ روح مبارک حضور عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی ہر
مومن کے گھر مین ہے اسکے راوی بھی حضرت عبداللہ بن عباس ہین جنسے اس عمل کی تعلیم ہے
پھر توجیہ اور تاویل خلاف اوسکے عبث ہے اور شفای قاضی عیاض مین ہے ان عبداللہ بن عمر
خدرت رجلہ فقیل اذکر احب الناس الیک یزل عنک فصاح یا محمداہ
ملا علی قاری شرح مین لکھتے ہین ای فنادی باعلی صوتہ وکانہ رضی اللہ تعالے
عنہ قصد بہ اظہار المحبۃ فی ضمن الاستغاثۃ علامہ خفاجی لکھتے ہین وقد
روی مثلہ لابن عباس وذکرہ النووی فی اذکارہ وروی ایضًا من غیرهما
وهذه مما تعاهده اهل المدینۃ یعنی اہل مدینہ کا یہی قاعدہ مستمرہ ہے دلیل
ایک سو سولہ ابن جوزی نے صفۃ الصفوۃ مین اور شیخ نے جذب القلوب مین لکھا ہے

قال ابو الخیر الشیبانی دخلت مدینة رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
وانا بفاقة فاقمتُ خمسة ایام ماذقت ذواقا فقدمت الی القبر فسلمت
علے النبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وابی بکر و عمر رضی اللہ عنہما وقلت انا ضیفک اللیلة
یارسول اللہ وتنحیت فنمت خلف المنبر فرأیت فی المنام النبی صلے اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم وابوبکر عن یمینه وعمر عن شماله وعلی بن ابی طالب
بین یدیه فحرکنی علی وقال قم قد جاء رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
فقمت فقبلت بین عینیه فدفع الی رغیفا فاکلت بعضه وانتبهت فاذا النصف
الاخر بیدی ترجمہ ابو الخیر شیبانی فرماتے ہین مین مدینہ شریف مین گیا اور مجہپر فاقہ تھا
پانچ دن وہان ٹھہرا اور کچھ نہ چکھا مزار اقدس پر حاضر ہوکر حضور کو اور ابو بکر صدیق اور
فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو سلام علیک کیا اور حضور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ ۱۰۱
وسلم کی خدمت مین یہ عرض کیا یارسول اللہ آجکی رات مین حضور کا مہمان ہون اور
ہٹکر منبر پاس سو گیا خواب مین حضور علیہ الصلاۃ والسلام کے دیدار سے مشرف ہوا
حضرت صدیق آپ کی سیدھی طرف حضرت فاروق الٹی طرف حضرت علی کرم اللہ
تعالیٰ وجہہ سامنے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجہسے فرمایا کھڑے ہو جاؤ حضور عالم
صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے۔ مین نے کھڑے ہوکر حضور پرنور صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کی پیشانی منور کو چوما حضور نے مجکو ایک روٹی عنایت کی مین نے
اوسمین سے کچھ کھائی جب خواب سے جاگا تو باقی میرے ہاتھ مین تھی۔ مین کہتا ہون
کیا جسروز جسوقت ابو الخیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضور کو دیکھا حضور نے اونکو
روٹی عطا کی اوس روز اوسوقت کسی اور شخص نے دنیا بھر مین سے خواب مین یا بیداری مین

حضور کو نہین دیکھا اسپر کوئی دلیل نہین اور وقائع مخلصین اسکے خلاف ہین یعنی وفاق کی
برہان قاطع اور دلیل ساطع دلیل ایک سو سترہ یارسول اللہ یانبی اللہ اور مثل
ان کلمات کے غائبانہ صحابہ کا وظیفہ تھا حتی کہ غزوات مین صحابہ کا شعار تھا یا محمد اور
حضور عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم انکی مدد فرماتے جسوقت صحابہ کرام حضور سے مدد
چاہتے اور بلاتے خصوصًا بروقت حاجت روائی مشکل کشائی بروقت مصیبت اور سخت
آفت کے حضور عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے خاص نام نامی اور علم گرامی کے ساتھ ندا
کرتے اور استغاثہ اور استعانت فرماتے اور مرادین مانگتے اور پاتے اور اسیطرح تابعین
اور دوسرے بزرگان دین جیسا کہ کتب تواریخ اور سیر اور غزوات مین منقول ہے اور
مین بوجہ عدیم الفرصتی اور نیز بخیال التطویل وسکی تفصیل سے قاصر ہون۔ معہذا دو چار پتے
۱۰۲ اور سنین یاد دلاتا ہون۔ ابن جوزی عیون الحکایۃ مین ناقل عن بعض التابعین
انھم لما اسرھم الکفار وراودوھم علی الکفر وامتنعوا فاغلوا لھم
زیتا فی قدر فالقوھم فیہ فنادوا یا محمد ابن اثیر اپنی تاریخ مین جو مختصر ہے
تاریخ ابن جریر طبری کی لکھتے ہین ان الصحابۃ بعد موت رسول اللہ صلی اللہ
تعالی علیہ وسلم کان شعارھم فی الحروب یا محمد دیکھو جب غزوہ یرموک
مین دعاوا ہوا ہزارہا صحابی یا محمد امت امت کا نعرہ مارتے تھے اور
حضور عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو بطور استمداد پکارتے تھے۔ اس سے ثابت
وصاف ہے ہین کہ حضور ایسی مشکل کے وقت جیسے کفار سے مقابلہ ہو مسلمانو نکا یا اور
مجالس خیر مین تشریف رکھتے ہین اور مخلصین کی دستگیری مشکلکشائی اور مدد فرماتے
ہین فیض رسانی کے لیے رونق افروز ہوتے ہین ناواقف اور اعمے سے بحث نہین

بصیر اور واقف اس فیض سے ہرگز محروم نہیں ۵			
سکندر را نمی بخشند آب		بزور و زر میسر نیست این کار	

نہیں سے یہ بات بھی واضح ہوگئی کہ دعاے مستغاث کے جواز میں کوئی شبہہ نہیں
اسلیے کہ جب حضور سے استغاثہ حضور کا علم مبارک اسمی لیکر پکارنا سنت ہوا قول و
فعل صحابہ اور تعلیم رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے تو حضور کو ندا کرنا باسم وصفی بطریق
اولی سنت بلکہ وہ بھی صحابہ کرام سے منقول اور دعاے مستغاث میں اسی قسم کے کلمات
ہین جیسے المستغاث یارسول اللہ المستعان یارسول اللہ الشفاعات یارسول اللہ الخلاص
یارسول اللہ نیز تحقیق علامہ ابن اثیر اور قضیہ میوک سے یہ امر لائح کہ حضور عالم صلی اللہ
تعالی علیہ وسلم سے جسطرح مراد مانگنا مشکل کے وقت پکارنا سنت ہوا ویسی قیاس سے
103 بزرگان دین سے بے تامل جائز بلکہ مستحسن کیونکہ انکے مخلصین اونکے عیال و اطفال ہین
قال الشیخ اسمعیل حقی فی تفسیر روح البیان تحت قولہ تعالی۔ ان تدعو
هم۔ ای الاصنام۔ الی الهدی الی ان یهدوکم الی ما تحصلون به
مقاصدکم۔ لا یسمعوا دعاؤکم فضلا عن المساعدة والامداد و
هذا بخلاف التوجه الی روحانیة الانبیاء والاولیاء وان کانوا
مخلوقین فان الاستمداد منهم والتوسل بهم والانتساب الیهم
من حیث انهم مظاهر الحق ومجالی انواره ومرائی کمالاته
وشفعاؤه فی الامور الظاهرة والباطنة له غایات جلیلة
ولیس ذلك بشرك اصلا بل هو عین التوحید ومطالعة
الانوار من مطالعها ومکاشفة الاسرار من مصاحفها انتهی

دلیل ایک سو اٹھارہ روح البیان مین والجبال اوتادا کی تفسیر مین ہو
الاوتاد فی الحقیقۃ سادات الاولیاء وخواص الاصفیاء فانہم جبال
ثابتۃ وبہم تثبت ارض الوجود وسئل ابو سعید الخراز قدس سرہ
عن الاوتاد والابدال ایہم افضل فقال الاوتاد قیل کیف فقال لان
الابدال یتقلبون من حال الی حال ویبدل بہم من مقام والاوتاد بلغ
بہم النہایۃ وثبت ارکانہم فہم الذین بہم قوام الخلق قال ابن
عطاء الاوتاد اربعۃ واحد یحفظ الشرق یقال لہ عبد الحی وواحد
یحفظ الغرب یقال لہ عبد العلیم وواحد یحفظ الشمال یقال لہ عبد المرید
وواحد یحفظ الجنوب یقال لہ عبد القادر والابدال سبعۃ یحفظون
۱۰۳ اقالیم الکرۃ علوا وسفلا وکان الشافعی رضی اللہ تعالی عنہ من الاوتاد
الاربعۃ انتہی سابقا گزر چکا کہ ابدال جب ایک جگہ سے دوسری جگہ متقلب ہوتے
ہین تو اپنی صورت مثالی اپنی جگہ پر قائم کر جاتے ہین اور ایک وقت چند جگہ پر ہوتے ہین۔
اوتاد کا مرتبہ ابدالون سے بڑھا ہوا ہو اور قطب عالم کا مرتبہ اوتاد سے اسپر حضور عالم صلی اللہ
تعالی علیہ وسلم کا مرتبہ اگر قیاس کیا جائے تو بجز اعتراف بقصور کچھ سمجھ مین نہ آئے پھر اسیقدر پر اکتفا کرنا مناسب

شکر فیض تو چمن چون کند اے ابر بہار	کہ اگر بار و گر گل ہمہ پروردۂ تست

لہ اوتاد واقع مین سردار اولیا ہین اور خواص اصفیا ہین پس وہ لوگ پہاڑکی مثل ثابت وقرار ہین اور
انکی وجہ سے زمین کا وجود ثابت ہو ۱۲ لہ ابن عطا نے فرمایا کہ اوتاد چار ہین ایک مشرق کی حفاظت کرتے ہین
اونکا نام نامی عبد الحی ہو دوسرے مغرب کی حفاظت کرتے ہین اونکا نام مبارک عبد العلیم ہو تیسرے شمال کی حفاظت
کرتے ہین اونکا نام شریف عبد المرید ہو چوتھے جنوب کی حفاظت کرتے ہین اونکا نام لطیف عبد القادر ہو اور ابدال
سات ہین تمام عالم کی حفاظت کرتے ہین اور امام شافعی بھی اوتاد اربعہ سے تھے ۱۲ مولانا مولوی علیم الدین صاحب زید فیضہ

مخزن تحقیق

۱۳۱۵ھ

ملقب بہ

تحفۂ حنفیہ

یہہ وہ مخزن تحقیق لے یار	نہین کرتا تجاوز حق سے زنہار
زمانے مین نہین تحفے کا ثانی	کہ لاثانی ہے یہ حق کی نشانی

یہی رسالہ وہ مرد میدان ہے کہ اکیلا ہندوستان بھر کے بد مذہبونکی خبر لیتا اونکی جانون پر قیامت برپا کرتا ہے جس بد مذہب نے سر اوٹھایا اسنے اوسکو نیچا دکھایا۔ تائید سنت رد کفر و بدعت اسکا منشا تحقیقات علمی اسکا حصہ ہے علم عقائد تفسیر حدیث فقہ کا چشمہ۔ تاریخی حالات بزرگان دین کا خزانہ ہے۔ فی الحقیقۃ اسکے مضامین جمع اہل سنت سنیہ کے حق مین سراسر رحمت ہین دین و ایمان کی حفاظت کرنیوالے۔ بد مذہبی سے بچانیوالے گمراہونکے ہادی اہل ہدایت کے اوستاد و مرشد

باہتمام ابو المساکین ضیاء الدین عفا عنہ اللہ المعین متوطن پیلی بھیت

مطبع حنفیہ پٹنہ محلہ لودی کٹرہ مین شائع کردہ

دلیل ایک سو اٹھائیس علامہ شیخ احمد حموی اپنے رسالہ نفحات القرب والاتصال باثبات التصرف لاولیاء اللہ بعد الانتقال میں بعد اثبات انواع کرامات کے باتفاق جمیع محققین مذاہب اہل سنت کے فرماتے ہیں واما ما یتعلق بالتصرف فاعلم ان تصرف الاولیاء حال حیاتهم من جملة کراماتهم وهو کثیر فی کل زمان لاشك فیه ولا ینکره الا معاند واما بعد مماتهم انما هو باذن الله تعالی وارادته لاشریك له فی ذلك خلقا وایجادا اکرمهم الله تعالی به واجراه علی ایدیهم وبسببهم خرقا للعادة وتارةً بدعائهم وتارةً بفعلهم واختیارهم وتارةً بغیر اختیارهم ولا قصد ولا شعور منهم بل قد یحصل من الصبی غیر الممیز وتارةً بالتوسل الی الله تعالی بهم فی حیاتهم وبعد مماتهم مما هو ممکن فی القدرة الالٰهیة ولا یعتقد الناس بسؤالهم ذلك منهم قبل الموت وبعده نسبتهم الی الخلق والایجاد ۵
والاستقلال بالافعال فان هذا لا یقصده مسلم ولا یخطر ببال احد من العوام فضلا عن غیرهم فصرف الکلام الیه ومنعه من باب التلبیس فی الدین والتشویش علی عوام الموحدین فلا یظن بمسلم بل ولا بعاقل توهم ذلك فضلا عن اعتقاده وکیف یحکم بالکفر علی من اعتقد ثبوت التصرف لهم فی حیاتهم وبعد مماتهم حیث کان مرجع ذلك الی قدرة الله تعالی خلقاً وایجادا کیف وکتب جمهور المسلمین طافحة به وانه جائز وواقع لامریة فیه البتة حتی کاد ان یلحق بالضروریات بل البدیهیات وذلك لان جمیع کرامات هذه الامة فی حیاتهم وبعد مماتهم تصرفا وغیره من جملة معجزات النبی صلی الله تعالی علیه وسلم الدالة علی نبوته وعموم رسالته الباقیة

بعد موته التی لا ینقطع دوامها ولا تجدد دها بتجدد الکرامات فی کل عصر
من الاعصار الی یوم القیامة **حاصل مطلب** اس عبارت کا یہ ہے کہ اولیاء اللہ
کے جملہ کرامات خواہ اونکی زندگی مین واقع ہون خواہ اونکی رحلت کے بعد اور وہ کرامات
خواہ اونکا تصرف ہو یا غیر جیسے ایک آن مین چند جگہ موجود ہونا سب معجزہ ہی پیغمبر خدا
صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کا جو حضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی نبوت اور رسالت پر دلیل ہے
اور یہ معجزہ قیامت تک باقی ہے بعد انتقال حضور عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے اور اوسکی
تجدید ہوتی رہیگی قیامت تک بسبب تجدید کرامات اولیا کے ہمیشہ ہر وقت ہر زمانے
مین اور واقع ہونے کرامات اولیا پر تمام علماے اہل سنت کا اجماع اور اتفاق ہے اور جملہ
کرامات اونکے سے ایک کرامت اولیا کا تصرف ہے عالم مین اونکے جیتے جی اور بعد مرنیکے
۱۰۶ اسمین کوئی شک اور کسیطرح شبہہ نہین اسکا منکر وہی شخص ہوگا جو دین کا دشمن ہوگا اور
جہان مین اولیا کا جو تصرف ہے وہ اللہ تعالی کے حکم اور ارادے سے ہے جسکا کوئی
شریک نہین خلق اور ایجاد مین اصالۃً اور حقیقۃً اولیا کو حق تعالی نے بزرگی دی ہے
انھین تصرفات کے سبب سے اونکے ہاتھ سے اس تصرف کو جاری فرمایا ہے اسکا
اونکو سبب بنایا ہے بطور خرق عادت کے پس وہ عالم مین تصرف کرتے ہین
کبھی الہام سے کہ مخلصین کے دلون مین اچھی باتونکو ڈالتے ہین کبھی جب کوئی اونکو
فریادرسی کے لیے بلاتا ہے تو وہ دعا کرکے اللہ تعالی سے دفع بلا کراتے ہین۔ کبھی اونکے
فعل واختیار سے یہ امور واقع ہوتے ہین کبھی بغیر اختیار کے کبھی جب کوئی اونکے
وسیلے سے دعا کرتا ہے تو حق تعالی بسبب اونکے ذریعے کے مصیبت دور کر دیتا ہے مدعا بر لاتا ہے
حاجت کو پورا فرماتا ہے اونکی زندگی مین بھی اور اونکی موت کے بعد بھی غرض کہ صدہا امور اور ہزارہا باتین

تحت تصرف اولیا ہین اور جو کوئی اولیا سے خواہ زندگی مین یا بعد موت کے قریب
یا دور سے کچھ مانگتا ہے تو اونکو اوس کام کا خالق یا فاعل مستقل نہین جانتا ایسا خیال
تو کسی مسلمان کا نہین ہو سکتا عوام کے دلمین بھی ایسی بات نہین گزر سکتی چہ جائیکہ
خواص تو اونکی بات کو گھما کر اسطرف بھیرنا اور اون پر اس امر کی تہمت رکھنا اور اونکو
التئے توسل و استغاثہ سے منع کرنا اور اوسکو شرک و کفر بتانا دین مین کھلا ہوا فریب کرنا ہے
اور عوام مومنین کو پریشانی مین ڈالنا ہے کیونکہ کسی ادنی مسلمان بلکہ کسی عاقل کے ذہن
اعتقاد تو در کنار اس بات کا وہم بھی نہین گزرتا کہ اولیا فاعل مختار اور خالق موجد
مستقل بالذات ہین کسی کام مین بلکہ سب مسلمانونکا یہی عقیدہ ہے کہ اولیاء اللہ خدا ہی تعالی
کے مقبول بندے ہین اللہ تعالی کی قدرت سے وہ عالم مین متصرف ہین اونکی قدرت
۱۰۷ خدا کی قدرت اونکا علم و تصرف خدا کا علم و تصرف ہے اور اسکا انکار ممکن نہین تمام کتابین
مسلمانونکی اس سے بھری ہوئی ہین اور اولیا کے تصرفات ممکن اور بیشک واقع ہین
یہانتک کہ یہ ضروریات اور بدیہیات سے ہو گیا ہے۔ اس تحقیق سے اور تحقیق ماسبق سے
چند باتین محقق اور ثابت و مبرہن ہوئین اول یہ کہ جملہ کرامات اولیاء اللہ سے جسکا جواز
متفق علیہ ہے ایک تصرف فی العالم ہے اور جملہ تصرفات اولیا سے تطور اور تمثل بصور متعددہ
اور آن واحد مین حضور چند جا اور جب اولیا کے لیے یہ کرامت مسلم اور محقق پھر حضور عالم
صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کے لیے اسکا ثبوت اور تحقق کیون محل انکار دوسرے
توسل اور استغاثہ کی تین صورتین ہین اور سب جائز اول یہ کہ دعا اللہ تعالی سے ہو اولیاء اللہ
یا حضور عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی استعانت اور وجاہت اور برکت سے جیسا کہ یہ
طریقہ حضور عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے خود برتا کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

علیک اور السائلین بحق اللھم اسئلک اور المہاجرین

یستفتح بصعالیک المہاجرین اور اللھم اسئلک بحق السائلین علیک اور

جیسا کہ حضور نے خود ہمکو تعلیم فرمایا یا محمد انی توجہت بک الی ربی اللھم انے

اتوجہ الیک بمحمد نبی الرحمۃ دوسری[2] یہ کہ حضور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا اولیا

سے یہ کہنا کہ ہمارے واسطے آپ اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائین کہ اللہ تعالیٰ ہماری مراد

برلائے ہماری مصیبت ٹالے تیسری[3] یہ کہ خود حضور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا اولیا اللہ

سے استمداد واستعانت واستغاثہ کیا جائے اور کہا جائے کہ آپ میری مدد کیجیے

میری مراد برلائیے میری مصیبت ہٹائیے اونکو مظہر صفات حق اور مظہر عون الٰہی

سمجھا جائے نہ مستقل تصور کیا جائے تیسرے اس تحقیق سے یہ بات معلوم ہوئی کہ حضور عالم

صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا اولیاء اللہ سے توسل اور استغاثہ اور استمداد ہر حال مین ہر جگہ

سے جائز خواہ حالت حیات مین ہو۔ یا بعد الممات دور سے ہو یا قریب سے اونکی نسبت مساوی ١٠٨

دلیل ایک سو میں علامہ بہادی الدلائل الواضحات فی اثبات الکرامات فی الحیاۃ

وبعد الممات مین افادہ فرماتے ہین اذا کان[1] مرجع الکرامات الی قدرۃ اللہ تعالیٰ

فلا فرق بین حیاتھم ومماتھم فانھا بمحض خلق اللہ تعالیٰ وایجادہ لھا

اکرمھم اللہ بھا واجراھا علی ایدیھم فتارۃ بسبب دعائھم وتارۃ

بفعلھم واختیارھم وتارۃ بغیر اختیارھم ولا قصد ولا شعور

منہ وتارۃ بالتوسل الی اللہ بھم ولیس لہ مشارکۃ للباری فی ذالک البتۃ

[1] اولیا کے کرامات کا مرجع اللہ تعالیٰ کی قدرت کیطرف ہو یعنی اولیاء اللہ قدرت آلٰہی سے کام کرتے ہین بس اونکی حیات اور موت مین کچھ فرق نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے اونسے کام لیا اور اونکے ہاتھ سے یہ کام ظاہر کیا اور قدرت الٰہی ہمیشہ یکسان ہو کبھی اونکی دعا سے کبھی اونکے فعل سے کبھی اونکے اختیار سے اور کبھی اونکے بغیر اختیار کے بغیر عقل کے کبھی اونکو وسیلہ کرنے سے طرف اللہ تعالیٰ کے کرامت ظاہر ہوتی ہے ۱۲ مولانا علیم الدین صاحب اسلام آبادی زید فیضہ

وقد اتفقت کلمة علماء الاسلام قاطبة علی ان معجزات نبینا صلی الله
تعالی علیه وسلم لا تنحصر لان منها ما اجراه الله ویجریه لاولیائه
من الکرامات احیاء وامواتا الی یوم القیامة فانه من جملة معجزاته
الباقیة بعد موته الدالة بالضرورة دلالة قطعیة علی صحة نبوته
صلی الله تعالی علیه وسلم فی کل عصر من الاعصار الی یوم القیامة
کما قال ابن الصلاح وغیره ولا ینکرها الا کل مخذول فاسد الاعتقاد
فی اولیاء الله انتهی مین کہتا ہون تطور اور تمثل بصور متعددہ اور حضور باشکال مختلفہ
آن واحد مین بیچ مواضع متعددہ کے جملہ کرامات سے ہونا ہم بارہا لکھ چکے وسیأتی
ایضاً ان شاء الله تعالی پس موافق مسلک میزان کے تقریر برہان یون ہر کہ ایک آن مین
۹. وجود اولیا چند جا جملہ کرامات سے ہر اور جملہ کرامات کے ثبوت اور وقوع پر اہل حق کا
اتفاق ہر پس آن واحد مین اونکا حضور چند جا ہونا متفق علیہ اہل حق ہوا اور سابقاً
گزر چکا کہ یہ کرامات اولیا کا وہ فیض جاری ہر جسکی تجدید قیامت تک ہوتی رہیگی جسطرح
حضور عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے توسل واستغاثہ دور اور نزدیک سے اور انجاح مرام
ہر وقت استمداد حضور سے کما فی الشفاء السقام فما زال یتوسل بهذه
الوسیلة **دلیل ایک سو اکیس** حجة الله البالغة سے یہ عبارت مین لکھ چکا ہون

ل علما کا اسپر اتفاق ہر کہ آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے معجزات احاطۂ تحریر
وتقریر سے خارج ہین کیونکہ انمین سے وہ ہر جو اللہ تعالی نے اوسکو ظاہر کیا اور اوسکو اولیا
کے کرامات سے ظاہر فرمایا زندہ کرنا مارنا روز قیامت تک یہ جاری ہر ہر زمانے مین قیامت تک جاری رہیگا یقیناً اور
اسکا کوئی انکار نہ کریگا مگر فاسد العقیدہ بدمذہب گ اولیاء اللہ سے منکر ۱۲ مولانا علیم الدین صاحب اسلام آبادی مد فیضہ

جوارواح اہل اللہ کے حال مین شاہ صاحب فرماتے ہین [ل] اذا مات انقطعت
العلاقات فیلحق بالملائکة وصار منهم والهم کالهامهم ویسعی فیما
یسعون وربما اشتغل هؤلاء باعلاء کلمة الله ونصر حزب الله الخ
اس عبارت منقولۂ سابقہ کے بعد متصل یہ عبارت مرقوم ہے وربما اشتاق بعضهم
الی صورة جسدیة اشتهاء شدیدا ناشئا من اصل جبلته ففزع
ذلک بابا من المثال واختلطت به قوة منه بالنسمة الهوائیة وصار
کالجسد النورانی وربما اشتاق بعضهم الی المطعوم ونحوه فأید فیما
اشتهی قضاء لشوقه انتہی مین کہتا ہون جب ارواح کاملین کا بعد رحلت کے ۱۱۰
اس عالم سے یہ اعزاز ہے کہ جب اونکو متجسد اور متجسم ہونیکا شوق ہوتا ہے تو صور مثالیہ
اور اجساد نورانیہ عطا ہوتی ہین حق تعالی کیطرف سے اور جب اونکو کھانے وغیرہ کا اشتیاق
ہوتا ہے تو وہ بھی اونکے لیے مہیا کیا جاتا ہے تو جسوقت وہ آن واحد مین چند جا پر حاضر ہونا چاہین
اور حق تعالی اپنی کمال قدرت اور اونکی کمال قدر و منزلت کیوجہ سے یہ کرامت اونکو
عطا فرمائے تو کیا بعید ہے خصوصا وہ اکابر اہل اللہ جو اپنی زندگانی مین اس کرامت کے
ساتھ مکرم اور متمتع تھے اور بعد رحلت کے اوسیطرح آن واحد مین چند جا حاضر ہونیکو
اونکا جی چاہے اور شائق ہون مثل اشتیاق صورت جسدی اور طعام وغیرہ کے اور
حق تعالی اونکی خاطر کے موافق یہ شوق پورا کر دے مثل اور اشواق کے تو کچھ محل استبعاد نہین

ل جب انسان مرجاتا ہے تو علاقے منقطع ہوتے ہین اور وہ فرشتونکے ساتھ ملحق ہوجاتا ہے اور اونمین سے ہوجاتا ہے
اوسکو فرشتونکی مثل الہام ہوتا ہے اور وہ اسطرح سیر کرتا ہے جسطرح فرشتے اطراف عالم مین سیر فرماتے ہین اور اکثر یہ لوگ
جہاد وغیرہ کے دین کی مدد کرتے ہین اور اللہ تعالی کی جماعت کی مدد کرتے ہین ۱۲ مولوی علیم الدین صاحب زید فیضہ

بہر حال امکان اس روایت سے بھی ثابت قطع نظر ثبوت وقوع سے ساتھ دلائل
واضحہ ماضیہ اور آتیہ کے دلیل ایک سو بائیس علامہ رملی جو مشاہیر فقہا سے
ہین اپنے فتاوی مین تحریر فرماتے ہین کرامات الاولیاء مشاهد لا یمکن انکارها
والذی نعتقده ثبوتها فی حیاتهم وبعد مماتهم ولا تنقطع بموتهم
ومنکرها یخشی علیه الموت والعیاذ بالله علی سوء الخاتمة فیجوز التوسل
بهم الی الله کما وردت الاستغاثة بالانبیاء وبالعلماء والصالحین بعد
موتهم لان معجزة الانبیاء وکرامات الاولیاء لا تنقطع بموتهم اما الانبیاء فلانهم
احیاء فی قبورهم یاکلون ویشربون ویصلون ویحجون بل وینکحون کما
وردت بذلک الاخبار ویکون الاغاثة معجزة منهم والشهداء ایضا ۱۱۱
احیاء عند ربهم شوهد وانهم نهارا جهارا یقاتلون الکفار واما الاولیاء
فهی کرامة منهم فان اهل الحق علی انه یقع من الاولیاء بقصد وبغیر
قصد امور خارقة للعادة یجریها الله علی ایدیهم وبسببهم انتهی جب اولیا
اور انبیا علیہم السلام سے فریاد رسی مستغیثین کی بعد انتقال محقق مسلم یہانتک کہ اونکا کھانا
پینا نماز پڑھنا حج کرنا بلکہ نکاح تک ثابت اور دن دھارے عیانا شہیدونکا شریک فوج
اسلام ہوکر کافرونسے لڑنا مسلمانونکی مدد کرنی مشاہد اور یہ نصرت اور اعانت اولیا کی
اونکے جملہ کرامات سے جسطرح فریاد رسی انبیا کی بعد ممات اونکے معجزات سے پھر ایک
آنکھین چند جا ہونا اونکا معجزہ ہونیکی منافی ہو یا اولیا کے لیے کرامت نہونے پر کوئی دلیل
کافی یا برہان شافی اور اوسکے وقوع پر تمسک وافی مین ذکر کرچکا اور آیندہ اخیر مین
بھی اوسکے وقوع پر حجت ساطع اور سند لامع پیش کرونگا انشاء اللہ تعالے۔

دلیل ایک سو تئیس امام ابن الحاج مالکی مدخل میں لکھتے ہیں واما عظیم
جناب الانبیاء والرسل صلوات اللہ تعالی وسلامہ علیہم اجمعین فیاتی
الیہم الزائر ویتعین قصدہم من الاماکن البعیدۃ الی قولہ ثم یتوسل الی اللہ
بہم فی قضاء ماربہ ومغفرۃ ذنوبہ ویستغیث بہم ویطلب حوائجہ منہم
ویجزم بالاجابۃ ببرکتہم ویقوی حسن ظنہ فی ذلک وانہم باب اللہ المفتوح
جرت سنۃ اللہ سبحانہ علی قضاء الحوائج علی ایدیہم وبسببہم ومن
عجز عن الوصول الیہم فلیرسل بالسلام علیہم ویذکر ما یحتاج الیہم من
حوائجہ ومغفرۃ ذنوبہ وستر عیوبہ الی غیر ذلک فانہم السادۃ الکرام
لا یردون من سألہم ولا من توسل بہم ولا من لجأ الیہم ھذا فی
زیارۃ الانبیاء والمرسلین علیہم الصلاۃ والسلام واما فی زیارۃ خاتم الانبیاء ۱۱۴
سید الاولین والآخرین فیزید علی ذلک اضعافا مضاعفۃ اعنی فی
الانکسار والذل والمسکنۃ لانہ الشافع المشفع الذی لا یرد شفاعتہ ولا یخیب
من قصدہ ولا من نزل بساحتہ ولا من استعان او استغاث بہ فانہ قطب
دائرۃ الکمال وعروس المملکۃ فمن توسل او استغاث بہ او طلب حوائجہ منہ
فلا یرد ولا ما شھدت المعاینۃ والآثار انتہی حاصل مطلب یہ ہے کہ معاینہ سے اور نیز احادیث
سے یہ امر ثابت ہے کہ انبیا علیہم السلام سے جو کوئی توسل چاہتا ہے کسی مطلب میں یا اونسے کسی مصیبت
میں فریاد کرتا ہے یا اونسے مرادیں مانگتا ہے تو بیشک اوسکا مطلب حاصل ہوتا ہے مصیبت اوسکی دور ہو جاتی ہے
مرادیں پوری ہوتی ہیں کیونکہ یہ طریقہ رکھا ہے اللہ تعالی نے کہ جو اونکے وسیلے سے اللہ تعالی کو پکارتا ہے یا خود
اونسے مرادیں مانگتا ہے تو اللہ تعالی اونکو سبب حصول مراد کا اور ذریعہ دفع مصیبت اور انجاح مرام کا کر دیتا ہے

(باقی در پرچہ آیندہ)

مخزن تحقیق

۱۳۱۵

ملقب بہ

تحفۂ حنفیہ

یہ ہے وہ مخزن تحقیق اے یار	نہین کرتا تجاوز حق سے زنہار
زمانے مین نہین تحفے کا ثانی	کہ لاثانی ہے یہ حق کی نشانی

یہی رسالہ وہ مرد میدان ہے کہ اکیلا ہندوستان بھر کے بدمذہبونکی خبر لیتا اوانکیجانون پر قیامت برپا کرتا ہے جس مذہب نے سر اوٹھایا اسنے اوسکو نیچا دکھایا - تائید سنت رد کفر و بدعت اسکا منشا تحقیقات علمی اسکا حصہ ہے علم عقائد تفسیر حدیث فقہ کا چشمہ - تاریخی حالات بزرگان دین کا خزانہ ہے - فی الحقیقہ اسکے مضامین جمع اہلسنت سنیونکے حق مین سراسر رحمت ہین دین و ایمان کی حفاظت کرنیوالے - بدمذہبی سے بچانیوالے اگر سونکے اہلسنت اسکو منگاکے خوش

باہتمام ابوالمساکین ضیاء الدین عفا عنہ اللہ المعین متوطن پیلی بہیت

از مطبع [illegible] شائع کردہ

اسمین کوئی شبہ نہین مراد مانگنے والے کو چاہیے کہ وہ عقل یقین نہ بنے بلکہ یقینًا اس بات کو
جان لے کہ جب ہم اونکو وسیلہ بنائینگے یا اونسے مرادین مانگین گے یا دفع مصیبت چاہینگے تو
وہ قطعًا ہماری مدد کرینگے ہماری فریاد کو پہونچینگے یہ انبیا علیہم الصلاۃ والسلام وہ اہل کرم
ہین کہ اللہ تعالیٰ کے کھلے ہوئے دروازے ہین اپنے سائل اپنے متوسل اپنے مستغیث کو ہرگز
نامراد نہین کرتے اور حضرت خاتم النبیین شفیع المذنبین سردار تمام عالم کی جناب مین تو
بہ نسبت کل انبیا کے بہت زیادہ امیدواری چاہیے کہ وہ کل کے مالک مختار ہین اونکی سفارش
تو ہرگز رد نہین ہوسکتی نہ حضور سے مراد مانگنے والا کبھی بے مراد ہو نہ حضور عالم کی
حضوری مین حاضر ہونیوالا نا امید نہ وہ شخص جو حضور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے
مدد مانگے فریاد چاہے تو رد کیا جائے یا بے مراد پھیر دیا جائے مین کہتا ہون جب حضور عالم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کسی کی فریاد رد نہین فرماتے اور اپنے مستغیث کی بالضرور مدد
کرتے ہین تو جسوقت ایک آن مین ایک شخص مشرق مین حضور سے استغاثہ کرے اور اوسیوقت
دوسرا شخص مغرب مین اور تیسرا جنوب مین اور چوتھا شمال مین حضور کو پکارے حضور
سے مدد چاہے تو بالضرور حضور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سب جگہ موجود ہونگے
آن واحد مین یا رفع حجاب ہوگا سب اطراف سے کہ جمیع جوانب عالم کے حضور کے
روبرو حاضر ہونگے اور حضور سب کی فریاد سنینگے سب کی اعانت کرینگے سب کی
مرادین بر لائینگے یا اور کوئی صورت حضوری حضور کی جو مناسب حضور کے ہو
وقوع مین آئیگی وھو المدعٰی **دلیل ایک سو چوبیس** مصباح الظلام فی المستغیثین
بخیر الانام مین علامہ ابو عبداللہ بن نعمان مالکی رقم فرماتے ہین ان کلامن الاستغاثۃ والتوسل
والتشفع والتوجہ واقع فی کل حال قبل خلقہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
وبعد خلقہ فی مدۃ حیاتہ وبعد موتہ فی مدۃ البرزخ وفی عرصات القیامۃ

۱۳

اسمین کوئی شبہہ نہین مراد مانگنے والے کو چاہیے کہ (دعلی الیقین نہ نبے بلکہ یقیناً) اس بات کو جانے کہ جب ہم اونکو وسیلہ بنائینگے یا اونسے مرادین مانگین گے یا دفع مصیبت چاہینگے تو وہ قطعاً ہماری مدد کرینگے ہماری فریاد کو پہونچینگے یہ انبیا علیہم الصلاۃ والسلام وہ اہل کرم ہین کہ اللہ تعالیٰ کے کھلے ہوئے دروازے ہین اپنے سائل اپنے متوسل اپنے مستغیث کو ہرگز نامراد نہین کرتے اور حضرت خاتم النبیین شفیع المذنبین سردار تمام عالم کی جناب مین تو بہ نسبت کل انبیا کے بہت زیادہ امیدواری چاہیے کہ وہ کل کے مالک مختار ہین اونکی سفارش تو ہرگز رد نہین ہو سکتی نہ حضور سے مراد مانگنے والا کبھی بے مراد ہو نہ حضور عالم کی حضوری مین حاضر ہونیوالا نا امید نہ وہ شخص جو حضور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مدد مانگے فریاد چاہے تو رد کیا جائے یا بے مراد پھیر دیا جائے مین کہتا ہون جب حضور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کسی کی فریاد رد نہین فرماتے اور اپنے مستغیث کی بالضرور مدد کرتے ہین تو جسوقت ایک آن مین ایک شخص مشرق مین حضور سے استغاثہ کرے اور اوسیوقت دوسرا شخص مغرب مین اور تیسرا جنوب مین اور چوتھا شمال مین حضور کو پکارے حضور سے مدد چاہے تو بالضرور حضور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سب جگہ موجود ہونگے آن واحد مین یا رفع حجاب ہوگا سب اطراف سے کہ جمیع جوانب عالم کے حضور کے روبرو حاضر ہونگے اور حضور سب کی فریاد سنینگے سب کی اعانت کرینگے سب کی مرادین بر لائینگے یا اور کوئی صورت حضوری حضور کی جو مناسب حضور کے ہو وقوع مین آئیگی وھو المدعی

دلیل ایک سو چوبیس مصباح الظلام فی المستغیثین بخیر الانام مین علامہ ابو عبداللہ بن نعمان مالکی رقم فرماتے ہین ان کلا من الاستغاثۃ والتوسل والتشفع والتوجہ واقع فی کل حال قبل خلقہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وبعد خلقہ فی مدۃ حیاتہ وبعد موتہ فی مدۃ البرزخ وفی عرصات القیامۃ

۱۱۳

اقول و تقریر المدعی ماً نفاً و دلیل ایک سو چھپن مولانا شاہ ولی اللہ
صاحب دہلوی اپنے رسالہ الطاف القدس مطبوعہ احمدی دہلی مین ایک جگہ بسیط اللطائف
حضرت جنید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے کے اولیاء اللہ کے احوال مین تحریر فرماتے
ہین بعض ہم می شدند کہ در امور بنی آدم تصرف کنند مثل تصرف ملائکہ سفلیہ و ایشان
ابدال می شوند ایک جگہ پر ترقیم و ملتے ہین بعض افراد را حالتے دیگر نیز روی میدہد
کہ عقل از ادراک آن قاصر است و چون رفتہ رفتہ سخن بحقائق غامضہ افتاد از ان
حالت نیز رمزے باید گفت چون آب از سر گذشت چہ یک نیزہ چہ یکمشت کمال عارف
از جہت بالا ہمیرود و نفس کلیہ بجاے جسد عارف می شود و ذات بحت بجاے
روح او ہمہ عالم را تبعاً بعلم حضوری در خود بیند و علم حضوری اصالۃً بذات بحت متعلق
شود ایک مقام پر زیب تحریر ہے فناے وجود روحانی و بقاے لاہوت عبارت ۱۱۴
از غلبہ کردن حق است بر کون خلق ایک جگہ لکھتے ہین وعمدہ ترین این احکام دیدن عام است در حق یا
دیدن حق در عالم ایک جگہ فرماتے ہین سالک چون حق را در خود یافت با این خیالات چہ کار مین کہتا ہون
شاہ صاحب کا یہ فرمانا کہ ذات بحت حق تعالیٰ کی بجای روح عارف کے ہوجاتی ہے کوئی محل استعجاب نہین
ہے جب عشق مجازی ایسا ہے ہونگ مچانیوالا ہو کہ ایک کالی عورت کے عشق مین قیس مجنون
ہوکر انا لیلیٰ کہتا پھرے تو عشاق الٰہی مین اگر عشق حقیقی کا یہ اثر ہوا کہ کسی نے انا الحق
کہا کسی نے لیس فی جبتی سوی اللہ کسی نے لیس فی دلقی سواہ کا دم بھرا تو
کیا تعجب - حدیث صحیح مین وارد ہے تخلقوا باخلاق اللہ حدیث قدسی ہے بی یسمع
و بی یبصر و بی یبطش و بی ینطق و بی یمشی و بی یعقل یعنی مین اوسکا آنکھ کان

ا خصلت پیدا کرو اللہ تعالیٰ کی خصلتوں کے ساتھ ۱۲ ا وہ میرے کان سے سنتا ہے اور میری آنکھ سے دیکھتا ہے
اور میرے ہاتھ سے پکڑتا ہے اور میری زبان سے بولتا ہے اور مجھ سے چلتا ہے اور مجھ سے سمجھتا ہے ۱۲ مولوی علیم الدین حسن زید فیضہ

ہاتھ پاؤن زبان ہوجاتا ہون میرا مطلب اسے یہان صرف اتنا ہو کہ عارف کا جب
یہ حال ہو کہ ذات وصفات آلہی کا آئینہ بنجاتا ہو تو عارف گر صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا
کیا حال ہوگا پھر ہر جگہ حاضر ناظر ہونا کیون مستبعد کیون قابل انکار ہو ولا حول ولا قوۃ
الا باللہ العزیز الغفار دلیل ایک سو چھبیس اسی کتاب مین جو عبارت مسطور گی
بعد وازان نیز عمدہ تر انتقال داعیہ آلہیہ است از تجلی اعظم یا از صلب نفس کلیہ یا از جائے
کہ تعدد تجلی و نفس کلیہ را گنجایش ندارد و آنجا ہمہ وحدت در وحدت است و بساطت در
بساطت و این شخص مانند جارحہ باشد بہ نسبت مصلحت کلیہ و تدبیر اکبر و بمقتضای تدبیر
کلی نفوس بنی آدم را بسوے وے متوجہ سازند و بہ نگے موافق شان تجلی اعظم بر مردمان
از جانب این نفس رسانند و آن شخص را کامل گویند و کامل را چون داعیہ از احیاز شان عظم
بخصوص نفس وے متوجہ شود جمیع اعضاے شخص اکبر بحکم متابعت مصلحت کلیہ از ان داعیہ ۱۱۵
ممتلی گردد و فجی واسع از عالم مثال بعقل و قلب این کامل کشادہ گردد و این معنے
اشتباہ را دوبالا ساخت و راہ تمیز را تنگ تر نمود و غلبہ ذات خود تحت عبارت
نمی آید و عقول را در ادراک امثال این معانی بجز حرمان نصیبہ نیست اما آنچہ مقدور
است این دو سہ کلمہ است چنانچہ حجر بحت سری است منشعب از ذات و این
انشعاب امرے است معلوم الانیة مجہول الکیفیة ہمچنان از حجر بحت سری منشعب
میگردد معلوم الانیة مجہول الکیفیة و جمیع لطائف ظاہرہ و باطنہ را میگیرد و بر
جمیع لطائف حتے بر جوارح نیز غالب می آید و مسلط می شود و بوجہ من الوجوہ
المحاکاة عین خود تش می سازد و یا برنگے از خودش رنگین می نماید الی غیر ذلک من التعبیرات
المناسبة مثل وی مثل آفتاب است کہ بر شیشہای مختلفة الهیئات والمقادیر والالوان بتابد

وہمہ آن شیشہا شعشعان عجیب پیدا کنند ونوری متصل ازان متولد گردد و یا مثل یاقوتی
مضی کہ در وسط جسم بلوری مرکوز کنند ورنگ آن یاقوت در جمیع اجزاے جسم بلوری
سرایت کند انتہی میں کہتا ہوں سو سیاق ایک مت مولانا جامی صاحب شرح فصوص الحکم میں فرماتے ہیں شعر

ممکن زتنگنای عدم ناکشیدہ رخت	واجب زجلوہ گاہ قدم نانہادہ گام
در حیرتم کہ این ہمہ نقش ونگار چیست	در شیشہ رنگ بادہ و در بادہ رنگ جام

اور تقریر مدعا ان بیانات سے وہی ہے جو بارہا گزر چکی فتنبہ و تیقظ دلیل ایک سو
ستائیس کشف الغطا میں شیخ الاسلام ایک جگہ لکھتے ہیں این امر یست ثابت و مقرر
نزد مشائخ صوفیہ از اہل کشف وکمال ۔ ایک جا پھر امداد حی قوی تر است از امداد میت یا
بالعکس مختار بعضے محققان ثانی است ودرین باب بعضے روایت میکنند کہ فرمودہ آنحضرت
۱۱۶ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم چون متحیر شوید شما در امور یعنے برآمد کار پس مدد جوئید از اصحاب قبور
شیخ اجل در شرح مشکوۃ گفتہ کہ یافتہ نمی شود در کتاب وسنت واقوال سلف صالح چیزے
کہ منافی ومخالف این باشد ورد کند این را و حجۃ الاسلام گفتہ ہر کہ استمداد کردہ شود
بوے در حیات استمداد کردہ شود بوے بعد از ممات و امام رازی گفتہ اگر نفس مزور
قوی تر باشد نفس زائر مستفیض میشود واگر برعکس بود برعکس شود ۔ ودر شرح مقاصد
ذکر کردہ نفع یافتہ می شود بزیارت قبور واستعانت بنفوس احیار از اموات ۔ ایک جگہ
کہا و بالجملہ بعد از انکہ ثابت شد کہ روح باقی ہست واورا تعلقے خاص باجزای بدن
بعد مفارقتش از وی نیز ہست کہ بدان علم وشعور بزائران دارد وارواح کمل کہ در حین
حیات ایشان بسبب قرب مکانت ومنزلت از رب العزۃ کرامات وتصرفات وامداد
داشتند بعد ممات چون ہمان قرب باقی اند نیز تصرفات دارند چنانکہ در حین تعلق کلی بعبد داشتند

یا بیشتر ازان ایک مقام پر لکھا فرقے نیست در ارواح کاملان درحین حیات و بعد
از ممات مگر ترقی کمال شیخ کی بعض روایتین ترجمہ مشکوۃ سے اجمالاً گزرچکین بعض
اور قدرے تفصیل کے ساتھ زیادہ کرنا چاہتا ہون واسطے مزید تائید و اطمینان
کے و کلا ابالی بتکرار بعض منہا بعد ما تقرر اذا تکرر تقرر ایک جگہ فرماتے ہین
تحقیق ثابت شدہ است بآیات و احادیث کہ روح باقی است و او را علم و شعور بزائران
و احوال ایشان ثابت و ارواح کاملہ را قرب و مکانے در جناب حق ثابت است چنانکہ
در حیات بود یا بیشتر ازان و اولیا را کرامت و تصرف در اکوان حاصل است و آن نیست
مگر ارواح ایشانرا و آن باقی است و متصرف حقیقی نیست مگر خدا عز شانہ و ہمہ بقدرت
اوست و ایشان فانی اند در جلال حق در حیات و بعد از ممات نیست فعل و تصرف
در ہر دو حالت مگر حق جل جلالہ و عم نوالہ و نیست چیزے کہ فرق کند میان ہر دو حالت
و یافتہ نشدہ است دلیل بران اور کتاب الجہاد مین لکھتے ہین و اما استمداد باہل قبور منکر 117
شدند آنرا بعض فقہا اگر انکار از جہت آنست کہ سماع و علم نیست ایشانرا بزائران و احوال
ایشان پس بطلان او ثابت شد و اگر بسبب آنست کہ قدرت و تصرف نیست مر ایشانرا
دران موطن تا مدد کنند بلکہ محبوس و ممنوع اند و مشغول بانچہ عارض شدہ است مر ایشانرا
از محنت و شدت انچہ بازداشتہ است از دیگران ممنوع کہ این کلیہ باشد خصوصاً در شان
متقین کہ دوستان خدا اند شاید کہ حاصل شود ارواح ایشانرا از قرب در برزخ و منزلت و قوت
و قدرت بر شفاعت و دعا و طلب حاجات چنانکہ روز قیامت خواہد بود و چیست دلیل بر
نفی آن و تفسیر کردہ است بیضاوی آیہ کریمہ والنازعات غرقا الآیہ بصفات نفوس
فاضلہ الی قولہ پس میگردند بشرف و قوت از مدبرات کما نقلنا سابقاً ایک جگہ فرماتے ہین

آنچہ مروی ومحکی است از مشایخ اہل کشف در استمداد از ارواح کمل واستفادہ ازان
خارج از حصر است ومذکور است در کتب ورسائل ایشان ومشہور است میان
ایشان حاجت نیست کہ آنرا ذکر کنم ایک جگہ فرماتے ہین باید دانست کہ خلاف دخبر
انبیاست صلوات اللہ تعالی وسلامہ علیہم اجمعین کہ ایشان احیا اند بحیات حقیقی دنیاوی
باتفاق واولیا بحیات اخروی معنوی اور بعد اتمام تحقیق اس بحث کے فرماتے ہین
کلام درین مقام بحد اطناب وتطویل کشید برغم منکران کہ در قرب این زمان فرقہ
پیدا شدہ منکر استمداد واستعانت را از اولیاے خدا کہ نقل کردہ شدہ اند ازین دار فانی
بدار بقا وزندہ اند نزد پروردگار خود ومرزوق اند وخوشحال اند وہر مردم را ازان
شعور نیست ومتوجہان بجناب ایشان را مشرک بخدا وعبدۂ اصنام میدانند ومیگویند
آنچہ میگویند انتہی مین کہتا ہون جب انبیا واولیا سے استمداد اور استغاثہ اونکا تصرف عالم مین
اونکی کرامات ہر قسم کی ثابت ہوئی اور جملہ کرامات سے ایک انمین چند جا موجود ہونا ہے
خصوصًا انبیا علیہم السلام کی حیات حسی حقیقی دنیاوی متفق علیہ جب ٹھہری تو
اونکی امداد جس صورت سے اونکو مقدور ہو باعطاے قدرت وقوت حق تعالی
کیطرف سے کیون نہ مانی جاے جب وہ از خود فانی باحق باقی ہین تو اونکا تصرف اور
اونکی فریادرسی اونکی اعانت اونسے دفع مصیبت اور مشکلکشائی اگرچہ بحضور روح مجرد
یا بحضور روح مع الجسد یا بحضور صورت مثالی یا امثال اوسکے وقوع مین آئے باعتبار
حقیقت کے حق کی صفت کیون نہ جانی جاے **دلیل ایک سو اٹھائیس** امام
فخر الدین رازی رحمۃ اللہ تعالی علیہ تفسیر کبیر مین لکھتے ہین ان الارواح البشریۃ
الخالیۃ عن العلائق الجسمانیۃ المشتاقۃ الی الاتصال بالعالم العلوی

انبیا علیہم الصلاۃ والسلام کیواسطے حیات حقیقی دنیاوی ثابت ہے جیسی دنیا مین تھی کسیکا خلاف نہین ۱۲

۱۱۸

بعد خروجها من ظلمة الاجساد تذهب الى عالم الملائكة ومنازل
القدس على اسرع الوجوه فى روح وريحان فعبر عن ذهابها على
هذه الحالة بالسباحة ثم لاشك ان مراتب الارواح فى النفرة عن الدنيا
ومحبة الاتصال بالعالم العلوى مختلفة فكلما كانت اتم فى هذه
الاحوال كان سيرها الى هنالك اسبق وكلما كان اضعف كان سيرها
الى هنالك اثقل ولاشك ان الارواح السابقة الى هذه الاحوال
اشرف فلاجرم وقع القسم بها ثم ان هذه الارواح الشريفة العالية
لايبعد ان يكون فيها ما يكون لقوتها وشرفها يظهر منها آثار فى
احوال هذا العالم فهى المدبرات امرا أليس ان الانسان قد يرى
استاذه فى المنام ويسأله عن مشكلة فيرشده اليها أليس ان الابن قد يرى 119
اباه فى المنام فيهديه الى كنز مدفون أليس ان جالينوس قال كنت
مريضا فعجزت عن علاج نفسى فرأيت فى المنام واحدا ارشدنى
الى كيفية العلاج انتهى ترجمہ مع ایضاح کاملین کی روحین جو جسمانی تعلقات
سے چھوٹی ہوئی ہین اور مشتاق رہتی ہین عالم بالا سے ملنے کی جب جسم کی اندھیری
سے وہ نکلتی ہین تو عالم ملکوت اور منازل قدس کو تیز جاتی ہین چین اور آرام ہمت
اونکی اس حالت پر جانیکی تعبیر حق تعالی نے سباحت کے ساتھ فرمائی ہے پھر اسمین
شبہہ نہین کہ دنیا سے نفرت اور عالم بالا سے ملنے کی الفت مین ارواح کے مرتبے
مختلف ہین جو اس کمال مین اکمل اوفق ہین وہ اس سیر مین اسبق ہین اور جو ضعیف
علیل ہین وہ سیر مین ثقیل ہین اور اسمین بھی شک نہین کہ اشرف عند اللہ وہی ارواح

عالی ہین جو اس کمال مین سبقت والی ہین آسیوجہ سے حق تعالی نے اونکے ساتھ قسم
یاد فرمائی پھر ان ارواح ذی کمال اور شرف الایزال مین بعضے ایسی ہوتی ہین جنکو
وہ قوت اور شرف حاصل ہوتا ہو کہ عالم مین اونکے تصرفات ظاہر ہوتے مین تو یا وہ
عالم کے کاموںکی تدبیر کرنیوالی ہوتی ہین جنکو حق تعالی نے اس صفت کے ساتھ
فالمدبرات امرا یاد فرماکر شرف اور بزرگی بخشی اور یہ امر واقعی ہو یعنی ارواح
کاملین کا عالم مین متصرف ہونا عالم کی تدبیر کرنے مین اونکا مشغول و مصروف ہونا
واقع سے مطابق ہو۔ دیکھو کبھی آدمی اپنے اوستاد کو خواب مین دیکھتا ہو اور اوس سے
مشکل اعتراض کا جواب پوچھ لیتا ہو کبھی بیٹا باپ کو خواب مین دیکھتا ہو تو باپ اوسکو
گڑا ہوا خزانہ بتا دیتا ہو جب بیٹا موافق نشاندہی کے اوس جگہ کو کھودتا ہو خزانہ
پالیتا ہو۔ جالینوس نے کہا مین ایک بار بیمار ہوا اور خود علاج کرنے سے ہار بیٹھا ایک شخص ۱۲۰
کو خواب مین دیکھا اوسنے مجھے علاج کی تدبیر بتادی جس سے مجھے صحت ہوئی **اقول**
یہ تفسیر ہو اس آیت کریمہ والنازعات غرقا والناشطات نشطا والسابحات
سبحا فالسابقات سبقا فالمدبرات امرا کی جسکا ترجمہ یہ ہو قسم ہو ارواح مفارقہ
کی جو نکلتی ہو ابدان سے بشدت اور پھیلتی ہو عالم ملکوت مین اور سیر کرتی ہو اوسمین پس
پہونچ جاتی ہو مقام قرب الٰہی تک پھر اپنے شرف و قوت سے تدبیر کرتی ہو عالم کی ختم
ترجمۃ العلامۃ البیضاوی حیث قال او صفات النفوس الفاضلۃ
حال المفارقۃ فانہا تنزع عن الابدان غرقا ای نزعا شدیدا
فتنشط الی عالم الملکوت وتسبح فیہ فتسبق الی حظائر القدس
فتصیر بشرفہا وقوتہا من المدبرات انتہے۔

مخزن تحقیق

۱۳۱۵ھ

ملقب بہ

تحفۂ حنفیہ

یہہ وہ مخزن تحقیق اے یار	نہین کرتا تجاوز حق سے زنہار
زمانے مین نہین تحفے کا ثانی	کہ لاثانی ہے یہ حق کی نشانی

یہی رسالہ وہ مرد میدان ہے کہ اکیلا ہندوستان بھر کے بدمذہبوں کی خبر لیتا اور انکی کانون پر قیامت برپا کرتا ہے جس بدمذہب نے سر اوٹھایا اسنے اوسکو نیچا دکھایا۔ تائید سنت رد کفر و بدعت اسکا منشا تحقیقات علمی اسکا حصہ ہے علم عقائد تفسیر حدیث فقہ کا چشمہ۔ تاریخی حالات بزرگان دین کا خزانہ ہے۔ فی الحقیقۃ اسکے مضامین جواہر ہین اہل سنت سنیہ کے حق مین سراسر رحمت ہین دین و ایمان کی حفاظت کرنیوالے۔ بدمذہبی سے بچانیوالے مگر ہونگے اہیر ابہیر کا دشمن

باہتمام ابو المساکین ضیاء الدین عفا عنہ اللہ المعین متوطن پیلی بھیت

[illegible]

مین کہتا ہون جب ارواح مقدسہ کاملین کو یہ اعزاز و شرف حاصل ہوا کہ اونکو تدبیر اور انتظام عالم مین دخل دیا گیا تو منشاء وجود ارواح اور باعث ایجاد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے اس کمال کے حصول مین (کہ آن واحد مین جہان مین سے جہان جہان چاہین جو جو تدبیر و انتظام فرمائین وہان تشریف ارزانی فرما سکتے اور وہ تدبیر و انتظام کر سکتے ہین) کونسا عاقل متامل ہوگا فضلاً عن الفاضل بعد تسلیم شرف و کرامت دخیل ہونے ارواح اولیا کے موافق بیان ارباب تفاسیر مانند امام رازی صاحب معالم التنزیل امام بغوی اور شیخ محی الدین بن عربی اور صاحب روح البیان اور صاحب تفسیر عزیزی سورہ اذا السماء انشقت کی تفسیر مین اور شیخ اجل محدث دہلوی وغیرہم کی جو شخص حضور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے واسطے اس دخل دہانی عالم مین اپنے دخل در معقولات سے دخیل بنے دفتر متداخلات مین داخل کرنیکے لائق ہے دلیل ایک سو

۱۲۱ اونتیس حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن العربی قدس سرہ الاطہر فتوحات مکیہ مین افاضہ فرماتے ہین ان اللہ اذا قبض الارواح من هذه الاجساد الطبیعیة حیث كانت او العنصریة اودعها صورا جسدیة فی مجموع هذا القرن النوری فجمیع ما یدركه الانسان بعد الموت فی البرزخ من الامور انما یدركه بعین الصورة التی هو فیها فی القرن وبنورها وهو ادراك حقیقی ومن الصور هنالك ما هی مقیدة عن التصرف ومنها ما هی مطلقة كارواح الانبیاء كلهم وارواح الشهداء ومنها ما یكون لها نظر الی عالم الدنیا فی هذه الدار ومنها ما یتجلی للنائم فی حضرة الخیال التی هی فیه وهو الذی تصدق رویاه ابدا وكل رؤیا صادقة لا تخطئ

فاذا اخطأت الرؤیا فالرؤیا ما اخطأت ولکن العابر الذی یُعبرہا صاحب
المحض حیث لم یعرف بالمراد بتلک الصورۃ ترجمہ حق تعالی جب ارواح
کو انکے اجسام سے قبض کرتا ہے تو عالم برزخ مین اونکے لیے صور جسمانی نورانی عطا فرماتا ہے پھر
وہ ان صور مین رہتی ہین بعد مرنیکے عالم برزخ مین جو آدمی کو سب چیزونکا ادراک
ہوتا ہے وہ ادراک حقیقی واقعی ہے پھر عالم برزخ مین انکی حالات مختلف ہین۔ بعض
روحین محبوس ومقید ہوتی ہین اونہین کسیطرح تصرف کا اختیار نہین ہوتا بعض
اپنی طور پر ہوتی ہین آزاد محض اونکو تصرف کا اختیار اچھی طرح حاصل ہوتا ہے تمام
انبیا علیہم الصلاۃ والسلام اور شہداے کرام اور اولیاے عظام کی ارواح طیبہ کاملہ
اسی قسم مین داخل ہین بعضے بعضی ارواح کو عالم دنیا کیطرف توجہ ہوتی ہے بعض ارواح خواب مین
نظر آتی ہین ہدایت وارشاد فرماتی ہین اس قسم کا خواب ہمیشہ سچا ہوتا ہے ایسے خواب مین ۱۲۲
خطا واقع نہین ہوتی البتہ تعبیر کرنے والے جب مطلب خواب کا نہین سمجھتے کچھ کا کچھ
کہدیتے ہین تو یہ خطا معبر کی طرف منسوب ہوگی اصل خواب مین غلطی نہین **اقول**
اس تحقیق سے صاف ظاہر اور روشن ہوکر ارواح کمل کو نورانی صورتونکا خلعت
پہنا کر عالم مین سیر اور نظارہ عجائب قدرت حق اور انتظام وتدبیر خلق کی عام طور
سے اجازت دیجاتی ہے جیسا کہ تقیید اور اطلاق کا مقتضا اور تصرف اور عدم تصرف
کا غوی ہے اور امام رازی رحمہ اللہ تعالی کے بیان سے ابھی واضح ہوچکا کہ بعضی تدبیر
اور بعضی ہدایت عوام کی ارواح بھی کرتی ہین وسیأتی المزید فانتظرہ مفتشا
اس صورت مین مبدأ الکل اور امام الرسل صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی تدبیر وتصرف
اور حضور وتعرف مین تامل یا انکار کمال تعصب وتعسف اور بڑا محل خطرہ وتخوف ہے

واللہ سبحانہ الہادی الموفق ومنہ التوفیق والتوقیف دلیل ایک سو
تیس امام رازی تفسیر کبیر میں لکھتے ہیں بعد ثابت کرنے اس بات کے کہ ارواح
بعد بدن عالم میں متصرف عالم کی مدبر ہیں علی ما مر بطور استفہام انکاری کی
تعجب کے انکار نکرے ایسے امر واضح اور واقعی مشاہد بدیہی کو اور استناد فرماتے
ہیں ساتھ قول امام حجۃ الاسلام شیخ الاسلام محمد غزالی قدس سرہ العالی کے الیس
ان الغزالی قال ان الارواح الشریفۃ اذا فارقت ابدانہا ثم اتفق انسان
مشابہ الانسان الاول فی الروح والبدن فانہ لا یبعد ان یحصل للنفس
المفارقۃ تعلق بہذا البدن حتی تصیر کالمعاونۃ للنفس المتعلقۃ بذلک
البدن علی اعمال الخیر فتسمی تلک المعاونۃ الہاما ونظیرہ فی جانب النفوس
۱۲۳ الشریرۃ وسوسۃ ترجمہ موضحہ کیا امام غزالی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے نہیں فرمایا ہے کہ
ارواح طیبہ جب ابدان سے علیحدہ ہوتی ہیں اور مماثل اپنے کوئی ایسی روح پاتی ہیں جسکا
تعلق ایسے بدن سے ہوتا ہے جو مماثل اوسی بدن کے ہے جسکے ساتھ اس مبارک روح
کو تعلق تھا تو ممکن ہے (بلکہ واقع) کہ اس مبارک روح کو اس بدن سے خاص تعلق پیدا
ہوجائے جس سے یہ مبارک روح اوس بدن کی روح کو اعمال خیر میں مدد دے اسی معاونت
کو الہام کہتے ہیں علی ہذا القیاس ارواح خبیثہ جب اپنے اجسام سے جدا ہوتی ہیں تو اونکا تعلق
ایسے ارواح خبیثہ سے ہوتا ہے جو خباثت اور پلیدی میں اونکی مشابہ ہیں اور اونکو تعلق ایسے بدن سے ہوتا ہے
جو مشابہ اوس بدن کی ہیں جسمیں وہ خبیث روح تھی تو یہ خبیث روح اعمال خبیثہ میں اوس خبیث
روح کو خوب مدد دیتی ہے اسی مدد کا نام وسوسہ ہے انتہی ترجمتہ وہکذا حققہ مولانا
شاہ ولی اللہ الدہلوی فی الحجۃ البالغۃ بل ابلغ من ہذا ولکن ترکت النقل عبارتہ خوف
الاطناب وقد قال مناقب ما سلفنا بعضا منہا ولعل اللہ یحدث بعد ذلک امرا

دلیل ایک سو اکتیس روی البیہقی وابن ابی شیبۃ بسند صحیح
عن مالک الدار وکان خازن عمر[۱] قال اصاب الناس قحط فی زمان
عمر بن الخطاب فجاء رجل الی قبر النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فقال
یا رسول اللہ استسق لامتک فانہم قد ہلکوا فاتاہ رسول اللہ صلی اللہ
تعالی علیہ وسلم فی المنام فقال ائت عمر فاقرأہ السلام واخبرہ انہم
یسقون وقل لہ علیک الکیس الکیس فاتی الرجل عمر فاخبرہ فبکی عمر قال
یا رب ما الو الا ما عجزت عنہ **اقول** اس حدیث صحیح سے عہد فیض مہد خلفای
راشدین مین صحابہ کے خواب مین حضور عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا تشریف لانا اور واسطے
مشکلکشائی کے اور بشارت دینا حضور کا ساتھ دفع مصیبت کے اور تسلیم وتصدیق
خلفای راشدین کی حضور سے استغاثہ واستمداد کو اور تشریف آوری حضور کی ١٣٤
خواب مین اور ابشار حضور کو سب ثابت اور محقق ہو اور حضور سے وقوع امداد اپنے مستغیثین
کا اور سماع عرض ومعروض مثل حیات حقیقی دنیوی کے بھی مبرہن جس سے یہ مدعا صاف
ظاہر وروشن کہ استغاثہ واستعانت وقت مشکل کے حضور سے باتفاق صحابہ مع خلفای
راشدین عالم برزخ مین بعد رحلت کے اس عالم سے اور اوسپر ترتب اثر یعنی اغاثہ
واعانت مسلم۔ اب متفرعا علیہ ہم کہتے ہین کہ تمام عالم مین حضور کے غلام متوسلین اطراف

---

[۱] حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے زمانے مین لوگونکے اوپر سخت قحط سالی پڑی تو ایک شخص نے
حضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی قبر شریف کے پاس آکر عرض کیا کہ یا رسول اللہ اپنی امت کو پانی پلا دیجیے
وہ ہلاک ہو رہی ہے تو آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اونکے پاس خواب مین تشریف لائے اور فرمایا کہ تم عمر کے
پاس جا کر اونکو میرا سلام کہو اور اونکو خبر دو کہ وہ لوگ پانی پاوینگے اور اونکو کہو ہوشیار رہو ہوشیار رہو
تو اوسنے حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کو خبر دی تو حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ روئے اور کہا م

دجوانب عالم مین از شرق تا غرب وجنوب تا شمال موجود اور آن واحد مین متعدد
مستغیثین کا محال مختلفہ سے فریاد کرنا ممکن بلکہ واقع اور حضور عالم صلی اللہ تعالی
علیہ وسلم کو قدرت تصرف وتدبیر وانتظام عطا بلا مدافع پھر ایک وقت مین چند جگہ
موجود ہونیکا کونسا امر مانع اور بلا دلیل قاطع اسکے انکار کا کون سامع حالانکہ ہے
نظائر وشواہد بیشمار نیز جلی ندا کرنا حضور کو بقول مستغیث یا رسول اللہ یا نبی اللہ
اغثنی مثلاً اور سماع حضور کا جسمین قرب وبعد مساوی فعل صحابہ اور تسلیم وتصدیق
خلفاے راشدین خصوصاً قول صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ وامحمداہ وامحمداہ
وغیرہ سے ثابت اور علم غیب پر تواتر اور اجماع کما مر اور معلوم کہ حاجتمند اور منادی
مستغیث عالم مین ہر جگہ اور مخالفین کے پاس سند سوای اون آیات کے جنمین
١٢٥ بتونکو ندا بتونسے استغاثہ کی ممانعت دگر ہیچ اون آیات سے تمسک واحتجاج
کا حال بعینہ مثل مشہور ہارون گھٹنا بہے خیر آباد یا بجھوٹے انکھ تقویۃ الایمان و
نصیحۃ المسلمین اور تصانیف ملا قنوجی وبھوپالی وغیرہ وغیرہ اسی قسم کے استدلالونسے
مشحون ومملو اوسپر طرہ خود اونھین مصنفین کی دوسری تصانیف سے مصداق بیت ہذا نیا ملا

تعارض کے پیچھے تناقض کا شور	تناقض کی دم مین تعارض کی ڈور

جناب رسالتمآب حضور عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی ندا اور استغاثے کو کھلم کھلا شرک
بتایا جاتا ہے اور قاضی شوکانی کی کانی تحقیق سے آنکھون پر پٹی باندھ اونکو ندا کی جاتی ہے
اونسے استغاثہ کیا جاتا ہے اونکو شیخ سنت بتایا جاتا ہے دیوان نفح الطیب مین نواب لکھتے مین ؎

زمرہ رائے درافتاد بار باب سنن	شیخ سنت مددے قاضی شوکان مددی

اگرچہ یہ تحریر مختصر زیادہ تطویل کی متحمل نہین جسکو یہ بحث مطول مفصل دیکھنا منظور ہو

فقیر کے جوابات مفصلہ کا مطالعہ کرکے انکی حقیقت حال پر مطلع ہو۔ تاہم اس مقام
پر ایسی تقریر جواب جس سے مخالفین کے آنسو پونچھ جائیں لازم ہوئی کہ ہم جو حضور عالم صلی اللہ
تعالی علیہ وسلم کے لیے محافل خیر اور مجالس میلاد و ذکر وغیرہ میں تشریف آوری کے امکان
اور وقوع کے قائل ہیں اور اس حضوری کی بعض صورت مانند رفع حجاب وغیرہ کے وہ ہیں جس میں
حضور عالم کی حضوری تمام عالم سے آن واحد میں لازم اسمیں شک نہیں کہ ثبوت علم بالغیب
و ہمہ دانی حضور عالم میں مخالفین بہت کچھ شور مچائینگے اہل سنت وجماعت کے عوام کو بدعتی و مشرک
بناکر ڈرائینگے کہ ہر چیز یا ہر شخص کی نسبت ہر جگہ حاضر ناظر رہنا خدای تعالی کی صفت
خاص ہے جب اسکو مخلوق کے لیے مانا گیا بندے کو خدا کے برابر جانا گیا۔ جو لوگ
بزرگوں سے مرادیں مانگتے ہیں دور و دراز سے مصیبت کیوقت پکارتے ہیں اونکو
بھی مشرک ٹھہرائینگے لہذا جواب دینا بہت ضرور ہوا۔ اب سنیے ہم کہتے ہیں کہ ہمیں اولاً مخالفین کے
فہم کا قصور ہے نہ بدعت کے معنی جانتے ہیں نہ شرک کی حقیقت پہچانتے ہیں صرف اپنے خیال سے
قرآن وحدیث کی مخالفت کا پتنگ بناتے ہیں اوسکو اپنے وہم کی ڈور کے زور سے اوڑاتے ہیں ثانیاً جب
حضور عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم یا بزرگان دین کو تصرف اور علم غیب اور قدرت میں مستقل بالذات
نمانا تو مساوات کیونکر لازم بلکہ تمہاری اپج تمہارے زعم تمہے نادم ثالثاً حق تعالی کی قدرت و اسکا
علم غیب اور تمام صفات کمال قدیم ازلی ابدی۔ انبیا اولیا کی ذات حادث اسی طرح اونکی صفات علی ہذا
القیاس پھر اگر ہم کہیں کہ جسطرح حق تعالی سب جگہ حاضر ناظر سب پر اوسکا تصرف تام قدرت کامل
اسیطرح حضور عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم مثلاً سب جگہ حاضر ناظر سب پر قابض متصرف باذنہ تعالی تصرف
تام اور قدرت کامل و تمام اس سے مساوی ہونا حضور کا ان صفات میں ہرگز لازم نہیں آتا آخر
یہ صفات حضور کیلیے بالذات نہیں مثل خدا کے بلکہ بالعطا ہیں دوامی قدیم نہیں آخر ابد الوجود نہیں
پھر خدا کے ہمسر کے برابر کسطرح ٹھہرے رابعاً اگر یہی علم و قدرت موجب مساوی کا تو خصوصیت

۱۲۶ [illegible]

تیں بعض کے گمان پر اولیا کرام بھی خدا کے ساتھ معاذ اللہ مساوی ہو جائینگے آخر وہ بھی کسی قسم کا سمع و بصر
و علم و ارادہ و قدرت و کلام رکھتے ہیں وھل یتفوہ بہ عاقل فضلا عن فاضل زید ہو نہیں تو
بعید یہ مستند اسپر نصوص قال الامام الہمام تقی الدین السبکی فی شفاء السقام بعد ذکر حدیث مالک الدار
ومحل الاستشہاد من ھذا الاثر طلبہ الاستسقاء من النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم بعد
موتہ فی مدۃ البرزخ ولا مانع من ذلک فان دعاء النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم لربہ تعا
فی ھذہ الحالۃ غیر ممتنع وقد وردت الاخبار علی ما ذکرو نذکر طرفا منہ وعلمہ صلی اللہ
تعالی علیہ وسلم بسؤال من یسألہ ورد ایضا ومع ھذین الامرین فلا مانع من ان یسأل
النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم الاستسقاء کما کان یسأل فی الدنیا انتہی شیخ الاسلام علامہ
سیدی کشف الغطا میں فرماتے ہیں وقد تقرر فی الکتب المعتبرۃ ان نفوس الاولیاء بعد مفارقۃ
الابدان منزھۃ عن التحیز والمکان ویستوی عندھا ما فوق السماء وما فی قعر البحار وما تحت
الجبل مستقرۃ فی ھذا التجرد جمیع النفوس من نفوس عامۃ المسلمین والیھود والنصاری
والمجوس لو کان عرض لنفوس الکفار والعصاۃ والمشرکین نحو من الاحتباس کما یحتبس
الاجساد قبل الموت ولا یعلم کیفیتہ الا خالق الناس واما نفوس الانبیاء والصلحاء فانہا
حرۃ مطلقۃ بتمکین اللہ وتقدیرہ علی بعض ما یجری فی الارض والسماء ازید من الاحیاء فانہم
تخلصوا من ضیق عالم الشہادۃ الی سعۃ عالم الغیب وھو اوسع الفالف الف مرۃ من ھذا العالم
ولیس ھذا من غریب ولا یلزم من ثبوت ھذا العلم لھم استواؤھم فی العلم برب العباد وادعاؤ
زعم ذلک غایۃ الشقاق ونہایۃ العناد فان اللہ سبحانہ یعلم من الازل کیل البحار
وعدد اوراق الاشجار وحرکات النبات وقطرات الامطار وھو احسن النفوس
وخائنۃ الاعین وما تخفی الصدور واحاط علمہ بما ھو فی کتم العدم وکائن
الی یوم النشور ولا یمتنع حصول ھذا العلم المحیط بکل شئ للاولیاء وحصول

عالم الجن لی کا لعلم بالبلد او بعض حوادث الکون الذی ھو نمکینہ تعالی
لا یوجب الاستواء ولو کان حصول ھذا العلم الجزئی للبشر موجبا لاستوائہ فی العلم مع اللہ تعالی
والقدر لاستوی بامعہ سبحانہ فی العلم والسمع والبصر انتہی صاحب تحفہ
کی تقریر مفصل مین لکھ چکا ہون پھر اوسکو مجمل اور غیر مجمل کو مفصل اور لکھنا چاہتا ہون
ارواح کمل کہ در حین حیات قرب و کرامات و امداد و تصرفات داشتند بعد از ممات نیز
دارند و نیست صورت استمداد مگر ہمین کہ محتاج طلب کند حاجت خود را از جناب عزت
الٰہی بتوسل روحانیت بندۂ مقرب و مکرم درگاہ والا و گوید خداوندا ببرکت این بندہ
کہ تو رحمت و اکرام کردہ او را برآوردہ گردان حاجت مرا یا ندا کند آن بندہ مقرب را
را کہ ای بندۂ خدا و ولی وی شفاعت کن مرا و بخواہ از خدای تعالی مطلوب مرا تا قضا
کند حاجت مرا پس نیست بندہ درمیان مگر وسیلہ و قادر و معطی و مسئول پروردگار است
تعالی شانہ و درو سے ہیچ شائبہ شرک نیست چنانکہ منکر وہم کردہ و آن چنانست کہ توسل
و طلب دعا از صالحان و دوستان خدا در حالت حیات کنند و آن جائز است باتفاق پس این ہم
جائز باشد و فرقی نیست در ارواح کاملان در حین حیات و بعد از ممات مگر بترقی کمال انتہی اولیا کو
کاملین کی زندگی اور موت مین تو فرق چولی دامن کا بھی نہ رہا بلکہ حسن کمال و کمال حسن روز افزون
دن دونی رات چوگنی پھر جو بزرگ اپنے حین حیات آن واحد مین پچاس جگہ موجود ہوتے تھے جیسے
حضرت غوث اعظم حضرت شیخ محمد خضری حضرت شیخ عبدالقادر طحطوطی معاصر امام جلال الدین سیوطی
حضرت شاہ بلاقی قدس سرہم الباقی اور امثال انکے اب بعد انتقال تو وہ لوگ ہزار جگہ بلکہ زیادہ
موجود ہونگے اس تقدیر پر حضور عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم جو مربی جزو و کل ہین جنکے خورشید کمال کے
سامنے عقول ملائکہ مقربین کے چراغ گل ہین اونکی نسبت تمھارے یقین کیون متحمل ہین

سب جزو ہین اس کل کے گل کیطرح کل پر	جب پھول ہو یہان خار ہو جو شمع ہو گل پر

(باقی در پرچہ آیندہ)

مخزن تحقیق

ملقب بہ

تحفہ حنفیہ

یہ جو ہے مخزن تحقیق اے یار	نہیں کرتا تجاوز حق سے مقدار
[illegible]	[illegible] حق کی مشتاق

[illegible]

شیخ اجل کی تحقیقات سے بھی بعض تفصیل مین لکھ چکا ہون ترجمہ یہ مشکوٰۃ وغیرہ سے کے اجمال الہی کا اعادہ
اور دوسری تفصیل کا ارادہ رکھتا ہون ارواح کاملہ را قرب در جناب حق ثابت است چنانکہ در حیات بود یا بیشتر
ودر ابدان اولیا را کرامت تصرف در اکوان حاصل است و متصرف حقیقی نیست مگر خدا عز شانہ و ہمہ بقدرت
دست وی ایشان فانی اند در حق در حیات و بعد از ممات و نیست فعل و تصرف در ہر دو حالت مگر حق را جل جلالہ
و عم نوالہ و نیست چیزے کہ فرق کنند در میان ہر دو حالت و آیت شرعی چہ خواہند ایشان باستمداد و امداد کہ
این فرقہ منکر اند آنرا انچہ ما می فہمیم از ان این است کہ داعی محتاج فقیر الی اللہ دعا میکند خدا را و طلب میکند حاجت
خود را از قرب جناب عزت و غنائی وے و توسل میکند بروحانیت این بندہ مقرب مکرم در درگاہ عزت وی
میگوید خداوندا ببرکت این بندہ تو کہ رحمت کردہ بروے و اکرام کردہ او را و لطف و کرمی کہ بوی داری برآور
گردان حاجت مرا کہ تو معطی کریمی یا ندا میکند این بندہ مقرب را کہ ای بندہ خدا و ولی وی شفاعت کن مرا
۱۲۶ و بخواہ از خدا کہ بدہد مسؤل و مطلوب مرا و قضا کند حاجت مرا پس معطی و مسؤل و مامول پروردگار است
تعالی و تقدس و نیست این بندہ در میان مگر وسیلہ و نیست قادر و فاعل و متصرف در وجود مگر حق تعالی
و اولیا خدا فانی و ہالک اند در فعل الٰہی و قدرت و سطوت وی و نیست ایشان را فعل و قدرت و تصرف نہ اکنون
و نہ قبول اند بودند در آن ہنگام کہ زندہ بودند در دنیا و اگر این معنی کہ در امداد و استمداد ذکر کردیم موجب شرک و توجہ
بما سوا حق باشد چنانکہ منکر زعم میکند پس باید کہ منع کردہ شود توسل و طلب دعا از صالحان و دوستان
خدا در حالت حیات نیز و این ممنوع نیست بلکہ مستحب و مستحسن است باتفاق و شائع است در دین۔

اقول جبکہ ان تحقیقات مستندہ سے یہ بات متحقق ہوئی کہ اولیائے کاملین اور ارواح مقدسہ کی نسبت فرش تا عرش
تحت الثریٰ تا فوق السما مشرق تا مغرب سب یکسان ہے اور انکی حالت موت و زیست مین متفاوت نہیں
بلکہ اونکو کمالات مین ترقی حاصل ہے اور انکے صفات و تصرفات حق تعالیٰ کے صفات تصرفات مین کما
ہو فانی باحق باقی ہین تو انبیا علیہم الصلاۃ والسلام اور پھر اونکے سلطان
و امام علیہ افضل الصلوات والسلام کے متصف ہونے مین ساتھ ان کمالات کے کچھ تامل باقی نہ رہا

جب صفت حق اور کمال حق میں مقتضی تھا اور محمد ... جمال محمد ...
سے اسکی تحقیق ثابت ... پہنچے ...
کون سا ... کمال ... ہے ... حصول ...
دیگا اور ... مشہور ... الکل ... کان الله
کان الله له ... من ...

ہر کہ بے من شد ...	...

دلیل ایک سو ... مصباح الظلام فی المستغیثین بخیر الانام میں ذکر
الحافظ ابو سعد السمعانی فیما روینا عن علی رضی الله تعالی عنه قال
قدم علینا اعرابی بعد ما دفنا رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم
بثلثة ایام فرمی بنفسه علی قبر رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم
وحثا من ترابه علی راسه فقال یا رسول الله قلت فسمعنا قولک و
وعیت عن الله ما وعینا عنک وکان فیما انزل الله علیک ولو انهم
اذ ظلموا انفسهم جاؤک فاستغفروا الله واستغفر لهم الرسول
لوجدوا الله توابا رحیما وقد ظلمت نفسی وجئتک تستغفر لی فنودی
من القبر انه قد غفر لک ذکره العلامة نور الدین علی السمهودی فی خلاصة الوفا
باخبار دار المصطفی ... قال الامام ابو بکر بن المقری کنت انا والطبرانی
وابو الشیخ فی حرم رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم وکنا فی
حالة فاثر فینا الجوع فواصلنا ذلک الیوم فلما کان وقت العشاء
حضرت قبر النبی صلی الله تعالی علیه وسلم فقلت یا رسول الله الجوع

۱۳۰

بعض وقت فقمت انا وابو الشیخ والطبرانی جالس ینظر فی شیء فحضر
علوی ومعه غلامان مع کل واحد زنبیل فیه شیء کثیر فجلسنا واکلنا وترک
عندنا الباقی فقال یا قوم اشکوتم الی رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم
فانی رأیته فی المنام فامرنی ان احمل بشیء الیکم ترجمه ابو بکر مقری کہتے
ہیں کہ ہم اور طبرانی اور ابو الشیخ حرم شریف مدینہ منورہ میں بھوکے تھے تمام دن یونہیں
گذر گیا جب شب کو قبر حضور عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم پر حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ حضرت
ہم بھوکے ہیں پھر اپنے بستر پر آکر سو رہے اور طبرانی بیٹھے ہوئے کچھ دیکھتے
تھے اتنے میں ایک سید صاحب تشریف لائے ساتھ دو غلام تھے ہر غلام کے ساتھ
ٹوکرا بہت سا کھانا تھا ہم لوگوں نے بیٹھکر کھانا کھایا جو بچ رہا وہ ہمارے لیے
۱۳۱ رکھ گئے پھر سید صاحب بولے کہ تم لوگوں نے حضور عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
سے کھانے کی شکایت کی تھی میں نے حضور کو خواب میں دیکھا کہ فرماتے ہیں انکو
کھانا پہنچا اسی کتاب میں ہے وقال ابو العباس بن نفیس المقری الضریر جعت
بالمدینة ثلثة ایام فجئت الی القبر فقلت یا رسول الله جعت
فنمت ضعیفا فرکضتنی جاریة برجلها فقمت معها الی دارها
فقدمت الی خبز بر وتمرا وسمنا وقالت کل یا ابا العباس فقد
امرنی بهذا جدی صلی الله تعالی علیه وسلم ومتی جعت فأت الینا
کتاب میں ہے وقال ابو محمد الاشبیلی نزلت برجل من اهل غرناطة
علة عجز عنها الاطباء وایسوا من برئها فکتب عنه الوزیر بن ابی
الخصال کتابا الی رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم یسأله فیه

الشفاء لما به لما هو الآن وصل الركب الى المدينة الشريفة وقرأ على قبر
رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم هذا الشعر. وبرء الرجل الخ
خلاصہ ترجمہ ایک شخص غرناطہ کے رہنے والے کو ایسی بیماری لاحق ہوئی جسکے علاج سے
اطبا عاجز ہو گئے اور بہت اندیشے اوسکے اچھے ہونیسے ناامید ہو چکے وزیر ابن ابی الخصال نے
اوسکی طرف سے حضور عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی خدمت فیضدرجت مین ایک
عریضہ بھیجا اوسمین شفا کی درخواست کا مضمون مرقوم تھا پس قاصد نے آتے ہی
مدینہ منورہ مین حضور کے روضہ مبارک کے سامنے کھڑے ہو کر اوس شعر کو پڑھا اوسی وقت
وہ شخص اچھا ہو گیا مصباح الظلام فی المستغیثین بخیر الانام مین ہے سمعته ای عبد العظیم
بن علی البرکانی یقول قال لی عبد الرحمن الجزولی من اصحاب سیدی الشیخ الصالح
ابی محمد كنت في كل سنة تمرض عيني فلما كنت في مدينة الرسول صلى الله ۱۴۲
تعالى عليه وسلم مرضت عيني فجئت الى قبر النبي صلى الله تعالى عليه وسلم
وقلت يا رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم انا في حمايتك فان عيني مريضة
فعوفيت وما اشتكت عيني الى الآن ببركة النبي صلى الله تعالى عليه وسلم
ترجمہ عبد الرحمن جزولی کہتے ہین میری آنکھ ہر سال دکھنے آتی جب مین مدینہ طیبہ مین
حاضر ہوا آنکھ بدستور دکھنے کو آئی روضہ منورہ پر حاضر ہو کر مین نے عرض کیا یا رسول اللہ
مین حضور کی پناہ مین ہون میری آنکھ دکھتی ہے پس آنکھ اچھی ہو گئی جب سے آجتک
نہ دکھنے آئی نہ کسی قسم کی شکایت ہوئی۔ ابن قیم جو شاگرد خاص ہے ابن تیمیہ کا اپنی تصنیف
کتاب الروح مین بحث روح کے بیان مین شیخ دمشقی (یعنی ایک بزرگ دمشق کے رہنے والے
سے نقل ہے وہ بزرگ فرماتے ہین کہ ہم مدینہ منورہ مین تھے ایک روز رباعی لیکے

آیا اور بیٹھ گئے بنیے نے رباعی لکھی مجھے کہا کہ شیخین پر لعن کہو تو آتا ہوں گا مین نے کہا یہ تو
نہ ہوگا اوسنے کئی بار ایسا ہی کہا اور مین ہنستا رہا مینے کہا خدا اوس پر لعنت کرے جو شیخین پر لعن
کرتا ہو اوسنے میری آنکھوں پر ایسا گھونسا مارا کہ آنکھیں بگڑ کر رخسارے پر آگئیں یہ کیفیت
مین نے ایک دوست سے کہی پھر حجرۂ مبارک کے پاس گیا اور حضور عالم صلی اللہ
تعالی علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین مظلوم ہون فریادی آیا ہون میری
داد کو پہونچیے رات کو سو گیا صبح کو اوٹھا تو دونون آنکھیں درست تھیں پھر
دوسرے سال جب اوس مقام پر گیا وہ بنیا مجھے دیکھکر مع جورو بچے کے ایمان لایا
اور ابن فہم اسی کتاب مین اپنی سند سے عمر بن زعین سے ناقل ہے کہ ہم مدینہ شریف مین
تھے ایام عاشورے کے دن قبۂ عباس مین جمع تھے مین قبے کے دروازے پر گیا اور محبت
ابی بکر و عمر رضی اللہ تعالی عنہما کچھ مانگا ایک شخص نے نکلکر مجھسے کہا بیٹھو ہم آتے ہین پھر
فارغ ہوکر وہ آیا اور میرا ہاتھ تھامکر اپنے گھر لے گیا مجھے یہ خیال تھا کہ کچھ دینے کو لایا ہوگا پھر
مجھے اندر بلایا جب اندر گیا دو غلامون نے مجھے پکڑ لیا اور خوب مارا اور میری زبان کاٹ لی مین نے
۱۳۳ حجرۂ مبارک حضور عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے سامنے حاضر ہوکر استغاثہ کیا کہ یا رسول اللہ
آپ کے صاحبین کی محبت مین میری زبان کاٹی گئی اگر صاحبین حق مین تو میری زبان مجھے
درست ہو جائے یہ استغاثہ مین نے قلب سے کیا کہ مجھے نیند آگئی جب اوٹھا زبان درست
تھی اور قاطع زبان مسخ ہوکر بندر ہو گیا اس قسم کے حکایات اس مقدمے مین بیشمار ہین اور کتب
منقول عنہا اور تواریخ و سیر مین مرقوم ہین بوجہ خوف طول زیادہ نقل نہ کر سکا مجھے ان حکایات کی نقل سے
دو امر مقصود ہین ایک یہ کہ ان سے ثبوت استغاثہ قسم ثالث کا ہو دوسرے اصلی غرض یہ ہے کہ جب اعمال امت
حضور عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو اطلاع ہے جیسا کہ حکایات سے ظاہر ہے اور نیز بیان محققین
سے روشن و باہر اور استغاثہ حضور سے مخصوص بیداری و قرب روضۂ مطہرہ کے ساتھ نہین

جب قلبی استغاثہ اور خواب میں فریادکی فریاد کو حضور پہونچتے ہیں اور یہ
تصرف وقدرت کاملہ سے جو تصرف وقدرت حق ہے تعالی شانہ حضور
مستغیث برلاتے ہیں تو ایک وقت میں چند جا موجود ہونا اس قدرت و
تصرف کے ہوتے کچھ بعید نہیں خیر جسوقت مثلاً ایک مستغیث نے خواب
یا بیداری میں قلب یا زبان سے فریاد چاہی اور حضور اوسکی حاجت برلائے
اوسوقت یہ کچھ ضرور نہیں کہ تمام عالم میں وہی شخص مستغیث ہو اور اوسی کی
فریادرسی اوسوقت فرماتے ہوں بلکہ ممکن ہے کہ ایک آن میں سو جگہ فریادی ہوں
اور سب کی فریادرسی حضور فرمائیں پھر ہم کہتے ہیں کہ جسکی شانِ اعظم صریح
نص قطعی قرآن سے یہ ثابت ہو کہ اونکا ہاتھ اللہ تعالی کا ہاتھ ہے تو ایسے
حضور کی حضوری آنِ واحد میں بلکہ ہزار جگہ ہزار مستغیث کی فریادرسی آن واحد ١٣٤
مین شبہ کیا یا انکار اوسنے حضور عالم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کا مرتبہ
نہ پہچانا رتبۂ حضور نہ جانا قرآن وحدیث کے معنی نہ سمجھا۔

تنبیہ نبیہ یہ جو ابن قیم کی کتاب الکبائر سے دو حکایتیں ثبت استغاثہ حضور عالم
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے اور ثبت اطلاع خطرات قلبی پر میں نے نقل کیں صرف
اسواسطے کہ سابقاً میں لکھ چکا ہوں کہ مخالفین کے تصانیف میں تعارض و
تناقض۔ تخالف وتدافع ازپا تا سر ہے۔ اسکا پتا کچھ اس سے لگیگا اگرچہ جوابات
مفصلہ میں میں نے اسکا خاکہ کھینچکر دکھلا دیا ہے تاہم یہان اسی نقل سے
مشتے نمونہ کا سراغ ملیگا دیکھو اسی ابن قیم نے کتاب مذکور میں اثبات
توسل واستغاثہ کس دھوم دھام سے کیا ہے جسکی پھر دو حکایتیں میں۔

(باقی درپرچۂ آیندہ)

دوسرا فائدہ اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ جو شخص ماں باپ دونونکو راضی رکھتا ہو اوسکا مرتبہ اللہ تعالی کے نزدیک اوس شخص سے بڑھا ہوا ہی جو فقط ایک کو خوش رکھتا ہی اسواسطے کہ دونون کو راضی رکھنے والے کے واسطے دو دروازے جنت کے کھولے جاتے ہین اور ایک کو راضی رکھنے والے کیواسطے ایک دروازہ کھولا جاتا ہی اور یہ اوس صورت مین ہی کہ ماں باپ مین سے ایک ہی زندہ ہو - اور جو دونون زندہ ہون پھر ایک کو راضی اور دوسرے کو ناراض رکھے تو بھی مستحق جنت نہوگا جب تک دونونکو خوشنود نہ کرلے تیسرا فائدہ اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ ماں باپ کی خدمت جو اولاد پر فرض ہی وہ موقوف اونکے احسان پر نہین ہی کہ جب والدین احسان

9 کرین اولاد کے ساتھ اوسوقت اونکی خدمت اور اطاعت فرض ہو اور جب اولاد پر ظلم کرین تو مستحق خدمت نہ رہین بلکہ ماں باپ اگرچہ ظلم کرین اولاد پر تب بھی اولاد پر بدستور خدمت اور طاعتِ والدین فرض اور واجب اور لازم ہی چوتھا فائدہ اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ جب ماں باپ اولاد پر احسان کرین اور اونکے ساتھ سلوک مناسب کا برتاؤ برتین تو اوسوقت اونکے واسطے استحقاق خدمت اور طاعت زیادہ ہوتا ہی اسواسطے کہ جسوقت ظلم کرنے پر بھی اونکو راضی رکھنا فرض ہوا اور اونکی ناراضی باوجود اونکے ظلم کے موجبِ دوزخ ہوئی تو بر تقدیر احسان و سلوک دوہرا حق اونکا ثابت ہوا ایک اصل حق دوسرا اونکے احسان کا اسلیے کہ سوائے ماں باپ کے جو شخص اجنبی اسکے ساتھ احسان کرے تو اوسکے بدلے مین اوسپر احسان لازم ہی هل جزاء الاحسان الا الاحسان تو ماں باپ کے احسان کا بدلہ بدرجہ اولی احسان ہوگا اور فرمایا جناب رسالتمآب صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ان الجنة یوجد

مخزن تحقیق

۱۳۱۵ھ

ملقب به

تحفۂ حنفیہ

یہ وہ مخزن تحقیق اے یار	نہیں کرتا تجاوز حق سے زنہار
رسالے میں نہیں تحفے کا ثانی	کہ لاثانی ہے یہ حق کی نشانی

یہی رسالہ وہ ہے جو میدان میں آکر اکیلا ہندوستان بھر کے بد مذہبوں کی خبر لیتا اور ناکون نون پر
قیامت برپا کر رہا ہے ہر مذہب کے سارے مسائل اسکو نیچا دکھایا۔ تائید سنت رد کفر و بدعت
اسکا منشا تحقیقات علمی اسکا حصہ ہر علم عقائد تفسیر حدیث فقہ کا چشمہ۔ تاریخی حالات
بزرگان دین کا خزانہ ہے۔ فی الحقیقت اسکے مضامین جمع ہو کر ہماسے سنت سنیوں کے حق میں سراسر
گلستین دین و ایمان کی حفاظت کرنیوالے بدمذہبوں سے بچانیوالے گمراہوں کے اوپر ابر برق اور شمشیر

باہتمام ابو المساکین ضیاء الدین عفا عنہ اللہ المعین وطن پیلی بھیت

[illegible]

پھر اسنے اپنی کتاب اغاثۃ اللہفان فی مصائد الشیطان میں کس منہ زوری سے انبیا اولیا اور
صالحین کو بدعتی اور مشرک بنایا پھر بیک دیکھنے سے رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں جو لوگ
اون دونون کتابونکا مطالعہ کریگا بے ساختہ اوسکے منہ سے نکلیگا آگ انہوں اونہوں ریا
اون سب تکلی۔ انکے استاد جی کا مزاج بھی تو ایسا ہی تھا پر گھڑی میں کچھ گھڑی میں کچھ اونکا آرام
رنگ کہیں پانی پسیری دم میں ادھر دم میں اودھر بقول مولوی وکیل احمد صاحب
جب ثبوت کے پیچھے پڑے تو منکرین کو روئی کیطرح دھنک کر چھوڑ دیا کافر و مشرک
کہنے میں بھی تامل نہ کیا جب انکار پر طبیعت آگئی تو وہ بے نقط سنائی کہ سننے والون کے
کان بہرے ہوگئے اگرچہ انکے تصانیف اہل حق کے نزدیک کاغذ ردی سے زیادہ وقعت
نہیں رکھتیں لیکن عوام کالانعام کی باگ پھیرنے کے لیے جادو کا اثر اونمیں ضرور رکھ
۱۳۵ سے منظر خیر خواہی اہل اسلام اہل سنت وجماعت میں نے اسپر تنبیہ مناسب جانکر
دو چار کلمے لکھ دیے تاکہ کوئی منصف طالب تحقیق دھوکے میں نہ آجائے انکے اقوال
سے عذر یہ نکالتے ہیں کہ ان اقوال میں تعارض وتخالف سے بوجہ عدم نظر غائر انکا کلام خالی نہ جانے
یہ لوگ آیت وحدیث ہی کیون نہ پیش کریں انکے ذہنی اختراعی معانی کو ہرگز نہ مانے
اور خوب یاد رکھنا چاہیے کہ انکے تالیفات میں ضرور تدافع وتخالف کا ظہور ہوگا۔
کتمان حق تو ادنیٰ سی بات ہے اور یہ امر کچھ انھیں متقدمین کا خاصہ لازمہ نہیں بلکہ متاخرین
مخالفین کے تصانیف کو بھی جب ہمنے دیکھا تو اونھیں کے قدم بقدم پایا ایک
اور کے نکالے ہوئے ایک ہی لاٹھی کے ہانکے ہوئے دیکھو کیون جاؤ مولوی اسمٰعیل دہلوی
اور نواب صدیق حسن خان بھوپالی کے تصانیف ملاحظہ کرلو تقویۃ الایمان میں
استعانت وتوسل کو شرک وکفر لکھا ہے ایضاح اور صراط مستقیم میں جا بجا مستحب

سلمی قدس سرہ فرمودہ کہ این سخن در مقام جمع ست وحق سبحانہ مرتبہ جمع را برائے
ہیچ کس تصریح نہ کردہ الابرائے آنکہ اخص واشرف موجودات ست ولهذا
السر یقول علیه السلام یوم القیامة امتی امتی دون نفسی نفسی لانه
لم یبق فیه لبقیة الوجود اصلا وفیه اسوة حسنة للکمل من افراد امته
فاعرف جدا فمعنی ید الله فوق ایدیهم ای قدرته الظاهرة فی صورة
قدرة النبی علیه السلام فوق قدرتهم الظاهرة فی صور ایدیهم
لانه مظهر الاسم الاعظم المحیط الجامع وکل الاسماء تحت حیطة
هذا الاسم الجلیل فید النبی صلی الله تعالی علیه وسلم مع غیره
کید السلطان مع ماسواه وهو ای قوله ید الله فوق ایدیهم زیادة
١٣٨ التصریح فی مقام عین الجمع لحصول هذا المعنی الاطلاقی مما قبله
والحاصل ان الله تعالی جعل نبیه صلی الله تعالی علیه وسلم مظهرا
کمالاته ومرآة لتجلیاته ولذا قال علیه السلام من رانی فقد رأی
الحق ولما فنی علیه السلام عن ذاته وصفاته وافعاله کان نائبا
عن الحق فی ذاته وصفاته وافعاله کما قیل ع نائب ست ودست اودست خداست
وفی المقام قال الحلاج انا الحق وابو یزید سبحانی ما اعظم شانی
وابو سعید الخراز لیس فی الجبة غیر الله قال الواسطی خبر الله بهذه
الآیة ان البشریة فی نبیه عاریة واضافة لا حقیقة یعنی فظاهره مخلوق

سلہ اسی مقام میں منصور نے انا الحق فرمایا اور ابویزید قدس سرہ نے سبحانی ما اعظم شانی فرمایا اور ابوسعید نے
فرمایا کہ میرے جبہ میں سوای خدا کے نہیں ہے واسطی نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے اس آیت سے خبر دی ہے کہ بشریت اپنے نبی کریم
علیہ التحیۃ والتسلیم میں عاریت واضافت ہے نہ حقیقی یعنی ظاہر ان کا انسان ہے اور باطن ان کا حق ہے۔

سلمی قدس سرہ فرمودہ کہ این سخن در مقام جمع ست و حق سبحانہ مرتبۂ جمع را برای
ہیچ کس تصریح نہ کردہ الا برای آنکہ اخص و اشرف موجودات ست ولہٰذا
السر یقول علیہ السلام یوم القیامۃ امتی امتی دون نفسی نفسی لانہ
لم یبق فیہ بقیۃ الوجود اصلا وفیہ اسوۃ حسنۃ للکمل من افراد امتہ
فاعرف جدا فمعنی ید اللہ فوق ایدیھم ای قدرتہ الظاھرۃ فی صورۃ
قدرۃ النبی علیہ السلام فوق قدرتھم الظاھرۃ فی صور ایدیھم
لانہ مظھر الاسم الاعظم المحیط الجامع وکل الاسماء تحت حیطۃ
ھذا الاسم الجلیل فید النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم مع غیرہ
کید السلطان مع ماسواہ وھو ای قولہ ید اللہ فوق ایدیھم زیادۃ
التصریح فی مقام عین الجمع لحصول ھذا المعنی الاطلاقی مما قبلہ ١٣٨
والحاصل ان اللہ تعالی جعل نبیہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم مظھرا
لکمالاتہ ومرآۃ لتجلیاتہ ولذا قال علیہ السلام من رأنی فقد رأی
الحق ولما فنی علیہ السلام عن ذاتہ وصفاتہ وافعالہ کان نائبا
عن الحق فی ذاتہ وصفاتہ وافعالہ کما قیل ؎ نائب ہست و دست او دست خداست
وفی المقام قال الحلاج انا الحق وابو یزید سبحانی ما اعظم شانی
وابو سعید الخراز لیس فی الجبۃ غیر اللہ قال الواسطی خبر اللہ بھذہ
الآیۃ ان البشریۃ فی نبیہ عاریۃ واضافۃ لا حقیقۃ یعنی فظاھرہ مخلوق

ملہ اسی مقام میں منصور نے انا الحق فرمایا اور ابو یزید قدس سرہ نے سبحانی ما اعظم شانی فرمایا اور ابو سعید نے
فرمایا کہ میرے جبہ میں سوای خدا کے نہیں ہے واسطی نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے اس آیت سے خبر دی ہے کہ بشریت اپنے نبی کریم
علیہ التحیۃ والتسلیم میں عاریت و اضافت ہے نہ حقیقی یعنی ظاہر ان کا انسان ہے اور باطن ان کا حق ہے ۱۲-

ویا طنہ حق انتہی کیا خوب کہا ہے کسی عارف نے ۵

لو جئت لن تلقیٰ الا الوجہ مصورۃ | صورا لیس لا تنطق ولا تسأل

دلیل ایک سو چھتیس کسی عاقل انصاف پسند کو اس میں کلام نہیں کہ کمالات کا انتہا علم و
قدرت سے ہوتا ہے جسکو یہ دو وصف کامل طور پر عطا ہونگے اوس سے سب کمالات مثل
تصرف فی العالم اور فریادرسی فریاد خواہ او ہر جگہ حاضر و ناظر ہونا اور اطلاع علیٰ جمیع
ما خلق کل شی ممکن اور واقع ہونگے اور حضور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں بہت سی آیات
قرآن سے ان دونوں وصف کا تحقق اور علی سبیل الاتصاف ثابت ہو چکا ہے [illegible] علم
بالغیب کے ثبوت کا حال یہ ہے کہ سیکڑوں آیتوں سے ثابت ہوا اور کہیں میں انزلنا علیک
الکتٰب تبیانا لکل شی الخ بس ہر لوح محفوظ میں کل صغیر و کبیر مستطر ولا رطب
١٣٩ ولا یابس الا فی کتٰب مبین وہ حضور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم کا ایک قطرہ
چنانچہ بیان اسکا سابق ہو چکا غرض علم غیب کا ثبوت جمیع علمائے [illegible] ہوتی ہے تصرف کے
ثبوت کیواسطے آیۂ کریمہ ید اللہ فوق ایدیہم [illegible] ثابت ہے حضور عالم صلی
تعالیٰ علیہ وسلم کی حضوری میں جو آن واحد میں چند ہا ہو کلام [illegible] قتل و انفس کو سلام کرنا ہو
دلیل ایک سو سینتیس حصن حصین میں ہے اذا انفلتت دابۃ احدکم فلیناد اعینوا
یا عباد اللہ جب تمہاری سواری بے اختیار ہو جائے تو اعینوا یا عباد اللہ کہو
یعنی بندگان الٰہی سے استغاثہ و استعانت کرو نیز اسمیں ہے و ان اراد عونا فلیقل یا عباد اللہ اعینونی
یا عباد اللہ اعینونی یا عباد اللہ اعینونی یعنی جب کوئی مدد چاہے تو اس طرح کہے کیونکہ اللہ کے بندے ہیں جو دیکھتے نہیں

۵ سب چھوٹی بڑی چیز لوح محفوظ میں مرقوم ہے اور کوئی تر اور خشک نہیں مگر لوح محفوظ
میں موجود ہے از مولانا مولوی عظیم الدین صاحب اسلام آبادی دام فیضہ القوی۔

جمع الجوامع مین ابو یعلی اور طبرانی سے منقول باین لفظ اذا[۱] انفلتت دابة احدکم
بارض فلاة فلیناد یا عباد الله احبسوا علی یا عباد الله احبسوا علی فان لله
فی الارض حاضرا یحبسه علیکم اور طبرانی کی ایک روایت مین یون ہے[۲] واذا
ضل احدکم شیئا او اراد غوثا وھو بارض لیس بھا انیس فلیقل یا عباد
الله اعینونی یا عباد الله اعینونی فان لله عبادا لا یراھم جامع الصغیر شرح
حصن حصین مین مرقوم ہے ھذا حدیث حسن مسند بزار مین ابن عباس رضی الله
تعالی عنہ سے یہ حدیث مرفوعا مروی حافظ ہیثمی نے مجمع الزوائد مین اسکو نقل کر کے
لکھا ورجاله ثقات حافظ ابن حجر عسقلانی نے زوائد بزار مین اسکی تحسین کی ابن
ابی شیبہ نے اپنے مصنف مین عبد الله بن عباس رضی الله تعالی سے روایت کیا
۱۴۰ طبرانی نے معجم کبیر مین عتبہ بن غزوان رضی الله تعالی عنہ سے ابن سنی نے عبد الله بن
مسعود رضی الله تعالی عنہ سے مرفوعا روایت کیا امام نووی حافظ جلال الدین سیوطی
حافظ جزری ملا علی قاری وغیرہم نے اس حدیث کا قابل احتجاج ہونا تسلیم کیا ہے
در الثمین شرح حصن حصین ملا علی قاری مین اسطرح واقع رو السنی عن ابن مسعود
مرفوعا اذا انفلتت دابة احدکم بارض فلاة فلیناد یا عباد الله احبسوا
فان لله تعالی عبادا فی الارض تحبسه جب اس حدیث کی صحت اور قابلیت احتجاج

[۱] جب تمسے کسی کا جانور جنگل مین گم جائے تو چاہیے کہ یون پکارے کہ ای الله تعالی کے بندو میرے
روکو ای الله کے بندو میرے واسطے اوسکو روکو ای الله کے بندو میرے واسطے اوسکو روکو تو بیشک الله کے
بندے زمین مین حاضر ہین وہ اوسکو روکینگے تمکو مل جائیگا [۲] جب کوئی کسی چیز کو گمادے اور مدد کا ارادہ
کرے کسی مددگار سے اور اوسکا وہانپر کوئی دوست واشنا نہو تو اسطرح کہے کہ ای الله کے بندو میری مدد
کرو ای الله کے بندو میری مدد کرو ای الله کے بندو میری مدد کرو کیونکہ الله تعالی کے ایسے بندے ہین کہ اونکو کوئی نہین دیکھتا

معلوم ہو گئی تو ہم کہتے ہین کہ یہ حدیث ابدالان الٰہی کی شان وصال مین وارد ہو اور انکی
قطعیت وجود ابدال پر استدلال کیا گیا ہو اور چونکہ وجود ابدالان و دیگر اہل مناصب
محققین کے نزدیک مقطوع اور متیقن ہو یہانتک کہ امام جلال الدین سیوطی نے
اس بارے مین خاص ایک رسالہ تصنیف کیا ہو جسمین وجود ابدال و اوتاد و قطب
وغیرہم کا اثبات احادیث و روایات مختلف و طرق متعددہ سے کرکے اوسکا نام
الخبر الدال علی وجود القطب والاوتاد والنجباء والابدال رکھا ہو اور محققین نے
اسکو سند مین ذکر کیا ہو لہٰذا نہ اسکے قابل تمسک ہونے مین کوئی شبہہ نہ وجود ابدال
و قطب مین کوئی شک اصلا بلکہ تذکرۃ الموضوعات مین اس حدیث کو لکھکر کہا ھو
صحیح وان شئت قلت متواتر یقطع بوجود الابدال ضرورۃ اور ابدالان الٰہی
١٣٦ کا حال سابقاً مین لکھ چکا ہون کہ ایک وقت مین چند جا موجود ہوتے مین اور جب
ایک جگہ سے دوسری جگہ جاتے ہین اپنی صورت کے مماثل وہان چھوڑ جاتے ہین حضرت علی
کرم اللہ تعالی وجہہ کے پاس اہل شام کا ذکر آیا لوگون نے کہا یا امیر المومنین ان
لوگون پر لعنت بھیجیے آپ نے فرمایا نہین ہمنے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے
سنا ہو کہ ابدال شام مین ہین وہ چالیس آدمی ہین جب ونمین کا کوئی شخص مرتا ہو دوسرا شخص
قائم مقام کیا جاتا ہو انھین کے سبب سے پانی برستا ہو دشمنون پر فتح ہوتی ہو اہل شام پر عذاب
نہین آتا عن شریح بن عبید قال ذکر اھل الشام عند علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ وھو
بالعراق فقالوا العنھم یا امیر المؤمنین قال لا سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
یقول الابدال بالشام وھم اربعون رجلا کلما مات رجل ابدل اللہ مکانہ رجلا یسقی
بھم الغیث وینصر بھم علی الاعداء ویصرف عن اھل الشام بھم العذاب

اگرچہ تعداد اور محل سکونت مین ابدالونکے روایات مختلف وارد ہین اور بعض روایات مین بعض
طرق سے ضعف ہو مگر کثرت روایات اور اکثر کی صحت اس بات پر قطعًا دال ہو کہ اونکی اصل
ضرور ہو قطع نظر اس امر کے کہ مناقب اور فضائل مین ضعیف حدیث کا محتج بہ ہونا متفق علیہ
اور مجمع علیہ ہو کما تقرر فی مقرہٖ ایک روایت حضرت امیر المومنین اسد اللہ کرم اللہ
وجہہ سے اس طور ہو کہ مین نے آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے پوچھا تو حضور نے
فرمایا ھم ستون رجلاً حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے بایں طور کہ الابدال اربعون
رجلاً واربعون امرأۃ کلما مات رجل ابدل اللہ مکانہ رجلا وکلما مات
امرأۃ ابدل اللہ مکانہا امرأۃ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے
عن النبی صلے اللہ تعالی علیہ وسلم قال خیار امتی فی کل قرن خمس مائۃ
۱۴۲ والابدال اربعون فلا الخمسمائۃ ینقصون ولا الاربعون کلما مات رجل ابدل
اللہ من الخمسمائۃ مکانہ وادخل من الاربعین مکانہم قال یا رسول اللہ دلنا علی اعمالہم
قال یعفون عن ظلمهم ویحسنون الی من اساء الیهم ویتواسون فیما اٰتاھم اللہ
حضرت ابن اسود سے الابدال سبعون فستون بالشام وعشرۃ بسائر
الارض واخرج ابن عساکر والخطیب من طریق عبد اللہ بن محمد قال
سمعت الکنانی یقول النقباء ثلثمائۃ والنجباء سبعون والبدلاء اربعون
والاخیار سبعۃ والعمد اربعۃ والغوث واحد فمسکن النقباء المغرب
ومسکن النجباء المصر والعمد فی زوایا الارض ومسکن الغوث بمکۃ فاذا
عرضت الحاجۃ من العامۃ ابتهل فیها النقباء ثم النجباء ثم الابدال ثم الاخیار ثم العمد
فان اجیبوا والا ابتهل الغوث فلا تتم مسألتہ حتی یجاب دعوتہ

فہرست مضامین تحفہ حنفیہ

حال مضامین	اسمای گرامی صاحبان مضامین	نشان صفحہ
امکان کذب باری تعالی کے بطلان پر دلائل قاہرہ محققہ قائل کے ساتھ رجوع کا بیان۔ امام وہابیہ کے رد کی نفیس تمہید نصیحت آمیز اور اوسکا معتزلی پن۔	حضرت مجدد مائۃ حاضرہ فاضل بریلوی مدظلہ العالی۔	۱
ماں باپ کو سخت سست کہنے اونکو گالی دینے کے قبائح اور اونکے ادب و اطاعت کرنیکے مدائح۔	حضرت مولانا مولوی شاہ محمد سلامت اللہ صاحب رامپوری ام فیضہ القوی	۹
ابدال کے سبب سے فریاد رسی ہوتی ہے اونھین کے سبب سے رزق ملتا اور مینہ برستا اور زمین پر بلا کا نزول نہین ہوتا ہے۔ قاضی شوکانی کی بیہودہ گوئی اور اوسکا جواب نفیس اور ان سب امور کے ذکر سے اثبات تشریف آوری حضور پرنور علیہ الصلاۃ والسلام کا ایک وقت مین متعدد جگہ۔	ایضاً دامت برکاتہم۔	۱۷
روافض کے مزخرفات و خرافات کے دندان شکن جوابات اونھین کے کتب معتبرہ سے	جناب مولوی سید فرید محسن صاحب ساکن اجھوا ضلع الہ آباد زید فیضہم	۲۵
رسالہ منظومہ وہابیہ کا جواب باصواب اور اسی ضمن مین گنگوہی صاحب کے اوس فتوے کا رد جسمین اونھون نے میلاد شریف و قیام تعظیمی کو حرام تک قرار دیا ہے۔	ابو المساکین ضیاء الدین مہتمم تحفہ عفی عنہ۔	۳۳
طلبہ مدرسہ اہل سنت پٹنہ کا نتیجہ امتحان و دیگر امور ضروری متعلق مدرسہ جلسہ افتتاح دار الطعام کا حال۔	جناب قاضی عبد الوحید صاحب مہتمم مدرسہ بدر کدہ دام فیضہ	۴۱

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے الابدال فی ھٰذہ الامۃ
ثلثون مثل ابراھیم خلیل الرحمٰن کلما مات رجل ابدل اللہ مکانہ رجلا اخر
طبرانی میں سے مروی ہے الابدال فی امتی ثلثون رجلا بھم تقوم الارض و
بھم یمطرون و بھم ینصرون پھر حضرت عبادہ بعد نقل اس حدیث کے
رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرماتے ہیں انی ارجوان یکون الحسن
منھم حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یون روایت ہے عن النبی
صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال لن تخلو الارض عن ثلثین مثل ابراھیم
خلیل الرحمٰن بھم تغاثون وبھم ترزقون وبھم تمطرون حضرت عبداللہ
بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے کہ بعد حضرت نوح علیہ السلام کے ہمیشہ سات
١۴٣ آدمی زمین پر رہتے ہیں جنکے سبب سے اللہ تعالیٰ زمین پر بلا نازل نہیں فرماتا ماخلت
الارض من بعد نوح من سبعۃ یدفع اللہ بھم عن اھل الارض حضرت
عبداللہ بن عمر سے لایزال اربعون رجلا یحفظ اللہ بھم الارض کلما مات
رجل ابدل اللہ مکانہ أخرو ھم فی الارض کلھا حضرت ابوالدرداء رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انبیا علیہم الصلاۃ والسلام زمین کے اوتاد تھے جب سلسلہ
نبوت کا حضرت خاتم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے منقطع ہوگیا اللہ تعالیٰ
نے امت محمدیہ سے اونکے قائم مقام بنائے اونھین ابدال کہتے ہین وہ کچھ نماز روزہ
تسبیح کے بدولت اس رتبہ کو نہین پہونچے بلکہ حسن خلق صدق ورع حسن نیت
سلامتی قلب ونصیحت کے سبب سے ان الانبیاء کانوا اوتاد الارض فلما
انقطعت النبوۃ ابدل اللہ مکانھم قوما من امۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

وقال ابو عمر لا يأتي الى الامر بما يعد ولو الناس بكثرة صوم ولا صلاة ولا تسبيح ولكن
بحسن الخلق وبصدق الورع وحسن النية وسلامة قلوبهم والنصيحة
لجميع المسلمين حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے اصلاً مروی
البدلاء اربعون اثنان وعشرون بالشام وثمانية عشر بالعراق كلما مات
واحد ابدل الله مكانه آخر فاذا جاء الامر قبضوا كلهم فعند ذلك تقوم
الساعة مجموعہ ان روایات سے واضح ہو کہ ابدال سے عالم کے نظام و انتظام
کا تعلق اونسے وابستہ رکھا ہے اونھیں کی وجہ سے مینہ برستا ہے اونھیں کی بدولت
مخلوق کو رزق ملتا ہے اونھیں کی مدد سے دشمنوں پر فتح حاصل ہوتی ہے اونھیں کے
طفیل سے عالم سے بلا دفع ہوتی ہے مصیبت کے وقت اونسے استغاثہ و فریاد
کرنے سے اونکا فضل شامل حال سب کے شریک ہوتا ہے تمام زمین میں وہ گشت کرتے اور ۱۴۴
فریاد رسی خلق کے موجود ہیں وہ خود کچھ مستقل نہیں بلکہ تحت قبضۂ قدرت و نیابت
حضرت ختم رسالت ہیں جسطرح حضور عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نائب مطلق حق تعالی
کے ہیں اسیطرح وہ نائبین حضور ہیں جبتک وہ زندہ ہیں قیامت نہیں آئیگی جب یہ
سب کے سب مر جائینگے قیامت قائم ہو جائیگی کما ہو المستفاد یافعی سے میں سابقا
نقل کرتا اذا اغاثوا استبدال فی مکانهم صور روحانية ... العرض جب
ابدال کے اوصاف کمال ایسے ہوئے کہ اونکو پکارنا مصیبت کیوقت یا عباد اللہ
اعینونی کے ساتھ خود حضور عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے تعلیم فرمایا اور وہ فریاد رس
ومدبر و ناظم خلق کے اور دافع البلا اور ناصر علی الاعداء ٹھہرے تو حضور عالم صلی اللہ
تعالی علیہ وسلم کا اتصاف باین کمالات یقیناً بطریق اعلی اور بوجہ اولی اعتقاد کرنا چاہیے

اور مجمع ہو جا ان کمالات وصفات کے ایک وقت مین اپنی روحانیت سے چند جا موجود
ہو سکے مین زندگی مین اور نیز مرنے پر ارواح کاملین کے حضور روحانیہ کا تعدد مسلم ہو قر
تو پھر حضور عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی نسبت اسطرح کا حضور آن واحد مین ہو اضع
متکاثرہ ومجالس کثیر متعددہ مین کیون غیر متصور **دلیل ایک سو چھتیس** علامہ بوصیری
صاحب قصیدہ بردہ رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی حکایت مشہور ہے کہ اون پر اتفاقًا ایسے وقت
فالج گرا کہ وہ ایک جنگل مین تھے کوئی رفیق ومعاون نہ تھا اوسی حالت مین یہ قصیدہ تصنیف
کیا جب قصیدہ تمام ہو گیا خداوند کریم کو سجدہ کیا اور حضور عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
کی بارگاہ عالم پناہ مین حضور کیطرف متوجہ ہو کر بنہایت تضرع اور استغاثہ سے یہ پڑھا ہ

یا اکرم الخلق مالی من الوذبہ	سواک عند حلول الحادث العمم

پھر پورا قصیدہ پڑھکر سو گئے دیکھتے کیا ہین کہ حضور عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ۱۴۵
کمال عنایت وتلطف سے انکے جسم پر ہاتھ پھیرتے ہین جب خواب سے بیدار ہوئے
اپنے آپ کو اچھا خاصہ چنگا پایا جسوقت علامہ مسطور نے حضور سے استغاثہ
کیا تھا اور حضور نے دست مبارک پھیر کر اونکو نوازا تھا اوس آن مین سوائے
اسی کرم کے اور کام تمام عالم مین سے حضور کے متعلق جو عالم برزخ مین ہین نہ تھے
اسپر کوئی برہان نہین ومن ادعی فعلیہ البیان اور ہمارے واسطے صرف
اتنا کافی ہے کہ عالم برزخ مین حضور کے متعلق بہت سے کام اور بہت سے اشغال
ہین منجملہ اونکے صالحین کے جنازون مین رونق افروز ہونا ہے اور تمام امت کے
اعمال نیک وبد مین نظر کرنا اور امثال اسکے کما اسبقنا فیما اسلفنا ہان اس وقت
مجھے قاضی شوکانی کی تقریر کافی خوب یاد آئی کان لگا کر چوکنا ہو کر سننا چاہیے

اپنی کتاب در النضید فی اخلاص کلمۃ التوحید مین لکھت کرتے ہین
کہ قصیدہ بردہ والے نے یہ کلام سراسر مخالف کتاب اللہ و سنت رسول اللہ
کے کہا ہے کیونکہ انھون نے کل ملاذ کی نفی کی ہے سوا ے آنحضرت صلی اللہ تعالی
علیہ وسلم کے خدا کو بھی بھول گئے ایسا استغاثہ محض تو سوای اللہ تعالی کے اور کسی سے
جائز نہین خواہ کوئی مردہ ہو خاصکر جو سیکڑون برس سے خاک مین ملگیا مٹی مین
دبا ہوا ہے ووقع من کثیر من ھذہ الامۃ من الغلو المنھی عنہ المخالف
کما فی کتاب اللہ وسنۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کما یقول صاحب البردۃ

یا اکرم الخلق مالی من الوذ بہ | سواک عند حلول الحادث العمم

فانظر کیف نفی کل ملاذ ما عدا عبد اللہ ورسولہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
۱۳۴ وغفل عن ذکر ربہ ورب رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم انا للہ و
انا الیہ رٰجعون ومن ذلک قول من یقول مخاطبا لابن العجیل ؎

ھات لی منک یا ابن موسی اغاثۃ | عاجلا فی مسیرھا حثاثۃ

فھذا محض الاستغاثۃ التی لا تصلح بغیر اللہ لمیت من الاموات
قد صار تحت اطباق الثری منذ مئین من السنین انتھی میں
کہتا ہون اولاً قاضی شوکانی نے علامہ بوصیری رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے شعر
کے مضمون کو نہ سمجھا ملقب بلقب قاضی و ملا ہونیکو یہ ضرور نہین کہ شعر
وسخن کے سمجھنے کا مذاق بھی رکھتا ہو علامہ بوصیری کی روح مبارک قبر مین کہتی ہوگی
کہ شعر مرا بمدرسہ کہ برد علامہ بوصیری جو یہ فرماتے ہین حضور عالم صلی اللہ
تعالی علیہ وسلم سے کہ آپ کے سوا میرا کون ہے جس سے التجا کیجیے جب سخت مصیبت

اپنی کتاب در النضید فی اخلاص کلمۃ التوحید میں لکھتے ہیں کہ قصیدہ بردہ والے نے یہ کلام سراسر مخالف کتاب اللہ و سنت رسول اللہ کے کہا ہے کیونکہ انھوں نے کل ملاذ کی نفی کی ہے سواے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خدا کو بھی بھول گئے ایسا استغاثہ محض تو سوای اللہ تعالیٰ کے کسی کو جائز نہیں خواہ کوئی مردہ ہو خاصکر جو سیکڑوں برس سے خاک میں ملگیا مٹی میں دبا ہوا ہے وقع من کثیر من ہذہ الامۃ من الغلو المنہی عنہ المخالف کما فی کتاب اللہ وسنۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مما یقول صاحب البردۃ

یا اکرم الخلق مالی من الوذبہ ۔۔۔ سواک عند حلول الحادث العمم

فانظر کیف نفی کل ملاذ ما عدا عبد اللہ و رسولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
۱۴۶ وغفل عن ذکر ربہ ورب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انا للہ و انا الیہ رجعون ومن ذلک قول من یقول مخاطبا لابن العجیل ؎

ہات لی منک یا ابن موسی اغاثۃ ۔۔۔ عاجلا فی سیرہا حثاثۃ

فہذا محض الاستغاثۃ التی لا تصلح بغیر اللہ لمیت من الاموات قد صار تحت اطباق الثری منذ مئین من السنین انتہی میں کہتا ہوں اولاً قاضی شوکانی نے علامہ بوصیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے شعر کے مضمون کو نہ سمجھا ملقب بلقب قاضی وملا ہونیکو یہ ضرور نہیں کہ شعر وسخن کے سمجھنے کا مذاق بھی رکھتا ہو علامہ بوصیری کی روح مبارک قبر میں کہتی ہے کہ شعر مرا پیش قاضی شوکانی کہبر د علامہ بوصیری جو یہ فرماتے ہیں حضور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہ آپ کے سوا میرا کون ہے جس سے التجا کیجیے جب عموم مصیبت

آن پہونچی اسکا مطلب یہ ہے کہ جناب الٰہی مین امت مرحومہ کے لیے شفاعت
کرنیوالا سوا حضور کے دوسرا نہین سب کی شفاعت تابع آپ کی شفاعت
کے ہوگی اسمین عموماً ہر ملاذ کی نفی کہان ہوئی اگر لفظ اکرم کی اضافت خلق کیطرف
اور کلمۂ حادث عمم کی جو اصل مین قیامت مراد ہے سباق وسیاق کے قرینے سے
غور کرتے تو بھی ایسی بے تکی نہ ہانکتے انا للہ وانا الیہ راجعون ثانیاً
شروح اور حواشی اس قصیدۂ مبارکہ کے جو کثرت سے علمائے محققین نے
لکھی ہین کسی نے اسکو شرک وناجائز نہین بتایا اور اوسکا مطلب جو مین نے
عرض کیا وہی تحریر فرمایا اگر قاضی شروح کیطرف رجوع کرتے تب بھی اونکو
مطلب اسکا معلوم ہوجاتا اور صاحب قصیدہ رحمہ اللہ تعالی کو مشرک
اور بدعتی اور مخالف کتاب اللہ وسنت رسول اللہ نہ لکھ مارتے ثالثاً ۱۴۷
جملۂ اخیرہ اونکے کلام کا خالی سوء ادب سے نہین بلکہ بلحاظ تعریض معاذ اللہ
ان پر انھین کے حکم ماحصل کا راجع ہو تو عجب نہین رابعاً بہت سے بزرگان دین
اور اساتین شرع متین نے اس مضمون کو اپنے اشعار مین باندھا ہے کہ سوائے
حضور کے اور کوئی ملجا وماوی نہین حضرت غوث الاعظم قطب اقطاب العالم
قدس سرہ کا یہ شعر مشہور ہے ؎

یا حبیب الاله خذ بیدی	ما لعجزی سواک مستند

جناب شاہ ولی اللہ صاحب قصیدہ اطیب النغم فی مدح سید العرب والعجم مین فرماتے ہین

ابیات

تطلبت هل من ناصر او مساعد	الوذ به من خوف سوء العواقب

فلست اری الا الحبیب محمدا	صلی اللہ علیہ وسلم	رسول اللہ الخلق جم المناقب
ومعتصم المکروب فی کل غمرۃ		ومنتجع الغفران من کل تائب

مولانا شاہ عبد العزیز صاحب اسکی تخمیس مین لکھتے ہین۔

انقضی شباب العمر فی غفلتی سدی	ومازلت فی قید المعاصی مقیدا
ولم ادخر للذنب عذرا ممھدا	فلست اری الا الحبیب محمدا

رسول اللہ الخلق جم المناقب

مدار وجود لکون فی کل لحظۃ	ومفتاح باب الجود فی کل عسرۃ
ومتمسک الملھوف فی کل شدۃ	ومعتصم المکروب فی کل غمرۃ

ومنتجع الغفران من کل تائب

۱۴۸ ایضاً شاہ ولی اللہ صاحب قصیدۂ ہمزیہ مین فرماتے ہین۔

رسول اللہ یا خیر البرایا	نوالک ابتغی یوم القضاء
اذا ما حل خطب مدلھم (کار عظیم سخت)	فانت الحصن من کل البلاء
الیک توجھی وبک استناد	وفیک مطامعی وبک ارتجاء

اگر قاضی شوکانی زندہ ہوتے تو اونسے مین پوچھتا کہ اپنی کافی تحقیق سے تم کس کسکو مشرک بناؤگے مخالف کتاب و سنت بتاؤگے آپ اونکے تمام معتقدین ہم مشرب اہل ہند سے ہم پوچھتے ہین کہ اسکا جواب دو نہین تو اپنے معتقدات سے توبہ کرو۔ خامساً یہ مضمون جو علامہ بوصیری رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے اپنے شعر مین باندھا ہے یہی بعینہٖ صحابہ نے باندھا ہے اور حضور عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو پڑھکر سنایا ہے دیکھو حضرت سواد بن قارب رضی اللہ تعالی عنہ کے

اوس قصیدے مین سے جسکو آپکے حضور مین پیش کیا اور سنایا ہو ایک شعر یہ ہے ؎

وکن لی شفیعًا یوم لا ذو شفاعة	سواک بمغن عن سواد بن قارب

ابن شاہین فرماتے ہین کہ اگر یہ عرض و استغاثہ جائز نہ ہوتا تو حضور عالم صلی اللہ
تعالی علیہ وسلم اس سے ضرور منع فرماتے مخالفو انصاف سے بیچ کہنا
اسمین کل ملاذ کی نفی سوائے حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے ہو
یا نہین کیا قاضی شوکانی صحابہ کی نسبت بھی معاذ اللہ یہی حکم لگائیگا اور
کہیگا وہ بھی خدا کو بھول گئے نعوذ باللہ منہا دلیل ایک سو انتالیس مولانا
شاہ ولی اللہ صاحب در الثمین مین لکھتے ہین اخبرنی والدی انہ
کان مریضًا فرأی النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فی النوم
۱۴۹ فقال کیف حالک یا بنی ثم بشرہ بالشفاء واعطاہ شعرتین
من شعور لحیتہ فتعافی من المرض فی الحال وبقیت الشعرتان
عندہ فی الیقظة فاعطانی احدہما فہی عندی ترجمہ میرے
والد مولانا شاہ عبد الرحیم صاحب نے کہا کہ مین بیمار تھا حضور عالم صلی اللہ
تعالی علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا حضور نے کمال شفقت سے پوچھا اے
میرے بیٹے تیرا کیا حال ہے پھر صحت کی خوشخبری دی اور دو موے مبارک
اپنی ریش مبارک سے اونکو عنایت فرمائے اور والد فی الفور اچھے ہو گئے
اور جب بیدار ہوئے دونون بال حضور کے اونکے پاس موجود تھے اونمین سے
ایک بال والد نے مجھے عنایت فرمایا جو میرے پاس ہنوز موجود ہے۔
اقول جب حضور عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے تصرف اور عنایت کا

یہ حال ہے اپنی اولاد کے ساتھ اور امت کے ساتھ کہ خواب مین جو چیز عطا ہوتی ہے اوسمین اور بیداری کے عطیہ مین کوئی فرق نہین تو پھر حضور کی نسبت قرب و بعد اور خواب و بیداری مین کچھ فرق نہ رہا اور نیز ایک وقت مین ہزار جگہ موجود ہونا کچھ بعید نہ ہوا فللّٰہ سبحانہ الحمد والمنہ دلیل ایک سو اٹھتیس یہ امر اہل سنت وجماعت کے محققین کے نزدیک مسلم اور محقق ہے کہ جو کمال انبیا علیہم السلام کیواسطے بطور معجزہ کے ممکن اور واقع وہ کمال اولیا کے واسطے بطور انعکاس اور کرامت کے جائز ہے کما فی انباہ الاذکیاء فی حیوۃ الانبیاء للعلامۃ السیوطی والمیزان للعارف الشعرانی قد تقرر ان ماجاز للانبیاء معجزۃ جاز للاولیاء کرامۃً بشرط عدم التحدی اور نیز یہ امر مسلمات سے ہے کہ اولیاے کرام مین جو خوارق عادات اور اتصاف و تخلق باخلاق اللہ وغیرہا ظاہر ہوتے ہین وہ سب ناشی ہین کمال اتباع نبی سے اور کمالات نبوت سے کیونکہ ولی فرع ہین نبی کے اور حیات انبیا علیہم السلام کا حقیقی حسی دنیاوی ہونا متفق علیہ ہے اور شہدا کی حیات منصوص ہے اور اولیا اللہ شہدا ی حقیقت ہین اور بعضے اولیا اللہ کا ایک وقت مین چند جا ہونا واقع ہے کما قد منا کل ذٰلک مستنداً فیما سبق منجملہ اون اولیا اللہ ایک حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالی عنہ ہین جنکی شان عالی ہین شیخ عبد الحق محدث دہلوی شرح فتوح الغیب مین تحریر فرماتے ہین کہ سیدنا الشیخ عبد القادر جیلانی علیہ السلام را موت نیست حیات و ممات برابر است اور ملک العلماء قاضی شہاب الدین کے ملفوظات مین ہے سیدنا مولانا شیخ ابو محمد سید عبد القادر جیلانی را موت نیست حیات و ممات برابر است

(باقی در پرچہ آیندہ)

مخزن تحقیق

١٣١٥

ملقب به

تحفۂ حنفیہ

یہ ہے وہ مخزن تحقیق اے یار	نہیں کرتا تجاوز حق سے زنہار
زمانے میں نہیں جسکا ثانی	کرامات نبی ہے حق کی نشانی

یہ رسالہ وہ مرد میدان ہے کہ اکیلا ہندوستان بھر کے بدمذہبوں کی خبر [illegible]
قیامت [illegible] بدمذہب نے سر اٹھایا اسکو [illegible] تائید سنت و رد کفر و بدعت
اہلسنت کی تحقیقات [illegible] علم عقائد تفسیر حدیث فقہ کا چشمہ [illegible]
بزرگان دین کا خزانہ [illegible] فی التحقیق [illegible] سنت [illegible] حق میں سربسر
[illegible] کی حفاظت کرنیوالے [illegible]

باہتمام ابو المساکین ضیاء الدین عفا عنہ اللہ المعین [illegible] پیلی بھیت

[illegible]

اور سابقاً یہ بھی گزر چکا کہ جو تصرف و کرامات اولیاء کے بے حالت حیات میں حق تعالیٰ نے
عطا فرمایا ہے وہ بعد وفات بدستور باقی بلکہ اوس سے زیادہ ہو۔ اور جناب حضرت
غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جملہ تصرفات اور خوارق عادات سے آن واحد
میں چند جا ہونا بڑے بڑے اکابر کی تحریر سے ثابت ہے جیسے علامہ سیوطی اور صاحب
بہجۃ الاسرار شیخ نور الدین شطنوفی جنکی جلالت شان میں امام یافعی مرآۃ الجنان میں
اسطرح لکھتے ہیں الشیخ الامام الفقیہ العالم المقری علامہ حافظ امام ذہبی
طبقات القراء میں لکھتے ہیں الامام البارع شیخ القراء شیخ اجل مولانا عبد الحق
محدث دہلوی اپنے رسالہ تالیف قلب الالیف میں فرماتے ہیں کتاب بہجۃ الاسرار کتابیست
مقرر معتبر مذکور مشہور مصنف آن از مشائخ و علماء مشہور است بعض عظماء المشائخ المقربین و میان
151 وی و بین الشیخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ دو واسطہ است انتہی اثبت من السنۃ میں لکھا ہے وقد ذکر
فی بہجۃ الاسرار الکتاب المشہور فی بیان احوال ہذا الشیخ الکریم المختار
بروایۃ الثقات من المشائخ الکبار و بین مصنف ہذا الکتاب و بین الشیخ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ واسطتان انتہی اسرار الفاخرہ میں مولوی محمد غوث مدراسی لکھتے
ہیں بہجۃ الاسرار و معدن الانوار تصنیف فقیہ عامل عالم فاضل کامل مقری علامہ
محدث فہامہ شیخ نور الدین ابی الحسن علی اللخمی ہے جو سوای حضرت غوث الاعظم
کے اور اکابر اولیاء سے منقول ہے کما ہو سیأتی ایضاً اور جب موت و حیات اونکی برابر
ہوئی تو بعد رحلت بھی چند جا ہونا آن واحد میں ممکن ہوا پھر جناب ختمی مآب حضور عالم
صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت امکان اس امر میں کلام نہ رہا خصوصاً صور
روحانیہ کی ملاقات اور اجتماع کہ وہ بہت سے احادیث سے ثابت ہے منجملہ انکے

ایک حدیث وہ ہے جسکو روایت کیا ہے امام احمد حنبل رضی اللہ تعالی عنہ نے اپنی
مسند مین جیسا کہ علامہ سیوطی رسالۃ اللمعہ فی اجوبۃ الاسئلۃ السبعہ مین لکھتے ہین ۔
هل تجمع الارواح ویری بعضهم بعضا فنعم ایضا قال الامام احمد فی
مسنده عن ابن عمر قال قال رسول الله صلے الله تعالی علیه وسلم
ان روحی المؤمنین یلتقیان علی مسیرۃ یوم اور نیز اعمال زندون کے
مردونکے سامنے پیش کیے جاتے ہین جو اونکے عزیز و اقارب ہین پس اونکو علم احوال
زندونکا ہوتا ہے جب عوام مومنین زندونکے حالات کا علم رکھتے ہین تو خواص
کو کیونکر علم احوال زندونکا نہو گا خصوصاً جو مخلصین اور مخصوصین لاسیما جو اولاد
اونکی ہین پھر اخص الخواص اس اطلاع اور علم احوال اقارب مین خواص سے
بڑھے چڑھے ہین اور جو اخص الخواص کے اصل منشا ہین اونکا کیا پوچھنا ہے پس ١٥٢
جب ایک وقت چند جا ہونا ممکن ہوا اور مستغیثین کے استغاثے کا علم حاصل اور
اونکو سب جا جانے اور پھرنے کی اجازت پھر کیون نہین جائز ہے کہ حضور عالم
صلے اللہ تعالی علیہ وسلم مشاہد خیر اور مجالس مبارکہ میلاد مین رونق افروز ہون
اور اہل محفل حضور کی توجہ اور فیوضات بلکہ دیدار پر انوار سے سرافراز اور بہرہ اندوز
ہون اسی لمعہ مین ہے اما المسئلۃ الثانیۃ وهی علم الاموات باحوال الاحیاء وکما هم فیه فنعم

١ کیا روحین آپسمین جمع ہوتی ہین اور ایک کو دوسری دیکھتی ہے تو فرمایا ہان ۱۲ سہ امام
احمد اپنی مسند مین ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت کرتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ تعالی
علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو مومنکی روحین ایک روز کی مسافت سے ملاقات کرتی ہین ۱۲ سہ دوسرا مسئلہ یہ
زندونکے احوال کو جانتے ہین یا نہین تو فرمایا ہان جانتے ہین ۱۲ مولانا مولوی علیم الدین صاحب زید فیضہ ۔

ایضاً قال داؤد الطیالسی فی مسندہ عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ
تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ان اعمالکم
تعرض علی عشائرکم واقربائکم فی قبورھم فان کان خیرا استبشروا
وان کان غیر ذلک قالوا اللھم الھمھم ان یعملوا بطاعتک انتھی
یہانتک کہ مولانا شاہ عبد العزیز صاحب ایک فتوے کے جواب مین بعد اثبات
شعور وادراک موتی کے آیات واحادیث سے فرماتے ہین۔ بالجملہ انکار شعور
وادراک اموات اگر کفر نباشد در الحاد بودن او شبہہ نیست ایک سوال کے
جواب مین آپ تحریر فرماتے ہین۔ ادراک وشعور اہل قبور بعد الموت در بعضے امور
زیادہ می شود وبعضے کم در انچہ تعلق باموری غیبیہ دارد ادراک آنہا زیادہ است
وبیش آنست کہ التفات وتوجہ ایشان در امور غیبیہ زیادہ است واز امور
دنیویہ التفات وتوجہ کم باین جہت تفاوت واقع می شود والاصل ادراک
وشعور یکسان است۔ شیخ عابد سندی اپنے رسالے مین لکھتے ہین وھٰؤلاء
الموتی من الصالحین بعد انسلاخھم عن الصفات البشریۃ وانقطاع
علائقھم عن الدنیا الدنیۃ وارتیاحھم بلقاء اللہ تعالی المستوجب
لھم السعادۃ السرمدیۃ افیضت علیھم انوار الحضرۃ القیومیۃ
حتی اوضحت لھم کل خفیۃ ورفعت عنھم الحجب البشری وقد
ثبت ذلک لبعض فی حیاتھم الدنیویۃ کما یشیر الیہ یا ساریۃ الجبل
فی السیرۃ العمریۃ انتھی جب حضرت حی قیوم سے انوار قیومیت اون پر فائض
کیے گئے تو اب اونکے علم اور تدبیر وانتظام عالم مین کیا شبہہ رہا اور ایک آن مین

چند جا موجود ہونا بھی واسطے انتظام و تدبیر ہی کے ہو تفکر و تشکر دلیل

ایک سو اور تتالیس جب حضرت فیاض اقدس اپنے فیض قیومیت کے انوار سے ارواح مقدسہ کاملین کو منور فرماتا ہی تمام جسم اونکا نورانی ہو جاتا ہی لطائف عشرہ ظاہرہ و باطنہ کو وہ نور محیط ہو کر اشراق و فیضان کا مخزن بنا دیتا ہی اور ہمیشہ اون انوار کو یوماً فیوماً ترقی ہوتی ہی اور فضائے قلب مین وہ وسعت عطا ہوتی ہی جسکو حق تعالیٰ ہی جانتا ہی حدیث قدسی مین ایک رمز اوسکا اسطرح وارد ہی لا یسعنی ارضی ولا سمائی ولا عرشی ولکن یسعنی قلب عبدی المؤمن

مولانائے روم قدس سرہ القیوم نے اسی کیطرف اشارہ کیا ہی

ظاہرش را پشۂ آرد بچرخ	باطنش گشتہ محیط ہفت چرخ

جب اس مرتبہ کو پہونچتے ہین نقوش مرتسمہ لوح محفوظ کے اونکے قلب مبارک ۱۵۴
مین منعکس ہوتے مین اسوجہ سے مغیبات عالم پر اونکو اطلاع ہوتی ہی اور تجلی ذاتی فیاض اقدس سے جو مقصود و مطلوب ہی اونکو حصہ کامل ملتا ہی اور منصب خلافت و نیابت کے ساتھ نوازے جاتے ہین اوسوقت اجسام عالم سفلی مین اونکو قدرت الٰہی متصرف بناتی ہی۔ پہلے حال علم غیب اور لوح محفوظ پر اطلاع سے مطلع ہو جیسے پھر تصرف کے بیان مین تصرف اہل اللہ کا مشاہدہ کیجیے جناب مولانا شاہ عبد العزیز صاحب قدس سرہ العزیز فلا یظہر علی غیبہ احد الا من ارتضیٰ من رسول کی تفسیر مین فرماتے ہین اطلاع بر غیب خاصۂ پیغمبران است و اولیاء را اطلاع بر غیب بطریق وراثت و تبعیت حاصل می شود۔ اسکے بعد کلام تطویل و تحقیق بلیغ فرما کر لکھتے ہین مراد از اطلاع بر لوح محفوظ اطلاع بر وجہ

نفس الامریہ است کہ قبل از ظہور موجودات در خارج حاصل شود گو بمطالعۂ نقوش
باشد یا بے مطالعہ و این معنی اولیاء اللہ را نیز حاصل میگردد اس سے بعد لکھتے
ہین اطلاع بر لوح محفوظ بمطالعہ و دیدن نقوش ہم بعضے را از اولیاء اللہ بتواتر
منقول است انتہی۔ نیز شاہ صاحب قدس سرہ العزیز اذا السماء انشقت
کے تفسیر مین فرماتے ہین و بعضے از خواص اولیاء اللہ را کہ آلۂ جارحہ تکمیل و ارشاد
بنی نوع خود گردانیدہ اند درین حالت ہم تصرف در دنیا دادہ و استغراق آنہا
بجہت کمال وسعت مدارک آنہا مانع توجہ باین سمت نمیگردد و اویسیان تحصیل
کمالات باطنی از انہا می نمایند و ارباب حاجات و مطالب حل مشکلات خود
از انہا می طلبند و می یابند و زبان حال آنہا در انوقت ہم مترنم باین مقامات است
ع من آیم بجان گر تو آئی بتن ؎ انتہی اس تحقیق سے واضح ہوا کہ اولیاء اللہ کو علم ۱۵۵
لوح محفوظ کا عطا ہوتا ہے اور نیز اونکو حق تعالی اپنا آلۂ جارحہ واسطے تصرف
فی العالم کے مانند تکمیل و ارشاد وغیرہا کے بناتا ہے اور باینہمہ اونکو ذات حق
مین استغراق باقی رہتا ہے گویا لا یشغلہ شان عن شان کے ساتھ متصف ہوتے
ہین اب ایک آن مین چند جا ہونیکی عمدہ تصویرین دیکھیے علامہ حافظ مجدد العصر
سیوطی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا اس باب مین ایک رسالہ خاص مستقل ہے جسکا نام
المنجلی فی تطور الولی ہے اوسکی تھوڑی عبارت مین سابقا لکھ چکا ہون جسمین
بعض اسمائے گرامی مجوزین کے بھی مرقوم ہین۔ اس جگہ مین اوسکی تلخیص اور
وجوہ ثلثہ کی مختصر تکمیل کرنا چاہتا ہون یتوہم ان وجود الشخص الواحد
فی مکانین فی وقت واحد غیر ممکن بل ھو مستحیل ولیس کما توھمہ

هذا المتوهم من الاستحالة فقد نص الائمة الاعلام على انه

من قسم جائز الممكن فاقول الخ اسکے بعد وہ اسما ائمۂ اعلام کے کلمات

فرماتے ہیں وحاصل[1] ما ذکروه فی توجیه ذلك ثلثة امور احدها

انه من باب تعدد الصورة بالمثل والتشكل كما يقع ذلك للجان

والثانی انه من باب طی المسافة وزی الارض من بعد فيراه

الرائيان كل فی بيته وهی بقعة واحدة الا ان الله تعالى طوى الارض

ورفع الحجب المانعة من الاشراق فظن انه فی مكانين وانما

هو فی مكان واحد والثالث انه من باب عظم جثة الولی

بحيث ملأ الكون فشوهد فی كل مكان كما قدر بذلك مثال

ملك الموت ومنكر ونكير حتى يقبض من مات فی المشرق ۱۵۶

والمغرب فی ساعة واحدة ويسألان من قبر فيهما فی الساعة

الواحدة انتهى ملخصا دلیل ایک سو چالیس حضور عالم صلی اللہ تعالی

[1] خلاصہ اوس مضمون کا جو لوگون نے اس باب مین توجیہ کی ہے تین امر ہین ایک تو یہ کہ وہ تعدد صورت سے ہے یعنی ایک وجود چند ہو جاتے ہین اپنے مثل اور تشکل کے جیسا کہ جنات کیواسطے واقع ہوتا ہے دوم طی مسافت سے یعنی ولی کیواسطے مسافت بعیدہ طی ہوکر اور زمین سمٹ کر سب کی سب ولی کے قریب سامنے ہوجاتی ہے تو ہر ایک اونکو اپنے گھر مین دیکھتا ہے اور وہ ایک ہی مکان ہے مگر اللہ تعالی نے زمین کو لپیٹکر قریب کردیا اور پردے کو اوٹھا دیا تو گمان ہوتا ہے کہ وہ دو مکان مین ہین حالانکہ وہ ایک ہی مکان مین ہین سوم یہ کہ وہ عظم جثۂ ولی سے ہے یعنی ولی کا جسم شریف اسقدر بڑھجاتا ہے اور موٹا ہوجاتا ہے کہ تمام عالم کو بھر دیتا ہے تمام عالم ولی کے جسم سے پر ہوجاتا ہے تو وہ ولی ہر جگہ اور ہر مکان مین دیکھا جاتا ہے جیسا کہ یہی معاملہ ملک الموت اور منکر نکیر کا ہے یہانتک کہ مشرق و مغرب مین جنوب و شمال مین جسقدر مرتے ہین سب کی

ہر ارواح ایک ہی وقت اور ایک ہی آن مین قبض کرتے ہین منکر و نکیر بھی سب جگہ سب قبرون مین جاکر ایک ہی ساعت مین سب سے سوال کرتے ہین فتدبر فیہ و تشکر علیہ مولوی علیم الدین صاحب

علیہ وسلم کی ہر جگہ حضور ہی نہیں کوئی شبہ نہیں نہ حضور کے تصرف فی العالمین
کوئی تردد کہ حضور کے سمیع ہیں کوئی حضور کو دور سے پکارے نہ حضور کی
قدرت میں کوئی شک اور تامل اسواسطے کہ جب اولیاء اللہ کے لیے صفات
مذکورہ کا ثبوت ہے [illegible] تو حضور کے لیے تو بطریق اولیٰ کیا صحابہ کرام
رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے [illegible] چلتے چلتے جان نکلتے نکلتے یا محمداہ
وا محمداہ [illegible] فی کتاب السیر وغیرہا علاوہ اسکے اگر یہ نہ حضور کو
[illegible] شروع ہوتا تشہد میں [illegible] سے [illegible] الاکون ہوگا
[illegible] سے اظہار کرتے دوا جب بتاتے پنجوقتہ
نماز میں [illegible] حالت میں [illegible] حق تعالیٰ سے [illegible] ہوتا ہے اصل بات
یہ ہے کہ تشہد میں حق تعالیٰ کی حکمت [illegible] سے حقیقت محمدیہ ہر موجود میں
ساری ہے [illegible] من الحقائق الوفائی فی بعض تصانیفہ اور ہر
[illegible] حقیقت محمدیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
[illegible] ہوتا ہے اور اسوقت موقع خطاب کا بے تکلف
[illegible] خطاب اس جگہ رکھا گیا ہے اگر کسیکو یہ شبہ ہو کہ تشہد میں
خطاب [illegible] صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہیں رکھا گیا ہے
[illegible] طرح [illegible] اسیطرح بطور حکایت باقی
رکھا گیا [illegible] کہ جواب میں کہینگے کہ [illegible] بخاری کی الصلاۃ
[illegible] کلمات طیبات جسطرح
[illegible] ہوئے اوسیطرح رکھے گئے ہیں مگر اس سے حکایت

تشہد میں حضور پر سلام بطور انشاء ہو حاضر سمجھکر یا بطریق حکایت سوا [illegible] اخبار ١٥٧ نماز [illegible] مولوی [illegible] علیم الدین صاحب زید مجدہ

معراجیہ اور اوس سے اخبار مقصود نہین ہو بلکہ مصلی کو چاہیے کہ ان کلمات کے
معانی کا قصد کرے کہ اللہ تعالی کے لیے تحیت اور حضور عالم صلی اللہ تعالی
علیہ وسلم اور اپنی ذات اور صالحین پر سلام بطور انشا کے قصد کرے نہ اخبار
وحکایت کا خیال چنانچہ نہر الفائق شرح کنز الدقائق مین ہو لابد ان یقصد بالفاظ التشہد معناھا التی وضعت لہ کانہ یحیی اللہ تعالی ویسلم
علی نبیہ وعلی نفسہ وعلی اولیاء اللہ تعالی ای انہ یقصد الانشاء
بھذہ الالفاظ لا الاخبار انتھی شیخ حافظ علامہ ابن حجر العباب شرح عباب
مین فرماتے ہین کہ تشہد مین حضور عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کیطرف اسلیے خطاب
کیا گیا ہو تاکہ سمجھا جائے کہ گویا آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو آپ کی امت کے
نمازی مکشوف ہوتے ہین حتی کہ یہ خیال کیا جاتا ہو کہ حضور عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
اونکے سامنے موجود ہین اسمین دو فائدے ہین پہلا یہ کہ آپ کو اونکے عمدہ اعمال کی اطلاع
ہو دوسرا یہ کہ اس حضور کا تذکر باعث مزید خشوع وخضوع وخوطب صلی اللہ
تعالی علیہ وسلم کانہ اشارۃ الی انہ تعالی یکشف لہ عن المصلین من
امتہ حتی یکون کالحاضر معھم لیشھد لھم بافضل اعمالھم و
لیکون تذکرۃ حضورہ سببا للمزید الخشوع والخضوع انتھی اسی وجہ سے
فواکہ الدوانی علی رسالۃ ابی زید القیروانی مین ہو کہ
مصلی کو چاہیے کہ جب السلام علیک ایھا النبی کہے تو روضہ شریف کا
قصد کرے وینبغی اذا قالہ المصلی ان یقصد الروضۃ الشریفۃ

لہ ضرور ہو کہ التحیات کے لفظونمین اونکے معنونکا قصد کرے جس معنی کیلیے وہ موضوع ہو گویا کہ اللہ تعالی م
م اپنے نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کے اوپر رحمت اور سلام بھیجتا ہو اور اپنے نفس اور اولیا اللہ کے اوپر بھی یعنی ان الفاظ سے انشا کا قصد کرے نہ اخبار کا ۱۲ مولوی علیم الدین صاحب بہ فیض

١٥٨

(باقی دیگر پرچہ آیند)

مخزن تحقیق

١٣١٥ھ

ملقب بہ

تحفۂ حنفیہ

یہ وہ مخزن تحقیق ہے اے یار	نہیں کرتا تجاوز حق سے زنہار
زمانے میں نہیں ہے تحفے کا ثانی	کراماتِ نبی ہے حق کی نشانی

یہی رسالہ ہے مریدان کرگیا ہندوستان بھر کے بدمذہبوں کی خبر لیا لوٹی خاک نور سے
قیامت سے پہلے کا نمونہ ہے حسن مذہب نے سر اٹھایا اسکو نیچا دکھایا۔ تائید سنت رد کفر و بدعت
اسکا منشا تحقیقات علمی کا حصہ ہے علم عقائد تفسیر حدیث فقہ کا چشمہ۔ تاریخی حالات
بزرگان دین کا خزانہ ہے۔ فی الحقیقت اسکے مضامین جامع ہیں اہل سنت حنفیہ کے حق میں سراسر
رحمت ہیں جو ایمان کی حفاظت کرنیوالے بدمذہبی سے بچانیوالے مگر ہے کہ اہل سنت اسکو دوست

باہتمام ابو المساکین ضیاء الدین عفا عنہ اللہ المعین مقام پیلی بھیت

بلکہ امام حجۃ الاسلام احیاء العلوم میں فرماتے ہیں اپنے قلب میں حضور صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کو حاضر اور حضور کی صورت کریمہ کا تصور باندھ کر کہہ
سلام ای نبی اور رحمت اللہ تعالیٰ کی اور برکات اوسکے واحضر فی قلبک النبی
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وشخصہ الکریم وقل السلام علیک ایہا النبی
ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور شیخ محدث دہلوی کے کلام سے بھی یہی حکم مستفاد ہے
حضور کی حضوری سے غفلت نہیں چاہیے اور قطع نظر اس سے حضور میں کچھ شک
نہیں کہ اس وضع تشہد سے یہ امر قطعاً ثابت ہوتا ہو کہ حضور کا خطاب قریب و بعید
سے مساوی ہے ورنہ ہر مصلی تشہد میں اسکے پڑھنے پر مامور نہ ہوتا اور شیخ رحمہ اللہ تعالیٰ کا کلام سے
شیخ عابد سندھی پر جنہوں نے اپنے رسالے میں بہت سے احادیث و آثار جواز
۱۹۹ ندا مطلقاً قریب سے ہو یا بعید سے نقل کرکے اخیر میں لکھا ہے ویستفاد من هذه
الآثار جواز نداء المیت بعد موته قریبا کان منه او بعیدا عنه ویؤید
ذلک ما ثبت فی الفاظ التشهد السلام علیک ایها النبی ورحمة الله و
برکاته فان ای من حروف النداء علی ان فیه مخاطبة المیت بعد موته
ویستفاد منه انه لا یقتصر علی جوازه علی اشتراط قربه من المیت بل
القرب والبعد سواء ان فی هذا الحکم وذلک ان المصلی مامور
بهذا القول فی تشهده این کان انتهی۔

تنبیہ ہماری تحقیق سابق سے بطلان اس قول کا ہوا اور جب نہ ہوا کہ جو
کے خلاصۃ الخلاصہ میں ہے ظاہر ہو گیا فمن قال یا رسول اللہ اسئلک الشفاعة
یا محمد ادع الله فی قضاء حاجتی یا محمد اسئل الله بک واتوجه الیک

وکل من ادعاہ فقد اشرک شرکا اکبر اور اسیطرح باطل ہوا یہ قول صاحب تقویۃ الایمان
کا شرک کرنیوالے بڑے احمق ہین کہ اللہ سے قادر علیم کو چھوڑ کر اور ونکو پکارتے
ہین خواہ نبی ہون خواہ ولی اول تو وہ انکا پکارنا سنتے ہی نہین دوسرے کچھ قدرت
نہین رکھتے اگر کوئی قیامت تک اونکو پکارے تو وہ کچھ کر نہین سکتے (اور ایساہی
مردود ہوا یہ قول تحفۃ المسلمین میان جی خرم علی کا کہ عجب لوگ نادان ہین کہ کوسون
اور صدہا کوسون سے بزرگون کو پکارتے ہین کہ حضرت فلانے مدد ہماری کرو یہ نہین سمجھتے
کہ وہ اتنی دور سے کیونکر سنین گے کیا وہ سب عالم مین گشت کرتے پھرتے ہین
یا معاذ اللہ خدا ہین جو سارے جہان مین حاضر ناظر رہتے ہین زندگی مین تو دور کی
سنتے نہ تھے اب مرنے کے بعد خوب سننے لگے) بس سابقاً حضور عالم صلی اللہ تعالی
علیہ وسلم کا تصرف اور سماع اور گشت عالم مین سب آیات و احادیث سے ثابت ۱۶۰
کر چکا ہون حاجت اعادہ نہین علامہ سیوطی اپنے رسالہ تنویر الحلک فی امکان رؤیۃ النبی والملک
مین بعد نقل احادیث و آثار و اقوال محققین کے فرماتے ہین فتحصل من مجموع ھذہ
النقول والاحادیث ان النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم حی بجسدہ و
روحہ وانہ یتصرف ویسیر حیث شاء فی اقطار الارض وفی الملکوت اھ
شرح البرزخ مین ہے وردی فی الاخبار ان الانسان اذا یصعب علیہ امر فینادی
ولیا من اولیاء اللہ تعالی فان کان حیا یسمعہ الرب طرفۃ العین او یعلم الولی
انتہی ان نقول اور احادیث سے یہ حاصل ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اپنے
جسم شریف اور روح پاک مبارک کے ساتھ زندہ ہین اور وہ (تمام عالم مین) تصرف فرماتے ہین او
جہان چاہتے ہین اطراف عالم مین سیر فرماتے ہین اور ملکوت مین سیر فرماتے ہین ۱۱ مولانا علیم الدین صاحب زید مجدہ

بکشف القلوب وان کان میتا فیسمعہ الملائکۃ فیعین لہ بالشفاعۃ عند اللہ تعالی وعلیہ المشایخ ترجمہ جب آدمی مشکل کے وقت کسی ولی کو پکارتا ہے اگر وہ ولی زندہ ہے تو پلک مارتے ہوا اونکو یہ خبر پہونچا دیتی ہے یا کشف سے ولی کو اوسکی اطلاع ہو جاتی ہے اگر ولی کا انتقال ہو گیا ہے تو فرشتے یہ خبر پہونچا دیتے ہین ولی اوسکے لیے اللہ تعالی کی درگاہ مین سفارش کرتے ہین یہی مسلک مشایخ کا ہے ۵

گفتہ گفتہ من شدم بسیار گو
از شما یک تن نشد اسرار جو

دلیل ایک سو اکتالیس حضور عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم چونکہ رحمۃ للعالمین ہین اور رحمت کے لیے مرحوم کے احوال کا اور اوسکی مضرت و منفعت کا علم ہونا ضرور ہے اور قدرت اوپر دفع مضرت اور طلب منفعت کے بھی درکار ہے ورنہ ظہور آثار
161 رحمت ممکن نہین اور حقیقت حضور عالم صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کی عوالم کے ہر ایک موجود مین ساری ہے کہ حقیقۃ النوریۃ ساریۃ فی کل شئی لہذا حضور عالم صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کے لیے ہر عالم مین عوالم موجودات سے وجود و ظہور کا رنگ اوس عالم کے مناسب ہے مثلاً ایک وجود روحانی حضور کا عالم ارواح مین مربی ارواح اور ایک وجود مثالی عالم مثال مین مربی امثال اور ایک وجود جسمی عالم اجسام مین مربی اجسام اور علی ہذا القیاس اور ہر ایک کے مناسب جو تدبیر و تصرف تربیت کے باب مین ہے اوسکا علم و قدرت حضور کو عطا ہے تو اگرچہ حضور کی حقیقت واحدہ ہے مگر ظہور اور وجود اس واحد کا بانحائے شتی اور عوالم مختلفہ مین بانواع مختلفہ اور جسطرح حقیقت محمدی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم مربی و محیط ہے سارے عوالم کی اور آن واحد مین تحقق و وجود مواضع و محال متعددہ مین اوسکے لیے ثابت اسیطرح

سیوجہ وہ تاخر ہو عالم اجسام مین ظاہر ہوا جسکی نسبت حضور نے فرمایا نحن الاٰخرون
السابقون روح الارواح کا حکم رکھتا ہو اور اسیوجہ سے اس جسم مبارک کا سایہ نہ تھا
تو جیسا کہ حقیقت اور روح کا ایک آن مین چند جا وجود ثابت۔ اسیطرح جو حکم روح
مین ہو اگر اوسکے لیے یہی حکم ثابت ہو تو ہرگز محل استبعاد نہین خصوصًا ایسی حالت
مین کہ حضور کو تصرف کل عالم مین علی الاطلاق عطا کیا گیا اور اوسکی تدبیر آپکے
سپرد ہو وقال العلامة المحقق المدقق داود بن محمود بن محمد المعروف
بالقیصری فی مقدمة شرح الفصوص المسمی بمطلع خصوص الکلم
فی معانی فصوص الحکم لانه الخلیفة والمتصرف فی کل العوالم
دلیل ایک سو بیالیس نیز علامہ قیصری مقدمۂ شرح مذکور مین فرماتے ہین فهو لک
بذاته أخذه من الله العلیم المعانی الغیبیة من غیر واسطة علی قدر ۱۴۲
استعداده الاصلی ومفیض علی ما تحته من القلب وقواه الروحانیة والجسمانیة
ان کان من الکمل والاقطاب وان لم یکن منهم فهو اخذ من الله بواسطة القطب
علی قدر استعداده وقربه منه وما یکون المتصرفین فی الوجود من اصحاب
الاحوال والمقامات کالاحیاء والاماتة وقلب الحقائق کقلب الهواء ماء وبالعکس
وطی الزمان والمکان وغیر ذلك انما یکون للمتصفین بصفة القدرة والاسماء
المقتضیة لذلك عند تحققهم بالوجود الحقانی۔

لہ پس آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم بغیر واسطہ کے اللہ علیم سے علوم غیبیہ کو خود بخود لینے والے ہین اپنی اصلی
استعداد کی مقدار اور فیض پہونچانیوالے ہین اپنے ماتحتون کو قلب اور اپنی قوت روحانی اور جسمانی سے اگر وہ
کاملین اور قطبون سے ہو اور اگر ان مین سے نہین تو وہ اپنی استعداد اور مرتبے کے موافق بواسطہ قطب
اللہ تعالی سے لیتا ہو اور جو ہوتا ہو متصرفین فی الوجود کو اصحاب احوال اور مقامات و مراتب سے
جیسا کہ زندہ کرنا اور مارنا اور قلب الحقائق و ماہیت یعنی بدلنا ماہیت کا جیسا کہ ہوا کو پانی کرنا اور پانی کو

العبارة الباقیة فی الصفحة الآتیة

مخزنِ تحقیق
١٣١٥ھ

معروف بہ

تحفۂ حنفیہ

سنہ ١٣٢٤ھ	صفر	پرچہ ٢	جلد ١٠

بحمد اللہ کہ اس مرد میدان حمایت سنت نے سال دہم میں قدم رکھا اور اپنے شرف فیض سے سارے جہان کو سیراب کیا۔ اہل سنت وجماعت کیلیے مخزن خیر و سعادت و خزینۂ خوبی و برکت۔ اہل کفر و بدعت کیواسطے تحفۂ ہدایت و گلدستۂ نجات آخرت

اہتمام سے

ابوالمساکین ضیاء الدین متوطن پیلی بھیت صانہ اللہ تعالی عن شر کل عفریت

مطبعہ حنفیہ پٹنہ بخشی محلہ سے شائع ہوا

دلیل ایک سو سینتالیس نیز اسی مقدمہ مین ہے یعطی[1] المکاشف قوۃ التصرف فی
الملک والملکوت کالاحیاء والاماتۃ والاخراج لمن ھو فی البرزخ محبوس وادخال
من یرید فی العوالم الملکوتیۃ من المریدین الطالبین فھو رحمانی
لان امثال ھذہ التصرفات من خواص المرتبۃ الالٰھیۃ القائم فیھا
وبھا الکمل والاقطاب انتھی مین کہتا ہون جب اہل اللہ کاملین کو قدرت تصرف
کی ملک اور ملکوت مین عطا ہوئی مانند مارنے اور جلانے کے اور طالبین مریدین
کو عالم ملکوت مین پہونچانے کی اور یہ مرتبہ خاص عکس اور پرتو ہوا مرتبہ رحمانیت کا تو پھر
ایک وقت مین کروڑ جگہ موجود ہونا کیا بات ہے قابض الارواح اور منکر نکیر سے بھی یہ
تصرف خدائی انکا گھٹا ہوا ہوگا خلیفہ ہو کر ملائکہ تو خلافت حق کا منصب نہین
۱۶۳ رکھتے اسپر اونکی یہ قوت اور تصرف کہ ایک آن مین کروڑ جگہ کروڑ شخص کی روح مثلاً
قبض کرتے ہین اور آن واحد مین کروڑ قبرین اور کروڑ مردے اونکے پیش نظر اور سب سے
آن واحد مین سوال وجواب سبحان اللہ پھر حضور عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے
تصرف ملکی اور ملکوتی مین اگر یہ قدرت خدائی مسلم رکھی گئی تو کیون شرک لازم آیا
یا عدم جواز کا قول بھایا گیا اسکا نام ایمان اور اسلام اور توقیر حضور خیر الانام ہے

[1] کشف والے کو قوت تصرف دیجاتی ہے ملک اور ملکوت مین جیساکہ زندہ کرنا اور مارنا اور
قید سے نکالنا اوس شخص کو جو کہ عالم برزخ مین ہے اور عالم ملکوت مین داخل کرنا اوس شخص کو جو
اپنے مریدون طالبون مین سے ارادہ کرتا ہے تو وہ رحمانی ہے کیونکہ ان تصرفات کے امثال خواص مرتبہ الٰہیہ سے
ہین جو قائم ہین الٰہیت کے ساتھ اور اسکے ساتھ مخصوص ہین کاملین اور قطب لوگ ۱۲ مولانا علیم الدین بدفیض

کہ جو حضور کے منصب کے مناسب بات ہو اوسکا اعتقاد بھی حضور کے باب مین نہ رکھنا چاہیے
لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم الرحمٰن **دلیل ایک سو چوالیس**
اسی مین ہے نسبۃ العقل الاول الی العالم الکبیر وحقائقه بعینها نسبۃ
الروح الانسانی الی البدن وقواہ یعنی جسطرح روح واحد تمام اجزاے بدن کی مربی
اور ہر قوت اور ہر عضو مین ساری و موجود اور متصرف ہے اسیطرح کامل اکمل خلیفہ مطلق
حضور عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو سمجھ لینا چاہیے وقد افصح وصرح به
العلامۃ الفهامۃ القیصری ایضاً فی مقدمۃ شرح الفصوص حیث
قال لانه[1] الخلیفۃ والمتصرف فی کل العوالم وحقیقۃ هذا الکلام انما
یتجلی لمن یظهر له حقیقته الفعالیۃ ویظهر له وحدۃ الوجود فی
۱۶۴ مراتب الشهود **دلیل ایک سو پینتالیس** اسی مین ہے ان[2] حقائق
العالم فی العلم والعین کلها مظاهر للحقیقۃ الانسانیۃ التی هی مظهر
اسم اللہ فارواحها ایضا کلها جزئیات الروح الاعظم الانسانی
سواء کان روحا فلکیا او عنصریا او حیوانیا وصورها صور تلک الحقیقۃ

[1] آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم خلیفۂ خدا ہین اور تمام عالم مین تصرف کرنیوالے ہین اور حقیقت اس کلام کی اوس شخص کے اوپر روشن ہوگی جسکے اوپر حقیقت افعالیہ ظاہر ہوگئی اور مراتب شہود مین وحدۃ الوجود کا اظہار ہوگیا ہو ۱۲ منہ [2] حقائق عالم علم اور عین مین مظاہر ہین واسطے حقیقت انسانی کے وہ حقیقت وہ مظہر اسم اللہ ہے پس تمام ارواح جزئیات روح اعظم انسانی کے ہین خواہ روح فلکی ہو یا عنصری یا حیوانی اور اونکی صورتین اس حقیقت کی صورتین ہین اور اونکے لوازم ہین اسیواسطے اہل اللہ کے نزدیک اس عالم مفصل کا نام انسان کبیر ہے واسطے ظہور حقیقت انسانیہ کے اور اسی اشتمال اور واسطے ظہور تمام اسرار الٰہیہ کے اوسمین نہ اوسکے غیر مین تمام خلائق کے درمیان سزاوار و مستحق خلافت یہی انسان ہی ہوا ۱۲ مولانا علیم الدین صاحب

ولوازمها الذی یسمی العالم المنفصل بالانسان الکبیر عند اهل الله لظهور الحقیقة
الانسانیة ولهذا الاشتمال ولظهور الاسرار الالهیة کلها فیها دون غیرها استحق الخلافة
من بین الحقائق کلها وتؤید ما ذکرنا قول امیر المؤمنین ولی الله والارضین قطب
الموحدین علی بن ابی طالب کرم الله تعالی وجهه فی خطبة کان
یخطبها الناس انا نقطة باء بسم الله انا جنب الله الذی فرطتم
فیه وانا القلم وانا اللوح المحفوظ وانا العرش وانا الکرسی وانا السموات
السبع والارضون فلما ان صحا فی اثناء الخطبة وارتفع عنه حکم
تجلی الوحدة ورجع عالم البشریة وتجلی له الحق بحکم الکثرة
فشرع متعذرا فاقر بعبودیته وضعفه وانقهاره تحت احکام
۱۶۵ الاسماء الالهیة ولذلک قیل الانسان الکامل لابد ان یسری فی جمیع
الموجودات کسریان الحق فیها وذلک فی السفر الثالث الذی من الحق
الی الحق بالحق وعند هذا السفر یتم کماله ویحصل لحق الیقین ومن
هنا تبین ان الآخریة هی عین الاولیة ویظهر هو الاول والآخر والظاهر والباطن
وهو بکل شیء علیم قال الشیخ رضی الله تعالی عنه فی فتوحاته فی بیان
المقام القطبی ان الکامل لـه الذی اراد الله ان یکون قطب العالم وخلیفة
الله فیه اذا وصل الی العناصر مثلا متنزلا فی السفر الثالث ینبغی
ان یشاهد جمیع ما یرید ان یدخل فی الوجود من الافراد
الانسانیة الی یوم القیامة ویعلم مراتبهم ایضا انتهی ملخصا

لـه جس انسان کامل کو الله تعالی قطب عالم اور عالم میں اپنا خلیفہ بنانیکا ارادہ کرتا ہے جب پہونچتا ہے

ولوازمها للذات يسمى العالم المنفصل بالانسان الكبير عند اهل الله لظهور الحقيقة الانسانية ولهذا الاشتمال ولظهور الاسرار الالٰهية كلها فيها دون غيرها استحق الخلافة من بين الحقائق كلها ويؤيد ما ذكرنا قول امير المؤمنين ولی الله والارضين قطب الموحدين علی بن ابی طالب كرم الله تعالی وجهه فی خطبة كان يخطبها للناس انا نقطة باء بسم الله انا جنب الله الذی فرطتم فيه وانا القلم وانا اللوح المحفوظ وانا العرش وانا الكرسی وانا السموات السبع والارضون فلما ان صحا فی اثناء الخطبة وارتفع عنه حكم تجلی الوحدة ورجع عالم البشرية وتجلی له الحق بحكم الكثرة فشرع يعتذر اقر بعبوديته وضعفه وانقهاره تحت احكام الاسماء الالٰهية ولذلك قيل الانسان الكامل لا بد ان يسری فی جميع الموجودات كسريان الحق فيها وذلك فی السفر الثالث الذی من الحق الی الحق بالحق وعند هذا السفر يتم كماله ويحصل لحق اليقين ومن

هنا تبين ان الاخرية هی عين الاولية ويظهر هو الاول والاخر والظاهر والباطن وهو بكل شیء عليم قال الشيخ رضی الله تعالی عنه فی فتوحاته فی بيان المقام القطبی ان الكامل الذی اراد الله ان يكون قطب العالم وخليفة الله فيه اذا وصل الی العناصر مثلا متنزلا فی السفر الثالث ينبغی ان يشاهد جميع ما يريد ان يدخل فی الوجود من الافراد الانسانية الی يوم القيامة ويعلم مراتبهم ايضا انتهی ملخصا

لـ جس انسان كامل كو الله تعالی قطب عالم اور عالم میں اپنا خلیفه بنانیکا اراده کرتا ہے جب پہونچتا ہے

دلیل ایک سو چھیالیس اعلم ان الحقیقة المحمدیة صورة الاسم الجامع
الالهی تصور بها ومنه الفیض والاستمداد علی جمیع الاسماء فاعلم ان تلک الحقیقة هی
التی ترب صور العالم کلها بالرب الظاهر فیها الذی هو رب الارباب لانها هی
الظاهرة فی تلک المظاهر کما م فبصورتها الخارجیة المناسبة لصور العالم التی
هو مظهر الاسم الظاهر ترب صور العالم وبباطنها ترب باطن العالم لانه صاحب
الاسم الاعظم وله الربوبیة المطلقة لذلک قال علیه السلام خصصت
بفاتحة الکتاب وخواتیم البقرة وهی مصدرة بقوله تعالی الحمد لله رب العلمین فجمع
عوالم الاجسام والارواح کلها ولا یتصور هذه الربوبیة الا باعطاء کل ذی حق
حقه وافاضة جمیع ما یحتاج الیه العالم وهذا المعنی لا یمکن الا بالقدرة التامة
والصفات الالهیة جمیعها فله کل الاسماء یتصرف بها فی العالم حسب استعداد ۱۶۶
ولما کانت هذه الحقیقة مشتملة علی الجهتین الالهیة والعبودیة لا تصح لها ذلک
اصالة بل تبعیة وهی الخلافة فلها الاحیاء والاماتة واللطف والقهر والرضاء والسخط
وجمیع الصفات للتصرف فی العالم ولا یعزب عن علمه مثقال ذرة فی الارض ولا فی السماء
من حیث مرتبته وان کان یقول انتم اعلم بامور دنیاکم من حیث بشریته والحاصل
ان ربوبیة العالم بالصفات الالهیة التی له من حیث مرتبته ولما کانت هذه الخلافة
واجبة من الله تعالی وجب ظهور الخلیفة فی کل زمان من الازمنة وهی صور
الانبیاء علیهم السلام وعند انقطاع النبوة انتقلت القطبیة الی الاولیاء
مطلقا فلا یزال فی هذه المرتبة واحد منهم قائم فی هذا المقام لیتحفظ به هذا
الترتیب والنظام الی ان یختم بظهور خاتم الانبیاء وهو الخاتم للولایة المطلقة انتهی

(باقی دریچہ آئندہ)

مخزنِ تحقیق

١٣١٥

معروف بہ

تحفۂ حنفیہ

سنہ ١٣٢٤	ربیع الاول	پرچہ ٢	جلد [illegible]

بحمد اللہ والمنہ کہ یہ مؤید ان حمایت سنت نے سال نہم میں قدم رکھا اور اپنے تحفات فیض سے سارے جہان کو سیراب کیا۔ اہل سنت وجماعت کیلیے مخزن خیر وسعادت ومخزن خوبی وبرکت۔ اہل کفر وبدعت کیواسطے تحفہ ہدایت وگلدستہ نجات آخرت

اہتمام سے

ابو المساکین ضیاء الدین متوطن پیلی بھیت صانہ اللہ تعالی عن شر کل خبیث

مطبعہ حنفیہ پٹنہ محلہ لودی کٹرہ میں چھپا

اس سے زیادہ جسکو تفصیل دیکھنا منظور ہو تصرف فی العالم کے کمال کی جو
اللہ تعالی نے اہل اللہ کو عطا فرمایا ہے وہ فصوص الحکم اور اوسکے شروح
اور فتوحات مکیہ حضرت شیخ اکبر قدس سرہ الاطہر کو مطالعہ کرے۔ اگر اہل ہو
ان کتب کے دیکھنے کا ورنہ حضرت شیخ کا مقولہ یاد رکھے اور جو کچھ مین نے
مقدمۂ قیصری رحمۃ اللہ تعالی علیہ سے نقل کیا ہے اوسکے مطالعہ سے
بھی باز رہے وہ مقولۂ شیخ یہ ہے یحرم النظر فی کتبنا لغیر اہلہا۔
دلیل ایک سو سینتالیس حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس
سرہ الصمدانی اپنے رسالۂ معارف لدنیہ مین افادہ فرماتے ہین بعد تحقیق
وتنقیح تجلی ذات وتعین اول ومبادی تعینات سائر مخلوقات وغیرہا کے ۱۶۷
بس حقیقت محمدی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کل باشد وحقائق سائر موجودات
اجزاے او۔ نیز اسی کتاب مین تحت ایک معرفت کے فرماتے ہین قطب
ابدال واسطۂ وصول فیوض است کہ بوجود عالم وبقاے آن تعلق دارد
وقطب ارشاد واسطۂ وصول فیوضے است کہ بارشاد وہدایت عالم
تعلق دارد پس تخلیق وترزیق وازالۂ ہیات ودفع امراض ووصول عافیت
وصحت منوط بفیوض مخصوصۂ قطب ابدال است وایمان وہدایت وتوفیق
حسنات وانابت از سیئات نتیجۂ فیوض قطب ارشاد وقطب ابدال در ہمہ
وقت درکار است وخلو عالم از وے متصور نیست کہ نظام عالم بوی
مربوط است اگر یکے از افراد این قطب میرود دیگرے بجاے او نصب
می شود وقطب ارشاد لازم نیست کہ در ہمہ وقت کائن بود وقتے باشد

کہ عالم از ایمان وہدایت بالکل خالی باشد و تفاوت بحسب کمال در افراد این قطاب بسیاراست

دلیل ایک سو اڑتالیس شواہد النبوۃ مین احوال حضرت سلمان فارسی
رضی اللہ تعالی عنہ مین مرقوم ہی سعید بن مسیب از عبد اللہ بن سلام رضی اللہ
تعالی عنہ روایت کردہ است کہ وی گفتہ کہ روزے سلمان رضی اللہ تعالے
عنہ با من گفت ای برادر من ہر کدام از ما کہ پیشتر وفات کند می باید کہ خود را
در خواب فراآن دیگری نماید من گفتم این میتواند بود و مردہ را اختیار آن ہست کہ خود را در خواب
فراآن دیگری نماید فرمود کہ آری روح بندۂ مومن سیر گزار است ہر جا کہ میخواہد از زمین میرود و روح
کافران در سجین محبوس است بعد از ان چون سلمان رضی اللہ عنہ وفات کرد روزے در میان روز قیلولہ
میکردم چون چشم من گرم شد ناگاہ دیدم کہ سلمان رضی اللہ تعالی عنہ آمد و گفت السلام ١٦٨
علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ من گفتم وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ
یا ابا عبد اللہ کیف وجدت منزلك قال خیرا وعلیك بالتوكل
نعم الشئ التوکل ردده ثلث مرات انتہی اور حدیث صحیح مین وارد ہی
مامن عبد یمر بقبر رجل کان یعرفہ فی الدنیا فیسلم علیہ الا[1]
عرفہ ورد علیہ السلام فقیر راقم الحروف کہتا ہی کہ یہ حال عام مومن مسلمان
کا ہی کہ وہ اپنے دوستون عزیزونکو جانتا ہی پہچانتا ہی اونکے سلام علیک کا
جواب دیتا ہی زمین آسمان مین جہان چاہے اوسکو پھرنیکا اختیار حاصل ہوتا ہی
جسکے خواب مین چاہے آئے اسکا اوسکو اقتدار کامل ہوتا ہی خواص کے احوال کو

[1] ایسا کوئی بندہ نہین جو کسی قبر پر جاکر اوس قبر والے کو سلام کرے جسکو وہ قبر والا
دنیا مین پہچانتا تھا مگر قبر والا اوس سلام کرنیوالے کا جواب دیتا ہی اور پہچان لیتا ہی ١٢ منہ

عوام پر قیاس کرنا قیاس مع الفارق ہے اونکی روح مبارک کو جسم کا حکم ہوتا ہے
کہ چند جا جا میں تو متجسد ہو سکتے ہیں زندگی میں اونکو یہ قدرت ہوتی ہے کما مر
غیر مرۃ سند ۱۵ بعد رحلت عام روحون کی نسبت اونکے ارواح طیبات
مدبرات متمثلات مغنیات متجسدات باجساد شتی کم شارت کے احوال
بہت ارفع ہین۔ قیاس چہ معنی خصوصًا اخص الخواص اور پھر اونمین سید الکل
کے احوال کو اخص الخواص کے احوال پر بھی قیاس اصلا نہین کر سکتے
جو ایک آنمین کروڑ جگہ موجود ہوتے ہین جسطرح حالت حیات مین اسیطرح
بعد انتقال کے اس عالم مے جیساکہ حال مبارک حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالےٰ
عنہ اور حضرت شاہ بلاقی اور حضرت شاہ بولن صاحب اور حضرت شیخ محمد خضری
اور حضرت شیخ عبدالقادر طبطوطی وغیرہم مشتے نمونہ خروارے مین نقل کر چکا 169
ایسا ہی سمع وبصر وعلم کا اونکے حال ہے کسیکے سمع وبصر وعلم پر قیاس نہین کر سکتے
کروڑ کی بات ایک آنمین سنتے ہین اور تمام جہان کو آن واحد مین دیکھتے ہین
اور دنیا بھر کے سلام اور درود بھیجنے والو نکو ایک وقت مین جواب کروڑ ہا درود
وسلام بلکہ بیحد کا بے تکلف دیتے ہین اور ہر ایک کو مع نام وکنیت اور مقام سکونت
اور ولدیت اور جمیع احوال ومراتب وکیفیات ایمانی ودینی ودنیوی کلی وجزئی بلکہ
نیات وخطرات وغیرہا سب جانتے ہین اور تمام عالم کے ہر فرد کو اوسکی شکل
وصورت وہیأت کے ساتھ پہچانتے ہین او وہ ہر ایک کی طرف موجودات سے
ایک وقت مین توجہ فرماتے ہین مشرق سے مغرب تک جنوب سے شمال تک
زمین سے آسمان تک تحت الثریٰ سے فوق العرش تک بلکہ ازل سے ابد تک

کوئی شی اون پر مخفی نہین اور کیون مخفی ہو مثنوی

ہر کہ واقف باشد از اسرار ہو	سر مخلوقات چہ بود پیش او
در دل گنجشک چہ بود برگ و ساز	کہ بود آن مخفی از چشم باز

یہ مقولہ اولیاے امت کا جو بہترین اور خیار امت ہین متفق علیہا ہے من[ل]
کان عارفا باللہ لا یخفے علیہ شئ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی
رحمۃ اللہ تعالی علیہ معارف لدنیہ مین فرماتے ہین۔ فنا فی اللہ کسے را میسر است
کہ ہر ذرہ از وجود او آئینہ جملہ مکونات گردد حضرت سلطان العارفین امام
الطریقۃ والشریعۃ والمعرفۃ والحقیقۃ خواجہ بایزید بسطامی قدس سرہ کا
قول مبارک ہے ولو ان نملۃ[۲] سوداء فی لیلۃ ظلماء فی صخرۃ صماء
تحرکت ولم ادر ظننت انی ممکور بی اس بحث کے ادلہ کی زیادہ تفصیل ١٧٠
جس کسیکو منظور اور مطلوب ہو میرے رسالۂ جوابات مفصلہ مین دیکھے جو تخمیناً
پچاس جزسے زیادہ مین یہ بحث خاص محرر ہے۔ **دلیل ایک سو اونچاس**
شرح الصدور مین امام جلال الدین سیوطی رح لکھتے ہین واما مشاہدۃ
حضورہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم فقد اخبرنی الثقات من اہل الصلاح
انھم شاہدوہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم مرارًا عند قراءۃ المولد
الشریف وعند ختم القرآن وبعض الاحادیث انتہی **ترجمہ**
یعنی حضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی حضوری کا مشاہدہ اور معائنہ ثابت

ل جو لوگ اللہ تعالی کے عارف ہوتے ہین اون لوگون پر کوئی چیز مخفی نہین رہتی ۱۲ ۲ اگر ایک ادنی کالی چونٹی بھی اندھیری رات مین سیاہ پتھر کے اندر حرکت وجنبش کرے اور مجکو خبر نہو مین نہ جانون تو مین اپنے آپ کو محروم گمان کرونگا ۱۲ منہ

اور محقق ہے بے شبہہ ثقات صالحین نے مجکو خبر دی ہے کہ اونھون نے محفل
میلاد شریف اور ختم قرآن کے وقت اور درس احادیث کیوقت بارہا آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے اور زیارت سے مشرف ہوئے ہین **دلیل ایک سو**
پچاس حضرت شیخ مدارج مین فرماتے ہین مراد دیدن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بعد
از فوت باشد در منام چنانکہ سایر صلحاے اُمت رامی باشد یا در یقظہ چنانکہ کمل اولیا
رامی باشد۔ اور سابقًا در باب جواز تشریف آوری حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
مجالسِ خیر اور مقاماتِ متبرکہ مین شیخ کی اسی کتاب سے یہ عبارت مفصلًا مین نقل
کر چکا ہون۔ حق تعالیٰ جسد شریف را حالتے وقدرتے بخشیدہ است کہ در ہر مکانیکہ
خواہد تشریف بخشد۔ سابقًا مین لکھ چکا ہون کہ حضور اپنی امت کے صالحین کے
۱۷۱ جنازے مین اور ختم قرآن شریف وغیرہ مین تشریف فرما ہوتے ہین۔ اس جگہ اور
چند روایات اس مضمون کے خاتمہ بحث پر لکھتا ہون **ریاض الناصحین**
مین ہے شیخ ابوتراب نخشبی رحمہ اللہ تعالیٰ میگوید روزے در کوے از کوہہاے
نخشب میگشتم ناگاہ آواز مشغلہ بگوشِ من آمد چون معلوم کردم جمعے مردان کہ با
ضعیفہ عربدہ وخصومت میکردند باخود گفتم اینجا باید رفت شاید مظلوے بود اورا
مددگارے کنم چون آنجا رفتم آن ضعیفہ مرا بدید نزدِ من آمد وگفت اے شیخ
پسرے دارم فاسق وخراب روزگار عمر در تبہ کاری وناہنجاری ضائع کردہ وفسق
وفجور از حد بردہ ہم بر قران معہود دوش میخواست کہ مجلسِ فسق آراید وخمر خورد ہم در
اول شب حق تعالیٰ اورا بیماری فرستاد واکنون بر بسترِ مرض افتادہ است
وخانہ در جوارِ مسجد است جماعتیان مگر آوازے شنودہ اند آمدہ اند کہ اورا

از محله بیرون می کنیم من درخواست میکنم که وے این زمان بیمار است و مرض او را
نیک دریافته شاید بمیرد همه از وے بر بیم یا توبه کند و بصلاح آید و اگر نه میرد و توبه
نکند آنگاه او را از شهر نیز بیرون کنید شیخ میگوید شفاعت کردم تا از ان ماجرا در گذشتند
آنگاه بخاطرم در آمد که جوان را میباید دید و توبه باید فرمود شاید توبه کند چون قدم
در خانه نهادم و نظرِ جوان بر من افتاد فریاد و زاری از نهاد وے بر آمد و گفت
زہے کریم خداوندی که دعای چون من خراب روزگار چنین زود باجابت رسانید
گفتم ای جوان چه دعا کرده گفت ای شیخ درین سحر دو دعا کردم یکے آنکه گفتم
الٰهی بامداد مرا دیدار ابوتراب روزی گردان دوم آنکه گفتم الٰهی مرا توبه نصوح
کرامت فرمائی- یک دعا باری باجابت رسید امید وارم که آن دیگر نیز باجابت
رسد ای شیخ گناه بسیار دارم مرا توبه باشد گفتم ای جوان نومید مباش که دریای ۱۷۲
رحمتِ حق تعالی موج میزند و حق تعالی تواب و غفور است آمرزنده گناه بندگانست
قبول کننده توبهٔ عاصیانست حسبی الله درماندگانست نعم الوکیل بیچارگانست
و توبه از همه گناهان مقبول است- جوان بر دستِ من توبه کرد و قطرات عبرت
از دیدگان بیارید القصه چون شیخ بازگشت جوان مادرِ خود را گفت ای مادر تو
یک وصیت دارم بجاے آر گفت جانِ مادر چه وصیت داری گفت آنکه مرا
ازین روے جامه و بسترم بر خاکِ مذلت اندازی تا اگر آن لحظه با ابوتراب
توبه کردم این زمان با رب الارباب توبه کنم که مرض مرا نیک فرو گرفت
درے یابم که مرضِ موت است مادر وصیت بجاے آورد و او را از روے
جائے خواب بر روے خاک انداخت- جوان روے در خاک مالید و از

بجان پر درد می نالید و میگفت بار خدایا از کردہا پشیمان شدم و توبہ کردم
بجز درگاہِ تو درے دیگر ندارم دستگیر دردمندان و پناہ نیازمندان توئی
برمنِ خاکسار خراب روزگار رحمت فرمائی ہمچنان تضرع و زاری میکرد و ورا
از روے خاک بر گرفتہ بجامہ بردند چون شب درآمد جوان وفات یافت۔
شیخ ابوتراب قدس سرہ میگوید آن شب رسول خدا صلے اللہ تعالے
علیہ وسلم را بخواب دیدم کہ می آمد و دو پیر با او بودند و خلائق بسیار برابر ایشان
می آمدند یکے مرا گفت آن حضرت مصطفٰے است صلے اللہ تعالی علیہ وسلم
و آن پیر کہ بدست راست اوست ابراہیم خلیل است و آنکہ بدستِ چپ اوست
موسی کلیم است و آن خلائق بسیار صد و بست اند ہزار نقطۂ نبوت اند
۱۷۴ صلوات اللہ علیہم اجمعین من پیش دویدم و سلام کردم رسول صلی اللہ تعالی
علیہ وسلم جواب داد و با من مصافحہ کرد گفتم یارسول اللہ شما بخشب آمدہ آید
فرمود خاموش اے ابوتراب کہ آن جوان کہ دِی روز بردست تو توبہ کردہ بود
امشب وفات یافتہ و حق تعالی اورا بدرجۂ دوستانِ خود رسانیدہ و مقام
اولیا اورا کرامت کردہ و من و صد و بست اند ہزار نقطۂ نبوت را بزیارت وی
فرستادہ اند ای ابوتراب جوان را بچشم عزت نگرید و بر جنازۂ وی حاضر شوید
شیخ میگوید بیدار شدم از انحال مرا رقت آمد کہ زہے کریم خداوندے کہ فاسقے
دیروز از شومی فسق اورا از محلہ بیرون میکردند بیک نالہ و زاری و بیک
توبہ و پشیمانی اورا بدین قربت رسانید و ہمچنین دختر نارسیدہ من بخواب دید
و گریان شد چون پرسیدم یقین من زیادت شد و ہمچنین ضعیفہ صالحہ

کہ مدتی ہفتاد سال بعبادت حق مشغول بود این را تصدیق کرد و گفت کہ آن جوان را در
سلک اولیا آوردہ اند و ہمچنین دیگر از متقیان را نیز مثل این نمودند در خواب انتہی ملخصاً
چونکہ کاملین کی حیات و ممات مین تفاوت نہین خصوصاً فرد اکمل و اعلی و اجل کی نسبت
تو اسکا گمان اور وہم بھی بیدینی ہے لہذا بدلیل ساطع و برہان قاطع من رآنی فقد
رأی الحق آپ کی رویت بہر حال رویت حق ہے خواہ بیداری مین ہو یا خواب مین
خاصکر اولیا اور اتقیا اور صالحین اصفیا کا خواب جو چھیالیسوان جز ہے نبوت کے اجزا سے
تو اوسکی حقیقت مین کلام نہین اور اسکی تقریر مستوفی بلکہ اوفی سابقاً گذر چکی کہ جب
حضور کی شرکت جنازہ صالحین یا ختم قرآن خوانین مثلاً ثابت اور محقق ہوئی اور اسکا بطلان
اجلی بدیہات سے ہے کہ تمام عالم مین ہمیشہ ایک روز ایک وقت متعین پر ایک ہی ختم یا ایک ہی
صالح کا جنازہ ہوگا نہ متعدد جگہ تو اسی وقت واحد مین متعدد جای پر حضور اکرم صلی اللہ
تعالی علیہ وسلم کی تشریف آوری میسر ہوگئی اور اسیطرح اولیای کاملین کی اسلیے کہ
جب حالت حیات مین وہ ایک وقت مین چند جا موجود ہوتے تھے تو بعد الممات کون مانع ہے
بلکہ اس حالت مین بدرجہ اولی ممکن کہ تجرد اور کامل ہو گیا اور حضور عالم صلی اللہ تعالی
علیہ وسلم کا تو بڑا امر ہے حضور کی امت کے شہدا صالحین جنازے مین اور مدد کیلیے اور
دوسرے امور خیر مین شریک ہوتے ہین ابن عساکر حضرت عمیر بن الحباب سلمی سے راوی ہین کہ انکے ساتھ
آٹھ آدمی کافرونکے ہاتھ مین گرفتار ہوئے اور کفار نے اونکو شہید کر دیا عمیر کو ایک پادری نے
سفارش کرکے بچا لیا اور راہ مین اپنے گھر جاتے وقت اونکو وہ آٹھون شہید ملے گھوڑون پر
سوار عمیر کہتے ہین مین نے اون سے پوچھا کہ تم تو شہید ہو گئے تھے اونھون نے کہا ہان ہمکو حق تعالی
نے ہمکو اجازت دی ہے اور اسوقت ہم عمر بن عبد العزیز کے جنازے مین شریک ہونیکو جاتے ہین

(باقی بر صفحہ آئندہ)

مخزن تحقیق

۱۳۱۵ھ

معروف بہ

تحفہ حنفیہ

سنہ ۱۳۲۴ھ	ربیع الآخر	پرچہ ۲	جلد ۱۱

لله الحمد والمنہ کہ اس مرد میدان حمایت سنت نے سال ہفتم میں قدم رکھا اور اپنے چشمہ فیض سے سالہا جہان کو سیراب کیا۔ اہل سنت وجماعت کیلیے مخزن خیر وسعادت ومخزن خوبی وبرکت۔ اہل کفر وبدعت کیواسطے تحفہ ہدایت وکلید نجات آخرت

اہتمام سے

ابو المساکین ضیاء الدین متوطن پیلی بھیت صانہ اللہ تعالیٰ عن شر کل عفریت

مطبع حنفیہ بخشی محلہ پٹنہ

قال أسرت انا وثمانیة معی فی زمان بنی امیة فادخلنا علی ملک الروم
فامر باصحابی فضربت رقابهم ثم انی قدمت بضرب عنقی
فقام الیه بعض البطارقة فلم یزل یقبل راسه ورجلیه ویطلب الیه
حتی وهبنی له ثم انه جعل ابنة له من اجمل النساء تغویه وتفتنه
(فیه التفات ای تغوینی ۱۲)
عن دینه فلم تقدر علیه فدخلت ابنته ذات لیلة الی بستان
لها فقالت ما یمنعک مما عرض علیک فقلت ما اترک دینی لامرأة
ولا لشیء قالت فتحب المکث عندنا او اللحاق ببلادک فقلت
الذهاب الی بلادی قال فارتنی نجما وقالت سر علی هذا النجم
باللیل واکمن بالنهار فانه یلقیک الی بلادک فسرت ثلاث
لیال فیها انا فی الیوم الرابع مکمن فاذا بالخیل فقلت طلبت ۱۰۱ھ
فاشرفوا علی فاذا انا باصحابی المقتولین علی دواب معهم
اخرون علی دواب شهب فقال عمیر فقلت اولیس قد
قتلتم قالوا بلی ولکن الله نشر الشهداء واذن لهم ان یشهدوا
جنازة عمر بن عبد العزیز فقال بعض الذین معهم ناولنی
یدیک یا عمیر فناولته یدی فاردفنی ثم سرنا یسیرا
ثم قذف بی قذفة وقعت قرب منزلی الیاهی ابن عبداللہ
شامی فرماتے ہیں کہ روم کے جہاد میں میں شریک تھا کچھ لوگ دشمن کی تلاش
میں نکلے اونمیں سے دو آدمی الگ ہو گئے ایک کا بیان ہے کہ شامی راہ میں
ایک رومی ملا اور ہمسے جنگ کا خواہاں ہوا ہمنے اوسپر حملہ کیا کچھ دیر بعد

میرا ساتھی مارا گیا مین نے تنہا اوس کافر سے مقابلہ کیا مگر وار اوس پر
کاری نہ پڑا اوسنے مجھے اوٹھاکر زمین پر دے مارا اور میرے سینے پر
چڑھ بیٹھا اور میرے ذبح کے لیے ہتھیار نکالا اتنے مین وہ میرا ساتھی
جو شہید ہو چکا تھا آیا اور اوس کافر کی چٹیا پکڑی اور میری ایسی مدد کی
کہ ہمنے اور اوسنے دونون نے ملکر اوسکو فی النار کیا۔ اسکے بعد وہ
میرا ساتھی مجھسے باتین کرتا ہوا ساتھ ساتھ چلا یہانتک کہ ایک درخت
کے تلے پہونچکر وہ لیٹ گیا تو مردہ تھا جیسا کہ تھا۔ مین نے اپنے یارونکو
آکر اسکی خبر دی اخرج ابن ابی الدنیا من طریق یزید بن سعید
القرشی عن عبد اللہ الشامی قال غزونا الروم فخرج منا اناس
یطلبون اثر العدو فنفر منهم رجلان قال احدهما فبینا ١٧
نحن کذلک اذ لقینا شیخ من الروم فقال ابرزوا فحملنا ساعۃ علیہ
فاقتتلنا ساعۃ فقتل صاحبی فرجعت ارید اصحابی فبینا انا
راجع اذ قلت لنفسی ثکلتک امک سبقنی صاحبی الی الجنۃ
وارجع هاربا الی اصحابی فرجعت الیہ وضربتہ فاخطأتہ
فحملنی وضرب بی الارض وجلس علی صدری وتناول شیئا
لیقتلنی فجاء صاحبی المقتول فاخذ بشعر قفاہ عنی واعاننی
علی قتلہ فقتلناہ جمیعا وجعل صاحبی یمشی ویحدثنی حتی
انتهینا الی شجرۃ فاضطجع مقتولا کما کان فجئت اصحابی فاخبرتهم
علی ہذا القیاس حضرت جعفر طیار رضی اللہ تعالی عنہ کا فرشتونکے ساتھ

سیر کرنا اثنائے سیر میں حضور اکرم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حضور میں
مرور اور السلام علیکم اور باتیں کرنا اور حضور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کا بر سر منبر اسکا اعلان فرمانا اخرج ابن عساکر عن عبد اللہ بن عباس
ان رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال بعد قتل جعفر
لقد مر بی جعفر یقتضی نفرا من الملائکۃ لہ جناحان مختضبۃ
(جماعت)
قوادمہا بالدم یریدون بیشۃ بلدا بالیمن واخرج ابن عدی
من حدیث علی بن ابی طالب ان رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم قال عرفت جعفرا فی رفقۃ من الملائکۃ یبشرون
اہل بیشۃ بالمطر واخرج الحاکم عن ابن عباس رض قال بینما
۱۷۷ النبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جالس واسماء بنت عمیس
قریبا منہ اذ رد السلام وقال یا اسماء ہذا جعفر مع جبرئیل
ومیکائیل مروا فسلموا علینا واخبرنی انہ لقی المشرکین
یوم کذا وکذا فاصبت ثلاثا وسبعین من طعنۃ وضربۃ
ثم اخذت اللواء بیدی الیمنی فقطعت ثم اخذتہ
بیدی الیسری فقطعت فعوضنی اللہ من یدی جناحین
اطیر بہما مع جبرئیل ومیکائیل وانزل من الجنۃ حیث شئت
(علیہما السلام)
واکل من ثمارہا ما شئت فصعد المنبر فحمد اللہ واثنی علیہ ثم
قال ان جعفر بن ابی طالب مر مع جبرئیل ومیکائیل ولہ
جناحان عوضہ اللہ من یدیہ فسلم علی ثم اخبرہم بما اخبرہ

ابن جوزی نے اپنی کتاب **عیون الحکایات** مین علی بربری سے
روایت کی ہو کہ ملک شام مین تین بھائی غازی اور شجاع اور سوار تھے
اونکو روم نے گرفتار کر لیا اونمین سے دو کو گرم تیل مین ڈالکر شہید کیا ایک
چھوٹے بھائی کو عورت حسینہ کے فتنے مین بیدین کرنا چاہا وہ عورت مسلمان
ہو گئی اور کسی حیلے سے دونون کفار کی قید سے چھوٹکر بھاگے اثنای رہ مین وہ دونون بھائی
شہید انکو ملے فرشتونکی معیت مین جب اونھون نے انکا حال پوچھا کہا تیل مین جو ہمنے
غوطہ لگایا تو جنت الفردوس مین جا نکلے اسوقت ہمکو اللہ تعالی نے اسلیے بھیجا
ہو کہ تمھاری تقریب شادی نکاح مین ہم شریک ہون اور اوس بھائی کا نکاح
اوس عورت سے پڑھاکر پھر چلے گئے ان ثلاثا اخوۃ من الشام کانوا
يغزون وكانوا فرسانا شجعانا فاسيروهم الروم فقال لهم الملك ۱۷۸
انی اجعل فيكم الملك وازوجكم بناتی وتدخلون فی النصرانية
فابوا وقالوا يا محمداه فامر بثلاث قدور فصب فيها الزيت ثم
اوقد تحتها ثلثة ايام يعرضون فی كل يوم على تلك القدور
ويدعون الى النصرانية فيابون فالقى الاكبر ثم الثانی
ثم ادنی الاصغر فجعل يفتنه عن دينه بكل امر فقال علج
ايها الملك انا افتنه عن دينه قال بماذا قال قد علمت
ان العرب اسرع شیٔ الی النساء وليس فی الروم اجمل من
ابنتی فادفعه اليها حتے اخليه معها فجاء به فادخله مع
ابنته فاقام صلاۃ نهاره صائم وليله قائم حتے قالت له لبنت

یاهند الی اراك تقدس ربا عظیما وانی قد دخلت معك
فی دینك وترکت دین ابائی قال لها فکیف الحیلة فی الهرب
قالت انا احتال لك وجاءته بدواب فکلنا یسیران اللیل
ویکمنان النهار فبینما یسیران لیلة اذا سمعا وقع خیل فاذا هو
باخویه ومعهما ملائکة فسلم علیهما وسالهما عن حالهما
فقالا ما کانت الا لفطة التی رأیت وخرجنا فی الفردوس
وان الله ارسلنا لنشهد تزویجك بهذه الفتاة فزوجوه
ایاها ورجعوا یہ حال شہدای امت حضور عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
کا ہے کہ جہان چاہتے ہین پھرتے ہین لوگونکی مدد کرتے ہین شریک جلسۂ
١٢٩ خیر ہوتے ہین بوجہ برکت اتباع آنحضرت صلے اللہ تعالی علیہ وسلم - پھر
جب تابع کا یہ حال ہو تو متبوع صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کا کیا حال
ہوگا ع قیاس کن زگلستانِ من بہار مرا ؛ عالم برزخ کی حیات بالفعل
عامۂ مومنین بلکہ کفار کے لیے بھی ثابت اور محقق عند الجمہور ورنہ عذاب
وثواب قبر کسپر اور کیسا یہانتک کہ امام رازی نے فرمایا کہ اس باب
مین روایات گو حد تواتر کو پہونچ چکے ہین جنکا انکار ممکن نہین خصوصًا شہدا
کی حیات تو نصوص قطعیۂ قرآن شریف سے ثابت ہے اور مراد اوس
حیات سے حیات حقیقی حسی دنیاوی مع اخروی ہے اسیواسطے اونکے
بدن بدستور تر و تازہ رہتے ہین جیسے زندگی کی حالت مین بلا تفاوت حتّی
کہ آثار حیات دنیوی اونسے محسوس و مبصر ہوتے ہین جیسا کہ روایت

عمیر سلمی اور حدیث جعفر طیار اور حکایت شیخ علی بربری سے ہم ابھی لکھ چکے
وسیأتی المزید فانتظرہ مفتشا تفسیر کبیر مین تحت آیۂ لاتقولوا
لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات بل احیاء کے مسطور ہے فی
الآیة اقوال الاول انھم فی الوقت احیاء وھذا قول اکثر
المفسرین وھذا دلیل علی ان المطیعین یصل ثوابھم الیھم
وھم فی القبر اسکے بعد چند اقوال اور لکھکر فرماتے ہین واعلم ان
اکثر العلماء علی ترجیح القول الاول پھر اسکے بعد اولہ متعدد ذکر کیے
احدھا الآیات الدالة کقولہ تعالی ربنا امتنا اثنتین واحییتنا
اثنتین والموتتان لاتحصل الا عند حصول الحیاة فی القبر وقال
النار یعرضون علیھا غدوا وعشیا ویوم تقوم الساعة ادخلوا ١٨٠
آل فرعون اشد العذاب (الی ان قال الامام) ثالثہا ان قولہ

ل جو لوگ راہ خدا مین مقتول و شہید ہون تم اونکو مردہ مت کہو بلکہ وہ زندہ ہین ١٢
ل آیت مین چند قول ہین اول یہ کہ وہ لوگ فی الحال زندہ ہین - یہ قول اکثر مفسرین
کا ہے اور یہ آیت اسپر دلالت کرتی ہے کہ فرمان بردارونکو اونکا ثواب ملتا ہے حالانکہ وہ
لوگ قبرون مین ہوتے ہین ١٢ ل جانو کہ اکثر علما اول قول کو ترجیح دیتے ہین یعنی
اوسکو صحیح کہتے ہین ١٢ ل اے رب ہمارے مارا تو نے ہمکو دو بار اور زندہ کیا دو بار
موت نہین ہو سکتی مگر قبر مین حیات حاصل ہونے سے اور کہا آگ اون پر صبح و شام پیش
کیجاتی ہے اور جب قیامت ہوگی (اونکو کہا جائیگا کہ) تم فرعون کے ساتھ سخت
عذاب مین داخل ہو یہانتک کہ امام نے فرمایا کہ تیسرا قول اوسکا (باقی در صفحۂ آیندہ)

يستبشرون بالذين لم يلحقوا بهم دليل على حصول الحياة
في البرزخ قبل البعث و رابعًا قوله عليه الصلاة و السلام القبر
روضة من رياض الجنة او حفرة من حفر النيران. والاخبار في
ثواب القبر وعذابه كالمتواترة وخامسها انه لو كان المراد من
قوله احياء انهم سيحيون فحينئذ لا يبقى لتخصيصهم بهذا
فائدة ولا نسلم ان هذه العندية ليست الا بالكون في الجنة
بل باعلاء الدرجات وايصال البشارات اليه وهو في القبر
او في موضع اخر و ولا تحسبن الذين قتلوا في سبيل الله امواتا
بل احياء عند ربهم يرزقون فرحين بما اتاهم الله من
۱۸۱ فضله ويستبشرون بالذين لم يلحقوا بهم من خلفهم ان
لا خوف عليهم ولا هم يحزنون ہ کی تفسیر مین لکھتے ہین اعلم

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) وہ لوگ خوش ہوتے ہین اون لوگون سے جو انسے ابھی تک
ملے نہین یہ قبل بعث کے برزخ مین حیات ملنے کی دلیل ہے اور چوتھا قول آنحضرت علیہ الصلاۃ
والسلام کا ہے کہ قبر ایک باغ ہے جنت کے باغون سے یا ایک گڑھا ہے دوزخ کے گڑھون سے
اور جو جو احادیث درباب ثواب قبر و عذاب قبر وارد ہین وہ حدیث متواتر کے مثل ہین۔
اور پانچوان یہ کہ اگر اللہ تعالی کے قول (احیاء) سے مراد یہ ہو کہ وہ لوگ عنقریب زندہ
ہونگے تو اب اونکی تخصیص کرنیکا اسکے ساتھ کیا فائدہ باقی رہیگا اور ہم نہین مانتے کہ یہ عندیت
نہین ہے مگر ساتھ ہونیکے جنت مین بلکہ درجات بلند کرنیکی وجہ سے اور اونکی طرف ایصال
بشارات کیلیے حالانکہ وہ قبر مین ہین یا دوسری جگہ۔ اور تو اونکو مردہ مت گمان کر جو
راہ خدا مین شہید ہوئے ہین بلکہ وہ لوگ اپنے پروردگار کے نزدیک زندہ ہین رزق لیے
[illegible]

ان ظاهر الاٰية يدل على كون هؤلاء المقتولين احياء فاما ان يكون
المراد منه حقيقة او مجازا فان كان المراد منه هو الحقيقة فاما
ان يكون المراد انهم سيصيرون فى الاٰخرة احياء او المراد انهم
احياء فى الحال تبتقدير ان يكون هذا هو المراد فاما ان يكون المراد اثبات
الحياة الروحانية او اثبات الحياة الجسمانية اسکے بعد بولہ کثیرہ اثبات
حیات حقیقی فی الحال روحی وجسمانی پر امام فخر الدین رازی علیہ الرحمہ نے ذکر کیے
اور باقی سب احتمالونکو باطل کیا جسکو تفصیل دیکھنا ہو وہین دیکھے مین نے
اونکو بخیال تطویل نقل نہین کیا۔

اقول وبحولہ سبحانہ احول لیکن فرقہ نجدیہ وہابیہ غطرت اصلیہ جبلیۂ انسانیہ
سے بالکل بدنصیب ہین دیکھو ابن عبد الوہاب کتاب التوحید مین اور ملا اسمٰعیل
تقویۃ الایمان مین لکھتے ہین جناب حضرت خیر البشر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کی نسبت معاذ اللہ کہ وہ مر کر مٹی مین مل گئے ان عقل کے دشمنون نے حضرت
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جسد مبارک اور روح انور کو جو روح الارواح ہے عامہ
ارواح کے برابر بھی نجانا اس باب مین کافرونسے بھی سبقت لیگئے حالانکہ خود حضور
عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہین من[1] زار قبری بعد وفاتی کمن کان زارنی
فی حیاتی اور من[2] زارنی میتا فکانما زارنی حیا اور الانبیاء[3]
احیاء فی قبورهم یصلون اور من[4] صلی علی فی قبری رددت علیه

[1] جسنے میری زیارت (کونین کی سعادت موجب نجاۃ آخرت) میری وفات کے بعد کی گویا کہ اوسنے میری
حیات مین میری زیارت کی ۱۲ [2] جسنے میری زیارت حالت موت مین کی اوسنے میری حیات مین کی ۱۲ [3]
پیغمبر اپنی اپنی قبر وزندہ مین زندہ ہین نماز پڑھتے ہین ۱۲ [4] جسنے میرے مزار اقدس پر حاضر ہوکر درود بھیجا

(باقی در پرچۂ آیندہ)

مخزنِ تحقیق

۱۳۱۵ھ

معروف بہ

تحفۂ حنفیہ

سنہ ۱۳۲۴ھ	[illegible]	پرچہ ۵	جلد ۱۰

للہ الحمد والمنہ کہ اس مرد میدان حمایت سنت نے دسویں سال میں قدم رکھا اور اپنے سحاب فیض سے سارے جہان کو سیراب کیا۔ اہل سنت و جماعت کیلیے مخزن خیر و سعادت و مخزن خوبی و برکت۔ اہل کفر و بدعت کیواسطے تحفۂ ہدایت و گلدستۂ نجات آخرت

اہتمام سے

ابو المساکین ضیاء الدین متوطن پیلی بھیت صانہ اللہ تعالی عن شر کل عفریت

مطبع حنفیہ پٹنہ بخشی محلہ میں سنہ ۱۳۲۴ھ میں چھپا

الہند ۱۳۴۳ھ ۔ بحضور المصطفےٰ

شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مدارج النبوۃ مین
تحریر فرماتے ہین ظاہر حدیث و آیت آنست کہ حیات شہدا حیات حقیقی جسمانی
است نہ مجرد معنوی و روحانی و حیاتِ انبیا صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہم
اعلی و اتم و اکمل از انست انتہی اور جذب القلوب مین لکھتے ہین
ہرگاہ اینمعنی در آحاد امت و عموم مومنین متحقق باشد فکیف بسید المرسلین
وصفوۃ المتقین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بارزے در توشیق
عرے الایمان از سلیمان بن سحیم می آرد کہ گفت آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم را در خواب دیدم پرسیدم یا رسول اللہ اینہا کہ بزیارت تو
می آیند و بر تو سلام می کنند سلام ایشان ہمی شنوی فرمود نعم و ارد
علیہم و باتفاقِ علما در حیات آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بعد از ۲۴۳
وفات ہیچ شبہہ نیست و ہمچنین سائر انبیا علیہ و علیہم الصلاۃ والسلام
در قبور زندہ اند بحیاتے کامل تر و بحقیقت تر از حیات شہدا کہ در کلام مجید
از وے خبر دادہ است و کیف لا و آنحضرت سید الشہدا است و اعمال
شہدا در میزانِ اوست و فرمودہ است صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علمی بعد
وفاتی کعلمی فی حیاتی رواہ الحافظ المنذری و ابن عدی فی الکامل
بیہقی گوید کہ حیات ایشان در قبر دائم و مستمر است نیز گوید کہ شواہد
بر حیات انبیا علیہم السلام از احادیث صحیحہ بسیار ست بعد ازان ذکر کردہ
حدیث مرور آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بموسی و وے نماز میگذارد
در قبر خود و احادیث دیگر کہ در ملاقات آنحضرت با نبیا و نماز گذاردن او

بایشان ورود یافته سلام الله تعالی علیهم اجمعین مالی که از آنحضرت مانده
هم بر ملک او باقی است چنانچه در حالت حیات بود انتقال نمیکند بملک ورثه
چنانکه اموات را باشد وکلام ائمه اعلام اقتضاے اثبات دیگر احکام دنیا
نیز میکند پس حیات ایشان علیهم السلام اعلی واکمل واتم از حیات شهدا
باشد چنانچه مذهب مختار ومنصور است سبکی در شفاء السقام میگوید
واین حیات اعلی واکمل هست از حیات شهدا وثبوت او مر روح را بی اشتباه
وبے اشکال هست واما جسد باحادیث ثابت شده که اجساد انبیا بوسیده
نمیگردد وعود روح بجسد ثابت است مر جمیع اموات را مر چند شهدا نباشند
نماز گزاردن بے شبهه استدعاے جسدی کند که محل حیات باشد وتیز حیین صفاتیکه
مذکور شده اند در لیلة المعراج وبانبیا علیهم السلام اسناد یافته همه صفات ۱۸۴
اجسام است بدانکه تمامه اهل سنت وجماعت اعتقاد دارند به ثبوت
ادراکات مثل علم وسمع مر سائر اموات را از آحاد بشر خصوصًا انبیا را علیهم السلام
واد لکه بر حیات انبیا دلالت دارند مقتضاے آن حیات ابدانست چنانچه
در دنیا بود باوجود استغنا از غذا وبا حصول قوت تعود در عالم بدانکه
در حیات انبیا علیهم السلام وثبوت این صفت مر ایشان را وترتب آثار واحکام
آن هیچکس را از علما خلافے نیست واما صلاة موسی در قبر دلالت ندارد بر استمرار
اقامت او در وے کیف وحالانکه در حدیث صحیح آمده که آنحضرت او را
وانبیاے دیگر را صلوات الله تعالی علیهم اجمعین در سموات ملاقات کرده
پس وجه توفیق آن بود که باوجود قرار بر سموات گاهے انتقال بجای دیگر

از موضع قبر وغیرہ نیز کنند آصل مدعا کہ ثبوت حیات است نزد پروردگار
عز اسمہ مسلم و مقرر است از جہت ثبوتِ آن بدلیل قطعی کہ نص قرآنست
باآنکہ قونوی تفضیل و ترجیح دادہ بودن آنحضرت را صلے اللہ علیہ وسلم در
بہشت اعلی بر استمرار او در قبر شریف جواب وی آنست کہ قبر آحاد مومنین
روضہ ایست از ریاض جنت پس قبر شریف سید المرسلین افضل ریاضِ جنت
باشد و تواند بود کہ وی را صلے اللہ تعالی علیہ وسلم ہم در قبر از تصرف و نفوذ
حالتے بود کہ از سمٰوات و ارض و جنان حجاب مرتفع باشد بے تجاوز و انتقال
زیرا کہ امور آخرت و احوال برزخ بر احوال دنیا کہ مقید و مضیق حدود و جہات
است قیاس نتوان کرد انبیا علیہم السلام باوجود استقرار ایشان در
سمٰوات گاہے بقبور نزول و انتقال می کنند کسیکہ قائل باستمرار ایشان است
در قبر برعکس آن میرود و میگوید کہ باوجود قرار ایشان در قبر در بعضے احیان
بقوت نفوذیکہ در عالم ایشان دادہ اند عروج و انتقال بسمٰوات نیز نمایند
شیخ علاء الدین قونوی میگوید کہ بعید نیست کہ گفتہ شود کہ ارواح مقدسہ
انبیا بعد از مفارقت بمنزلہ ملائکہ است بلکہ افضل از ایشان و ہمچنانکہ ملائکہ
متمثل شوند در صور مختلفہ کذلک جائز باشد کہ ارواح مقدسہ انبیا نیز متمثل
گردند و ممکن است کہ این تصرف مر بعضی خواص عباد را در حالت حیات
نیز دست دہد و روح واحد در ابدان متعددہ غیر بدن معہود متصرف شود
چنانچہ بعضی محققین در تسمیۂ ابدال گفتہ کہ گاہے یکے از ایشان بمکانی رود
و در مکان اول شبحی و مثالے در بدل خود بگذارد و سادہ صوفیہ سر اللہ اسرارہم

۱۸۵

عالمی متوسط در عالم اجساد و ارواح اثبات کردہ اندکہ آنرا عالم مثال گویند
الطف از عالم اجساد و اکثف از عالم ارواح و ظہور ارواح و صور مختلفہ
مبتنی بر آن ساختہ و بنا بر علیہ جائز بود کہ موسیٰ علیہ السلام باوجود استقرار در آسمان ششم
بشبح و پیکر مثالی در قبر متمثل باشد و آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم او را در ہر دو مکان
مشاہدہ فرمودہ **نیز شیخ** مدارج میں ارقام فرماتے ہیں حیات انبیا علیہم السلام متفق علیہ
است میان علمای امت و ہیچ کس را خلاف نیست در ان کامل تر و قوی تر از وجود حیات شہدا
کہ آن معنوی و اخروی است عند اللہ و حیات انبیا حیات حسی دنیاوی است و احادیث
و آثار در آن واقع شدہ **نیز** اسمیں ہے حیات انبیا حیات حسی دنیاوی است نہ مجرد بقای
ارواح چنانکہ شہدا را الی قولہ حق تعالیٰ جسد شریف را حالتی و قدرتی بخشیدہ است کہ در
ہر مکانی کہ خواہد تشریف بخشد خواہ بعینہ یا بامثال خواہ بر آسمان یا بر زمین و خواہ در
قبر شریف یا غیر وی باوجود ثبوت نسبت خاص بقبر در ہمہ حال انتہی **امام حجۃ
الاسلام ابو حامد محمد غزالی** رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب **دقائق الاخبار** میں افادہ
فرماتے ہیں اِنَّ[1] ارواح الانبیاء علیہم الصلوات والسلام فی جنۃ عدن وتکون
فی اللحد مونسۃ لاجسادھا وساجدۃ لربھا وارواح الشہداء فی الفردوس
وسط الجنۃ فی حواصل طیر خضراء فی الجنۃ تطیر حیث شاؤا ثم تاوی
الی قنادیل معلقۃ بالعرش ما ارواح المومنین الذین علیہم دیون ومظالم
معلقۃ بالھواء لا یصلون الی الجنۃ ولا الی السماء حتی تؤدی عنھم الدیون والمظالم
واما ارواح فساق المسلمین المصرین علی الذنوب فیعذبون فی القبو مع الجسد
واما ارواح الکافرین والمنافقین ففی سجین نار جہنم خالدین فیہا ابدا۔

[1] انبیا علیہم الصلاۃ والسلام کی روحیں جنت عدن میں ہیں اور قبر میں بھی جسموں کی انسیت کیو جہ سے ہوتی ہیں
اور اپنے پروردگار کو سجدہ کرتی ہیں اور ارواح شہدا فردوس بریں میاں جنت کے سبز پرندوں کے پوٹوں میں ہیں
رہتی ہیں جہاں چاہتی ہیں اوڑتی پھرتی ہیں پھر جو قندیلیں عرش میں لٹکی ہوئی ہیں انکی طرف آکر بسا لیتی ہیں لیکن روحیں ان مومنوں کی جنپر قرضہ اور ظلم ہیں یعنی مقروض ہو کر اور لوگوں پر ستم کر کے مر گئے ہیں
تو وہ آسمان اور زمین کے درمیان ہوا پر لٹکی ہوئی ہیں نہ وہ جنت کیطرف پہونچ سکتی ہیں نہ آسمان کیطرف جبتک کہ اونکی طرف سے دیون ادا نہ کیے جائیں اور مظالم معاف کرائے جائیں لیکن روحیں فاسق مسلمانوں کی
جو گناہ ہونکے اوپر جمے رہتے تھے اوصرار کرتے تھے تو وہ اونکی قبروں میں جسموں کے ساتھ عذاب پاتی ہیں لیکن کافروں اور منافقوں کی روحیں تو سجین میں ہیں ہمیشہ دوزخ کی آگ میں رہینگی ۱۲ منہ

(باقی در پرچہ آیندہ)

مخزن تحقیق
۱۳۱۵

معروف بہ

تحفۂ حنفیہ

جلد	پرچہ ۶	جمادی الاخری	سنہ ۱۳۲۴

بحمد اللہ و المنہ کہ پس مریدان حمایت سنت نے سال ۱۳۲۴ میں قدم رکھا اور اپنے رشحات فیض سے جہان کو سیراب کیا۔ اہل سنت و جماعت کیلیے مخزن خیر و سعادت و مخزن خوبی و برکت۔ اہل کفر و بدعت کیواسطے تحفۂ ہدایت و گلدستۂ نجات آخرت

اہتمام سے

ابو المساکین ضیاء الدین متوطن پیلی بھیت صانہ اللہ تعالی عن شر کل عفریت

مطبعۂ حنفیہ بخشیہ پٹنہ محلہ شاہ ٹولی ۱۳۲۴ھ

قولہ تعالیٰ تنزل الملئکۃ والروح فیہا یقال روح محمد صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم تحت العرش یستاذن فی ھذہ اللیلۃ من اللہ تعالیٰ بالنزول
لیسلم علی جمیع المومنین والمومنات من الشفقۃ علیہم ویقال روح
الاقرباء من الاموات المومنین یقولون ربنا ائذن لنا بالنزول
الی منازلنا حتی نری اولادنا وعیالنا فینزلون لیلۃ القدر کما قال
ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اذا کان یوم عید او یوم عاشوراء
اولیلۃ عاشوراء او یوم الجمعۃ اولیلۃ الجمعۃ الاولی من رجب و لیلۃ
النصف من شعبان یخرج الاموات من قبورھم فیقومون علی ابواب
بیوتھم ویقولون ارحموا علینا فی ھذہ اللیلۃ بصدقۃ او لقمۃ
فانا محتاجون الیھا فان لم تقدروا بھا فاذکرونا برکعتین فی
ھذہ اللیلۃ المبارکۃ ھل من احد یذکرنا وھل من احد یرحم
علینا وھل من احد یذکرنا فی غربتنا یا من سکن فی دارنا یا من نکح
نساءنا یا من اقام فی اوسع قصورنا ونحن فی اضیق قبورنا ویا من
قسم اموالنا ویا من استذل اولادنا ھل من احد منکم من
یتفکر فی غربتنا وفقرنا وکتبنا مطویۃ وکتبکم منشورۃ ولیس للمیت
فی اللحد ثواب فلا تنسونا بکسرۃ خبزکم ودعائکم فانا محتاجون
الیکم ابدا فان وجد والصدقۃ والدعاء منھم یرجعون
فرحا مسرورا وان لم یجد وانھا یرجعون محروما محزونا ائسا

حاصل ترجمہ بقدر ضرورت سورہ قدر انا انزلناہ میں تنزل الملئکۃ

۱۸۸ ارواح مومنین کی شب قدر اور شب برات اور جمعہ اور عید اور عاشورہ محرم کو اپنے اپنے گھروں پر آتی ہیں۔

وارد ہوا ہی جسکے معنی فرشتے اور روح اوترتے ہین شب قدر کی رات
مین اسکی تفسیر مین وارد ہی کہ روح سے مراد جناب سرور عالم صلی اللہ
تعالی علیہ وسلم کی روح مبارک ہی جو عرش پر سے اجازت لیکر اس رات
مین زمین پر اوترتی ہی اور تمام مومن مرد اور عورتون پر السلام علیک کرتی ہی
اور بعض مفسرین نے کہا کہ مومنین کی روحین مراد ہین جو اپنے رشتہ دارون
اور اولادونکو دیکھنے کو اس رات مین آتی ہین حق تعالی سے اجازت لیکر جیسا کہ
حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے فرمایا کہ عید کے دن اور
دسوین تاریخ محرم کو دن مین اور اسکی رات مین اور جمعہ کے دن اور پہلے
جمعہ کی رات رجب کے مہینہ سے اور شب برات کی رات مین مردے
اپنی اپنی قبرون سے نکلکر اپنے گھرونکے دروازون پر کھڑے ہوتے ہین اور ۱۸۸
گھر والونسے کہتے ہین ہمپر رحم کرو اس رات مین خیرات کرکے یا ایک لقمہ
دیکر کیونکہ ہم اسکے محتاج ہین اگر تمکو اسکی قدرت نہو تو اس مبارک رات مین
دو رکعت نماز پڑھکر اسکا ثواب ہمین بخشو۔ ہی کوئی ہمکو یاد کرنیوالا ہم پر
رحم کرنیوالا جو ہمین اس غربت اور محتاجی مین یاد کرے۔ اَی ہمارے گھرونمین
رہنے والو ہماری بی بیونسے نکاح کرنیوالو تم ہمارے فراخ مکانونمین بس گئے
ہم قبرونکی تنگی مین پڑے ہوئے ہین۔ اَی ہمارے مالونکے بانٹ لینے والو
اَی ہمارے بچونکو ذلیل وخوار کرنیوالو ہماری محتاجی اور تنگی کی فکر کرو ہم عمل
کرنے سے مجبور ہین تم نیک کام کرنے پر قادر ہو ہمکو مت بھول جاؤ ایک ٹکڑا
روٹی کا یا دعا ہی ہمکو پہونچاؤ اسلیے کہ ہم ہمیشہ اسکے محتاج ہین۔ پھر اگر گھر والون

اونکو خیرات وصدقات ودعا کو پہونچایا تو وہ مردے خوش ہوکر لوٹ جاتے
ہین اور جونہ پہونچایا تو وہ محروم اور مغموم اور ناامید واپس جاتے ہین۔

حاصل کلام اور خلاصہ مرام جب عام روحونکا زندہ ہونا اور اونکا
زمین پر آنا اور بالخصوص شہداکے ارواح کا جہان چاہین پھرنا اور اونکی حیات
اور اونسے بڑھکر انبیا علیہم السلام کی حیات خصوصًا جناب سرور عالم صلی اللہ
تعالی علیہ وسلم کہ آپ کی حیات وممات مین اصلا فرق نہین اور روحونکا متمثل
اور متصور بصور مختلفہ ہونا اور شہدا اور انبیا علیہم السلام کا امکنۂ متعددہ مین
مشاہد ومحسوس ہونا بلکہ اولیاے امت کا آنِ واحد مین چند جگہ پر موجود
ہونا حالت حیات مین اور نیز بعد الممات اونکو اجازت گشت اور تصرف کی
189 بروقت استغاثہ مستغیثین اور اونکی فریادرسی اور معاونت وامداد فریاد کرنیوالون
کی جیسا کہ روایات سابقہ سے جو ادلۂ سابقہ مین محرر ہوچکے یہ سب مضامین مبرہن
اور روشن۔ پھر حضور عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی نسبت آن واحد مین چند جا
موجود ہونے پر کیا وجہ استعجاب اور اسکے انکار پر کیون اسقدر قدغن سوای بدعقیدگی
اور استبعاد کرامت اولیا اور انکار دوام معجزۂ انبیا اور اونسے توسل کا اور انکار
نصوص آیات واحادیث وآثار واقوال محققین کے پس منکرین بالضرور مصداق
ہین مَن لم یجعل اللہ لہ نورا فما لہ من نور[۱] اور اَضلہ اللہ علی علم[۲] اور ختم[۳]
اللہ علی قلوبھم وعلی سمعھم وعلی ابصارھم غشاوۃ کے

[۱] جسکے واسطے اللہ تعالی نے نور نہ گردانا تو اوسکے لیے نور نہین ہے ۱۲ [۲] اللہ تعالی نے اوسکو علم پر
گمراہ کیا ۱۲ [۳] اللہ تعالی نے اونکے دلون اور کانون پر مہر کردی ہے اور اونکی آنکھون پر پردہ ڈالدیا ۱۲ منہ

حافظ ابن حجر کا فتویٰ دیکھو ارواح المومنین فی علیین و
ارواح الکفار فی سجین ولکل روح بجسدها اتصال معنوی لا یشبہ
الاتصال فی الحیوۃ الدنیا بل اشبہ شئ بہ حال النائم اتصالا
وبھذا یجمع بین ما ورد ان مقرها فی علیین او سجین وبین ما نقلہ
ابن عبد البر عن الجمہور ایضًا انھا عند افنیۃ قبورھا ومع ذلک فھی
ماذون لھا فی التصرف وتاوی الی محلھا من علیین او سجین واذا نقل المیت
من قبر الی قبر فالاتصال المذکور مستمر وکذا لو تفرقت الاجزاء [illegible]
اگرچہ جسم ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے اور جز الگ الگ ہو جاوین ١٢
قالت طائفۃ الارواح فی الارض ثم اختلفوا فقالت فرقۃ الارواح تستقر
علی افنیۃ القبور قالہ ابن وضاح وحکاہ ابن حزم عن عامۃ اصحاب الحدیث
ونحو ابن عبد البر ان ارواح الشہداء فی الجنۃ وارواح غیرھم علی افنیۃ القبور ١٩٠
فتسرح حیث شاءت مستدلوا باحادیث السلام علیھم وعرض المقعد ولا دلیل
فی ذلک علی ان الارواح لیست فی الجنۃ فان الرجوع الی الجسد والروح بہ اتصال
والروح وحدھا فی الجنۃ وکذا السلام علی اھل القبور لا یدل علی استقرار ارواحھم
علی افنیۃ قبورھم فانہ یسلم علی قبور الانبیاء والشہداء وارواحھم فی اعلی علیین
ولکن لھا مع ذلک اتصال سریع بالجسد ولا یعلم کنہ ذلک وکیفیتہ علی الحقیقۃ
الا اللہ عزوجل ویشھد لذلک الاحادیث المرویۃ ان النائم یعرج
بروحہ الی العرش ھذا مع تعلقھا ببدنہ وسرعۃ عودھا الیہ
عند استیقاظہ فارواح الموتی المجردۃ عن ابدانھم اولی
بعروجھا الی السماء وعودھا الی القبر فی تلک السرعۃ

(باقی صفحۂ آیندہ)

مخزن تحقیق

١٣١٥ھ

معروف بہ

تحفۂ حنفیہ

جلد	پرچہ	سنہ ١٣٢٤ھ

بحمد اللہ و المنہ کہ اس مرد میدان حمایت سنت نے سال نہم میں قدم رکھا اور اپنے شعاع فیض سے سارے جہان کو سیراب کیا۔ اہل سنت و جماعت کیلیے مخزن خیر و سعادت و مخزن خوبی و برکت۔ اہل کفر و بدعت کیواسطے تحفۂ ہدایت و گلدستہ نجات آخرت

اہتمام سے

ابو المساکین ضیاء الدین متوطن پیلی بھیت صانہ اللہ تعالیٰ عن شر کل آفت

مطبع حنفیہ بخشی محلہ پٹنہ میں طبع ہوا

آخر ایک وقت مین چند جا موجود ہونا نہین ہو مگر کرامت اولیا کی اور اکابر اولیا سے یہ ثابت اور کرامات الاولیاء حق عقائد کا مسئلہ محقق اور معلوم ومبرہن کہ کرامات الولی معجزۃ للنبی اور ولی ظل نبی جب ظل مین یہ کمال پھر اصل مین کیون محال علامہ خیر الدین رملی اپنے فتاوی مین لکھتے ہین کہ کرامات اولیا زندگی مین اور بعد موت ہمیشہ باقی ہو جو اسکا منکر ہو اوسپر یہ ڈر ہو کہ اوسکا خاتمہ بخیر نہو گا اور شہید لوگ تو دن دہاڑے دیکھے گئے کہ وہ جہاد مین شریک ہین کافرون سے لڑتے ہین کرامات الاولیاء مشاھدۃ لایمکن انکارھا والذی نعتقدہ ثبوتھا فی حیاتھم وبعد مماتھم ولا تنقطع بموتھم ومنکرھا یخشی علیہ الموت والعیاذ باللہ علی سوء الخاتمۃ فیجوز التوسل بھم کما وردت الاستغاثۃ بالانبیاء وبالعلماء والصالحین اما الانبیاء فلانھم احیاء فی قبورھم یاکلون ویشربون ویصلون ویحجون بل وینکحون کما وردت بذلک الاخبار ویکون الاستغاثۃ معجزۃ منھم والشھداء ایضاً احیاء عند ربھم شوھد وانھارا جھارا یقاتلون الکفار واما الاولیاء فھی کرامۃ منھم فان اھل الحق علی انہ یقع من الاولیاء بقصد وبغیر قصد امور خارقۃ للعادۃ یجریھا اللہ تعالی علی ایدیھم وبسببھم و الدلیل علی جواز وقوعھا انھا امور ممکنۃ لایلزم من جواز وقوعھا محال ابن حجر شرح صحیح بخاری مین لکھتے ہین لاینکرھا یعنی الکرامۃ بعد الموت الافاسد الاعتقاد امام ابن الحاج مدخل مین لکھتے ہین

بارگاہ انبیا مین ضرور حاضر ہو دور و دراز سے اونکو وسیلہ گردانے مراد
برآنے کے لیے اونسے فریاد کرے اونسے مراد مانگے اور یقین رکھے کہ
اونکی برکت سے مراد پایگا وہ اللہ تعالی کے کھلے دروازے ہین اونسے
مراد حاصل ہونا ایسی سنۃ اللہ ہی کہ جاری ہی وہ اہل کرم ہین اپنے سائل
اور متوسل کو محروم نہین پھیرتے اور جو شخص اونکی بارگاہ عالی مین حاضر
نہو سکے تو جہان ہو وہین سے اون پر سلام بھیجے اونسے مرادین مانگے تو
وہ اوسکی ضرور مدد کرینگے اور حضرت سید الانبیا کا مرتبہ سب سے زائد
صلوات اللہ تعالی علیہ آپ سے جو فریاد کرے وہ محروم نہین ہو سکتا
جو اونسے مراد مانگے ضرور پائے اسکا معائنہ ہی آشکارا سپر مشاہد ہین۔
۱۹۲ واما عظیم جناب الانبیاء والرسل صلوات اللہ تعالی وسلامہ
علیہم اجمعین فیأتی الیہم الزائر ویتعین قصدہم من الاماکن
البعیدۃ ثم یتوسل اللہ بہم فی قضاء ماربہ ومغفرت ذنوبہ
ویستغیث بہم ویطلب حوائجہ منہم ویجزم بالاجابۃ ببرکتہم
وانہم باب اللہ المفتوح وجرت سنۃ اللہ علی قضاء الحوائج
علی ایدیہم وبسببہم ومن عجز عن الوصول الیہم فلیرسل
بالسلام علیہم ویذکر ما یحتاج الیہم من حوائجہ ومغفرۃ ذنوبہ
وستر عیوبہ الی غیر ذلک فانہم السادۃ الکرام والکرام لا یردون
من سألہم ولا من توسل بہم ولا من لجأ الیہم ہذا فی زیارۃ الانبیاء
والمرسلین علیہم الصلاۃ والسلام واما فی زیارۃ سید الانبیاء سید الاولین

والاخرين فيزيد على ذلك اضعافا مضاعفة اعنى فى الانكسار والذل
والمسكنة لانه الشافع المشفع الذى لايرد شفاعته ولايخيب من قصده
ولامن نزل بساحته ولامن استعان واستغاث به فانه قطب دائرة
الكمال وعروس المملكة فمن توسل واستغاث به اوطلب حوائجه
منه فلا يرد ولايخيب لما شهدت المعاينة والاثار انتهى ایسا ہی
علامہ شوبری شرح منہج کے حاشیہ مین لکھتے ہین والشهداء ایضًا
احياء عند ربهم شوهد وانهار اجهارا يقاتلون الكفار جب شہدا
کھلم کھلا دیکھے جاتے ہین لڑائیون مین شریک ہوتے ہین پھر سرورِ عالم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تشریف آوری محافل میلاد اور مجالسِ خیر مین
کیون قابل استبعاد۔ شاہ ولی اللہ صاحب **حجۃ اللہ البالغہ** مین لکھتے ۱۹۳
ہین وربما اشتغل هؤلاء باعلاء كلمة الله ونصر حزب الله بسا اوقات
یا کبھی یہ اولیاء اللہ بعد مرنے کے اللہ تعالیٰ کا کلمہ بلند کرنے اور فوج اسلام
اور اللہ کے گروہ کی مدد کرنے مین مشغول ہوتے ہین **علامہ برماوی**
رسالہ الدلائل الواضحات فى اثبات الكرامات فى الحيات
وبعد الممات مین افادہ فرماتے ہین واذا كان مرجع الكرامات
الى قدرة الله تعالى فلا فرق بين حياتهم ومماتهم فانها بمحض
خلق الله تعالى وايجاده لها اكرمهم الله بها واجراها على ايديهم
فتارة بسبب دعائهم وتارة بفعلهم واختيارهم وتارة بغير
اختيارهم ولاقصد ولاشعور منه وتارة بالتوسل الى الله بهم

بھم

ولیس لہ مشارکۃ للباری فی ذلک البتۃ وقد اتفقت کلمۃ علماء

الاسلام قاطبۃً علی ان معجزات نبینا لاتنحصر لان منها ما اجراہ

اللہ ویجریہ لاولیائہ من الکرامات احیاء وامواتًا الی یوم القیامۃ

فانہ من جملۃ معجزاتہ الباقیۃ بعد موتہ الدالۃ بالضرورۃ دلالۃ

قطعیۃ علی صحۃ نبوتہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فی کل عصر من

الاعصار الی یوم القیامۃ ولاینکرھا الاکل مخذول فاسد الاعتقاد

فی اولیاء اللہ اور اولیاے کرام کی کرامتونکا جملہ معجزات حضور اکرم صلی اللہ

تعالی علیہ وسلم سے ہونا تصانیف ابن صلاح اور دلائل النبوۃ بیہقی اور

شواہد النبوۃ مولانای جامی وغیرہ رحمہم اللہ تعالی سے بخوبی ظاہر ہے کما

لایخفی علی الماہر المتفطن مولوی مولی بخش صدیقی بہاری اپنی

کتاب زاد الآخرۃ[1] مین لکھتے ہین روایت ہے کہ اگر کوئی شخص ایک ذرہ

ایمان کا ساتھ لیجائیگا تو حضرت رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی

روح مطہر اوسکی مدد کریگی اور فرشتونکے جواب کی تلقین کریگی انتہی۔

اقول ایک وقت مین کتنے مردے مومن کی قبر مواضع مختلفہ مین ہوگی

حضور جب ہر مومن مردے کو جواب منکر نکیر تلقین فرماتے ہین اور

ہر مومن کی قبر مین مدد کرتے ہین تو اسکے مختلف مکانونمین تشریف فرمائی حضور

کی ثابت ہوئی اگرچہ کیفیت تشریف وحضور خضور جیسی کچھ بھی ہو موافق تفاصیل مرقومہ

بالا کے بہرحال حضور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا آن واحد مین چند جا موجود ہونا مبرہن ہوگیا

[1] یہ رسالہ اصل مین فارسی زبان مین ہے میرے پاس اسوقت اوسکا ترجمہ اردو موجود تھا لہذا اوسکی عبارت دیا

(باقی در پرچہ آئندہ)

م الکفایہ اگر کسیکو اصل دیکھنا منظور ہو تو کتاب مذکور مطبوعہ کلکتہ حاجی محمد یعقوب صاحب تاجر کتب کے پاس موجود ہے ۸ قیمت مین آسکتی ہے ۱۲ مؤلف زید فیضہ ۱۹۴

مخزنِ تحقیق

۱۳۱۵

معروف بہ

تحفۂ حنفیہ

جلد	پرچہ	شعبان	سنہ ۱۳۲۴

بعونہٖ الحمد والمنہ کہ اس مرد میدان حمایت سنت نے سال نہم میں قدم رکھا اور اپنے شعاع فیض سے سارے جہان کو سیلاب کیا۔ اہل سنت و جماعت کیلیے مخزن خیر و سعادت و خزن خوبی و برکت۔ اہل کفر و بدعت کیواسطے تحفہ ہدایت و گلدستہ نجات آخرت

اہتمام سے

ابو المساکین ضیاء الدین متوطن پیلی بھیت صانہ اللہ تعالی عن شر کل عفریت

مطبع تحفۂ حنفیہ [illegible]

اگرچہ اس روایت مین کتاب کا حوالہ اور ذکر اسناد وغیرہ نہین ہو مگر جب اسکے مؤیدات
احادیث وآثار صحیحہ اور دلائل قاہرہ قویہ صریحہ موجود ہین تو اسکے تلاش کی ہمکو کچھ ضرورت
نہین منجملہ اون احادیث مؤیدہ کے حدیث صحیحین ہو جو حضرت انس رضی اللہ تعالی
عنہ سے مروی ہو کہ حضور عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا[۱] ان العبد اذا وضع
فی قبرہ وتولی عنہ اصحابہ انہ لیسمع قرع نعالھم اتاہ ملکان فیقعدانہ فیقولان
ما کنت تقول فی ھذا الرجل لمحمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فاما المومن فیقول
اشھد انہ عبد اللہ ورسولہ الی اخر الحدیث متفق علیہ اسکی شرح مین شارحین
لکھتے ہین یکشف[۲] للمیت حتی یری النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم وھی بشری عظیمۃ انتہی
اور کسیقدر اسکی تفصیل سابقا گزر چکی ہو حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کے
١٩٥ منہ سے ایک دن مدینہ شریف مین یہ آواز نکلی یا لبیکاہ یا لبیکاہ یعنی مین حاضر
ہون مین حاضر ہون تیری مدد کو ای شخص فریاد چاہنے والے اوسوقت کسی پر
اسکا بھید نہ کھلا جب لشکر آیا تب معلوم ہوا اور بات یہ تھی کہ آپنے مدینہ سے دور
ایک لشکر روانہ کیا تھا اوس لشکر مین سے ایک شخص نے مصیبت کیوقت واعمراہ
واعمراہ کہکر پکارا تھا یعنی ای عمر میری فریاد کو پہونچو ای عمر میری فریاد کو پہونچو
جیسا کہ **شواہد النبوۃ** مین ہو عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ جیشے بیکے ازبلاد بعید

[۱] جب مردہ قبر مین رکھا جاتا ہو اور دوست واحباب اوسکے پیٹھ پھیر کر چلنے لگتے ہین وہ مردہ جوتونکی آواز چلنے مین سنتا ہو اوسکے پاس دو فرشتے آکر اوسکو بٹھاتے ہین پس دونون فرشتے اوس سے کہتے ہین کہ تو اس مرد کی شان مین یعنی محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی شان عالی مین کیا کہتا ہو تو بندہ مومن جو اوسکا جواب عرض کرتا ہو کہ مین گواہی دیتا ہون کہ وہ اللہ جل شانہ کے بندے اور اوسکے رسول مقبول ہین ١٢ منہ

[۲] مردے کے واسطے پردہ کھلجاتا ہو یہانتک کہ وہ آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو دیکھ لیتا ہو اور یہ ایک بشارت عظیم ہو مسلمانو کے لیے ١٢ مولوی علیم الدین صاحب زید فیضہ

فرستادہ بود روزے در مدینہ آواز برداشت کہ یا لبیکاہ یا لبیکاہ و هیچ کس ندانست
کہ آن چیست تا آن وقت کہ آن جیش بمدینہ مراجعت نمود و صاحب جیش فتحہا کہ (یعنی سپہ سالار لشکر ۱۲)
خدای تعالی توفیق آنش دادہ بود میکرد امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالے عنہ
گفت اینہا بگذار حال آن مرد کہ ویرا بجبر در آب فرستادی چہ شد۔ گفت واللہ
یا امیر المومنین کہ من بوے شرے (یعنی ظلم) نخواستم بآبے رسیدیم کہ غور آنرا نمی دانستیم
تا ازانجا بگذریم ویرا برہنہ کردہ در آب فرستادیم ہوا خنک بود در وی سرایت کرد فریاد
برداشت واعمراہ واعمراہ بعد ازان از شدت سرما ہلاک شد الخ ازالۃ الخفا
وغیرہ کتب تواریخ میں ہے کہ ایک دن جمعہ کو خطبہ پڑھنے میں حضرت فاروق اعظم
رضی اللہ تعالی عنہ نے دو تین بار اسطرح پکارا یا ساریۃ الجبل یا ساریۃ الجبل
یعنی حضرت ساریہ کو جو سپہ سالار فوج اسلام تھے تدبیر جنگ بتائی حالانکہ وہ لشکر ۱۹۶
مدینہ سے مہینہ بھر کے رستے پر تھا ملک نہاوند میں جیساکہ شواہد النبوۃ میں ہے از
مدینہ تا لشکر گاہ ساریہ یک ماہہ راہ بود اور علامہ شوبری نے شرح منہج کے حاشیے
میں لکھا ہے کہ دو مہینہ کے فاصلہ پر تھا ورؤیتہ (اور دیکھنا اپنے لشکر کو عمر رضی اللہ عنہ ۱۲) وھو علی المنبر جیشہ بنھاوند
حتی قال لامیر الجیش یا ساریۃ الجبل محذرا لہ من وراء الجبل لمکر العدو و
وسماع ساریۃ کلامہ وبینہما مسافۃ شہرین اور دوسرے بعض کتابوں میں
ہے کہ چھ مہینے کی مسافت پر وہ لشکر تھا۔ بہر حال حضرت فاروق اعظم مدینہ میں بھی تھے
اور حضرت ساریہ کے پاس بھی جب خلفائے حضور عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
کا یہ حال ہے تو حضور کے لیے یہ کمال کیوں محال ہے معہذا میں سابقا لکھ چکا
ہوں کہ تفسیر روح البیان میں یہ مضمون مصرح ہے الروح المحمدی لیس لہ

غیبۃ عن الاکوان ای جمیع العوالم بانیمہ شرح شفای ملا علی قاری سے
سابقاً گزر چکا کہ جب گھر مین گھسو تو حضور اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم پر السلام علیکم
کہو کان روحہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم حاضر فی بیوت اہل الاسلام
وقد اشرنا وحررنا فیما اسلفنا وفصلناہ فی الجوابات المفصلۃ تفصیلا بما لا
مزید علیہ فلیراجع ثمہ عالم مین بیوت مومنین کے شمار کسقدر ہین۔ جب ہر مومن
کے گھر مین روح مقدس نبوی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم موجود ہو تو آن واحد مین شخص
واحد کا چند جا موجود ہونا بقدرۃ اللہ تعالی ثابت اور محقق ہو گیا اور یہ مقدمہ تمام
اولیاء اللہ کا مسلمہ ہے ارواحنا اجسادنا واجسادنا ارواحنا کما مر فیما مضی پھر
حضور عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم جبکا جسم مبارک لطافت مین روح الارواح
197 تو جسد مبارک کے لیئے یہ کمال کیون نہ ثابت ہو کہ آن واحد مین کروڑون جا پر
تشریف فرما ہون علاوہ اسکے صحابۂ کرام اور تابعین عظام خصوصاً مجاہدین لشکر
اسلام بروقت مصیبت وشدت حرب کے حضور عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے
استغاثہ اور طلب مدد کرتے اور مدد پاتے چنانچہ علامہ ابن جوزی کتاب
عیون الحکایات مین لکھتے ہین بسندہ الی بعض التابعین انھم لما
197 اسرھم الکفار وراودوھم علی الکفر وامتنعوا فاغلوا لھم زیتا فی قدر فالقوھم
فیہ فنادوا یا محمد ابن اثیر اپنی تاریخ مین جو تاریخ ابن جریر کا خلاصہ اور مختصر
ہے لکھتے ہین ان الصحابۃ بعد موت رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کان شعارھم
فی الحروب یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲ اقول جیسا کہ حالت حیات حضور مین صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کا

ل کیونکہ روح پر فتوح آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی تمام مسلمانون کے گھرون مین حاضر و موجود ہے ۱۲ منہ بعد
وفات آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے صحابہ کا لڑائیون مین یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہنا شعار تھا ۱۲ منہ

ایساہی شعار تھا چنانچہ غزوۂ تبوک وغیرہ مین مرقوم ہے اور ایساہی واقدی نے
ذکر کیا ہے مانند ابن الاثیر اور ابن جریر طبری کے رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اور کیون نہو
اس استغاثہ واستعانت وندا کو حضور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خود تعلیم فرمایا ہے
جیساکہ ترمذی اور ابن ماجہ اور نسائی اور حصن حصین وغیرہا مین محرر ہے جسمین یہ کلمات
مبارک ہین یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم انی توجہت بک الی ربی فی حاجتی ھذہ لتقضی لی
جسکی برکت سے اندھا بینا ہوگیا اور بعد حضور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے
حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ سے صحابہ وغیرہم کا اسپر عمل در آمد چلا آیا
اور حضور سے مرادین مانگتے رہے اور پاتے رہے اور حضور عالم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کا تو بڑا عالی مرتبہ ہے حضور کے متوسلین کے نام اور یاد سے مدد پہونچتی
۱۹۸ ہے اور جب اونسے مدد مانگو وہ تشریف لاکر یا توجہ فرماکر حاجت بر لاتے ہین اور
مراد مانگنے والیکو اوسکی مراد عطا فرماتے ہین حضرت غوث اعظم قطب عالم
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مقولہ مبارکہ صادقہ مصدقہ مجربہ اسطرح ہے من استغاث
بی فی کربۃ کشفت عنہ ومن نادانی باسمی فی شدۃ فرجت عنہ ومن
توسل بی الی اللہ فی حاجۃ قضیت حاجتہ یہان تین جملے تین وضع کے
فرمائے ہین اور ہر ایک مین ایک رمز مخفی ہے لا یعلمہ الا من رزقہ اللہ سبحانہ
پھر یہ مستغیثین ومنادین ومتوسلین کسی مکان وزمان مین ہون خواہ ایک مشرق مین
دوسرا مغرب مین تیسرا شمال مین چوتھا جنوب مین مثلاً آپ سب کے سب جگہ کاشف
کربت اور مفرج شدت اور بر لانے والے حاجتون کے ہین باذن اللہ تعالیٰ بقدرت
واعطاء تصرف لہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فان شانہ القاھر فوق عبادہ
(از الغوث الاعظم)

کما صرح بہ الشیخ الاکبر قدس سرہ الاطہر شیخ ابوالمعالی قدس سرہ
العالی ان کلمات قدسیہ غوثیہ کے ترجمہ مین یون ہی تحریر فرماتے ہین عمر بزار قدس سرہ
میگوید من شنیدہ ام از حضرت شیخ رضی اللہ تعالی عنہ کہ ہر کہ در کربتے بمن استغاثہ
کند کشفت عنہ دور گردانم آن کربت را از وے و ہر کہ در شدتے بنام من ندا کند
فرجت عنہ خلاصی بخشم او را از ان شدت و ہر کہ در حاجتے توسل بمن کند در
حضرت جل و علا قضیت لہ حاجت او را برآرم ملا علی قاری اس روایت
کے ذکر کے بعد لکھتے ہین وقد جرب ذٰلک مرارا فصح رضی اللہ تعالی عنہ
یعنی بیشک یہ استغاثہ و ندا و توسل حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالی عنہ سے
بارہا تجربہ مین آیا ہر بار ٹھیک پایا خدای تعالی اونسے راضی ہو حضرت مرزا
199 جانجانان مظہر قدس سرہ الانور کے ملفوظات مین ہے التفات غوث الثقلین
رضی اللہ تعالی عنہ بحال متوسلان طریقہ علیہ ایشان بسیار معلوم می شود ہیچکس
از اہل این طریقہ ملاقات نشدہ کہ توجہ مبارک آنحضرت بحالش مبذول نیست
بھلا جب غوث الثقلین رضی اللہ تعالی عنہ کی توجہ اپنے ہر مرید و متوسل پر مبذول
ہوئی اور اطراف عالم مین وہ مریدین و متوسلین جابجا مختلف مواضع و بلاد شتی
مین آباد و موجود ہین مشرق مغرب جنوب شمال سب طرف آن واحد مین سب کیطرف
توجہ آپ کی ہوئے تو حضور اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی کیون نہین ہو بیشک
اور یقیناً اور حتماً ہوا وہ حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالی عنہ سے بڑھکر اور بہت بڑھکر
ہو گا حضور ہر مومن کے گھر مین رونق افروز ہین لطیفہ منکرین کے پیر صاحب
تقویۃ الایمان اور اپنی صراط مستقیم مین متعدد جگہ جناب بڑے پیر صاحب کو

غوث الاعظم اور غوث الثقلین لکھ گئے ہین۔ ہم منکرین سے پوچھتے ہین کہ غوث الاعظم
کے معنی بڑے فریادرس اور غوث الثقلین کے معنی جن و بشر کے فریادرس ذرا
اپنے ایمان و دھرم سے کہین کہ یہی ہین یا کوئی اور بت

شعلے بھبک کے اوٹھنے لگے دل کے داغ سے ‌‌‌‌— آخر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

اب اگر اسپر بھی تم ایمان نہ لاؤ صراط مستقیم پر نہ آؤ تو تم جانو وما علینا الا البلاغ المبین
اور سنیے تمھارے پیر کے بڑے پیر ابن قیم لکھتے ہین لا منافاۃ بین کون
الروح فی علیین او الجنۃ او السماء وان لہا بالبدن اتصالا بحیث تدرک
وتسمع وتصلی وتقرأ فانما یستغرب ھذا لکون الشاھد الدنیوی لیس
فیہ ماشانہ ھذا وامور البرزخ والآخرۃ علی نمط غیر المالوف فی الدنیا
جب آن واحد مین روح علیین یا آسمان پر یا جنت مین ہو اور اوسی آن مین اوسکو ۲۰۰
اتصال اپنے جسم کے ساتھ قبر مین اور دوسرے اجسام کے ساتھ بھی رہا جس سے
اوسکا ادراک اور سماع اور نماز اور قرارت اور حج بلکہ نکاح اور اکل و شرب اور لڑائیو مین
دن دہاڑے شرکت اور فریاد چاہنے والونکی فریادرسی اور مدد وغیرہا سب ثابت
اور جائز بلکہ واقع اور اسمین اصلا منافات نہین کہ روح فوق بھی ہو اور تحت بھی
آسمان پر بھی زمین پر بھی مشرق مین بھی مغرب مین بھی تو اشخص واحد کے آن واحد مین چند جا
ہونیکے اور معنی ہی کیا ہین پھر جب یہ حال عام ارواح کا ہے تو خواص اور اخص الخواص اور
اصل کل کا کیا پوچھنا۔ اسیواسطے تو قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتی
رحمۃ اللہ تعالی علیہ تذکرۃ الموتے مین لکھ رہے ہین ارواح ایشان از زمین
و آسمان و بہشت ہر جا کہ خواہند می روند و دوستان و معتقدان را در دنیا و
آخرت مددگارے میفرمایند و دشمنان را ہلاک می سازند انتہی۔

(باقی در پرچہ آیندہ)

مخزنِ تحقیق

۱۳۱۵

معروف بہ

تحفۂ حنفیہ

جلد ۱۰	پرچہ	نمبر شمار	سنہ ۱۳۲۴

للہ الحمد و المنہ کہ اس مرد میدان حمایت سنت نے سال دہم میں قدم رکھا اور اپنے بحر کمال فیض سے سارے جہان کو سیراب کیا۔ اہل سنت و جماعت کیلیے مخزن خیر و سعادت و مخزن خوبی و برکت۔ اہل کفر و بدعت کیواسطے تحفۂ ہدایت و گلدستۂ نجات آخرت

اہتمام سے

ابو المساکین ضیاء الدین متوطن پیلی بھیت صانہا اللہ تعالی عن شر کل عفریت

مطبع حنفیہ پٹنہ محلہ لودی کٹرہ میں چھپا

نفحات الانس میں ہے روزے شیخ مجلس می گفت و شیخ علی ہیتی در برابر شیخ (یعنی حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نشستہ بود ویرا خواب آمد شیخ اہل مجلس را گفت خاموش باشید و از منبر فرود آمد و پیش شیخ علی ہیتی باادب بایستاد و در وی می نگریست شیخ علی بیدار شد شیخ گفت حضرت نبی را صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم در خواب دیدے گفت آرے شیخ گفت من برای وی بادب بایستادہ بودم بچہ چیز وصیت کرد ترا گفت بملازمتِ تو بعد ازان ازین شیخ علی پرسیدند از معنی آنچہ شیخ فرمودہ بود کہ من از برائے وے بادب بایستادہ بودم شیخ علی گفت آنچہ من بخواب میدیدم وے بہ بیداری می دید و این شیخ علی ہیتی قدس سرہ کان من المشائخ النطائح ومن جملۃ کراماتہ انہ من ذکرہ عند توجہ الاسد الیہ انظر عنہ ومن ذکرہ فی ارض مبقاۃ انبت فغرالبق باذن اللہ تعالیٰ

۲۰۱ نیز نفحات میں حضرت شیخ بقا ابن بطو (یعنی بضم باو) رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے حال میں ہے وے گفت کہ روزے در مجلس شیخ عبد القادر حاضر بودم در اثنای آنکہ سخن میگفت بر پایہ اول از منبر ناگاہ قطعِ سخن کرد و ساعتے خاموش بود و بزمین فرود آمد بعد ازان بر بالائے منبر رفت و بر پایہ دوم نشست پس مشاہدہ میکردم کہ پایہ اول گشادہ شد چندانکہ چشم کار میکرد و فرش از سندس اخضر انداختہ اند (یعنی بقدر مد نظر) رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم با اصحاب بر آنجا نشستند و حضرت حق سبحانہ بر دل شیخ عبد القادر تجلی کرد چنانکہ وے میل میکرد کہ بیفتد رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ویرا بگرفت و نگاہ داشت (جھکتے تھے) حاضران از شیخ بقا کیفیت رویت حضرت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و اصحابش را پرسیدند گفت خدائے تعالیٰ ایشان را تائید کردہ است بقوتیکہ ارواح مطہرۂ ایشان متشکل می شوند بصور اجساد

وصفات اعیان ومی بیند ایشانرا کسانیکه خداے تعالی ایشانرا قوتِ رویت آن
ارواح وصور واجساد وصفات واعیان داده است بعد ازان از سبب میل کردن
شیخ پرسیدند گفت تجلی اول بصفتے بوده که بشر را قوتِ آن نیست مگر بتائید نبوی
ولهذا نزدیک بود که شیخ بیفتد اگر رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم وی را درنمی یافت
می افتاد وذٰلك فضل الله یؤتیه من یشاء والله ذو الفضل العظیم نیز اسی
نفحات مین حضرتِ **قضیب البان موصلی** رحمة الله تعالی علیه کے احوال
مین مرقوم ہو شیخ محی الدین بن العربی قدس الله تعالی روحه در بعضے رسائل میفرماید
کہ ازین طائفه ما بعضے را دیده ایم که صورت روحانیت ایشان متجسد و متمثل میشود
بصورت جسمانیت ایشان ودرآن صورت متجسده افعال واحوال میگذرانند وما
۲۰۲ این را بارها از بسیارے ازین طائفه مشاهده کرده ایم ومعاینه دیده ایم وچنین بود
حال عبد الله موصلی که معروف است به **قضیب البان** بایکه برین انکار نیاری
که اسرار خداے تعالی در افراد عالم بزرگ وبسیار ست وبقوت عقل ادراک وغور آن
نمیتوان کرد بعضے از فقها قاضی موصل را نسبت بوے انکار تمام بود یک روز دید
که در یکے از کوچهاے موصل از مقابل وے قضیب البان رحمة الله تعالی علیه می آید
باخود اندیشید که وی را وقصه وی را بحاکم رسانم تا وی را سیاستے برساند ناگاه دید
که بصورت پهلوان کردے برآمد وچون مقدارے دیگر پیش آمد بصورت
اعرابی برآمد وچون نزدیک ترشد بصورت یکے از فقها ظاهر شد چون بقاضی
رسید گفت اے قاضی کدام قضیب البان را بحاکم میبری وسیاست می کنی
قاضی ازان کار خود توبه کرد ومرید شد۔ شیخ عبد القادر را رضی الله تعالی عنه گفتند

کہ قضیب البان نماز نمی گذارد گفت ہیچ نگوئید کہ ہمیشہ سروے در خانۂ کعبہ
در سجود ست انتہی جب حضور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نام لیوا وانکو یہ قدرت
ہے کہ ایک چند ہو جاتے ہیں اور جس صورتیں چاہیں ظاہر ہوں اور ایک وقت
میں چند جا موجود ہوں تو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چند جا موجود
ہونے میں کیوں تردد ہے الواحد یتکثر والمعانی تتجسد اولیاے کرام کا مقولہ
متفق علیہا ہے اور رات دن اونکا مشاہدہ آپ بیتی نہ جگ بیتی نیز اسی کتاب
میں حضرت ابن فارض حموی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حال میں مسطور ہے حضرت
شیخ برہان جعبری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں در وقت انتقال وے جمعی
کثیر از اولیا حاضر بودند و من در عمر خود جنازۂ ازان بزرگوار تر ندیدہ بودم روح
مقدس حضرت رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حاضر آمدہ بود و بروے نماز میگذارد ۲۰۳
و ارواح انبیا و اولیا و انس و جن طائفہ بعد از طائفہ اقتدا بآنحضرت صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کردہ نماز میکردند و بدین سبب در دفن وی تاخیر یافت و تا آخر روز کشید انتہی

تحقیق حقیق و تدقیق انیق

ابشار الابرار بالاحضار و انذار الاشرار بالانکار

علامہ حافظ امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے
رسالہ تنویر الحلک فی امکان رؤیۃ النبی والملک میں اس مطلوب کو بدلائل
واضحہ و براہین لائحہ ثابت کیا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اولیا اور مومنین
کا دیکھنا بعد رحلت کے امر محقق ہے اور بکمال تفصیل و بسط سے باسناد و استشہاد
اولیاے کرام کا مشاہدہ حضور کو بیان کیا ہے اور لکھا ہے کہ حضور سب جگہ موجود ہوتے ہیں

اندھونکو نظر نہین آتے لیکن جو ارباب بصیرت ہین وہ اکثر اوقات حضور کی
حضوری سے فیضیاب ہوتے ہین اور بعضے ہر وقت مشاہدۂ حضور مین ہین
اور جسنے حضور کو کبھی خواب مین دیکھا وہ ضرور حضور کو بیداری مین دیکھیگا اور
دیدار حضور سے مشرف ہوگا موافق فرمان واجب الاذعان حضرت رسولِ
انس وجان علیہ افضل صلوات الرحمن اور یہ فرمان عام ہے جملہ مومنین کو یہ بشارت ہے
خواہ وہ عوام مین سے ہون یا خواص سے بلکہ ولی کامل اور قطبِ عالم کو بھی بہ تبعیت
حضور یہ منصب عطا ہوتا ہے کہ وہ سب جگہ موجود ہوتے ہین آنِ واحد مین اور
وہ اپنے گھر ہوتے ہین اور مکۂ مکرمہ مین بھی مثلاً اور اولیا کا طریق اور اونکی چال
ڈھال سب مشکوۃ نبوت سے ماخوذ ہین اور اونکے طریق سے بہتر کوئی طریق نہین
وہ کھلی آنکھونسے فرشتونکو اور نبیونکو دیکھتے ہین کبھی صور اور مثال مین کبھی ۲۰۴
بغیر صور اور مثال کے بلکہ حقیقۃً حضور کی حضوری سے مشرف ہوتے ہین اونسے
ہمکلام ہوتے ہین فائدے اوٹھاتے ہین حضور اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے
اونکے جملہ افعال تعلیم کیے ہوئے اور سیکھے ہوئے اور سند واجازت پائے ہوئے
ہین خواب مین یا بیداری مین بعضے ایک ایک رات مین سترہ سترہ بار حضور
کی خدمت مین پہونچتے ہین اور خطاب وکلام واستفادہ سے شرف حاصل کرتے
ہین اور بعضونکے ایسے مرتبے ہوتے ہین کہ ہر وقت اور ہر گھڑی حضور کی
خدمت مین رہتے ہین کسیوقت حضور اونکی نظرونسے غائب نہین ہوتے آسمان
اور زمین اور عرش وکرسی کو حضور سے بھرا ہوا پاتے ہین اور طریقت کا کمال اسکو
جانتے ہین بلکہ جبتک یہ بات حاصل نہو تب تک حضور کی کمال معرفت کا اطلاق

بھی نہین کرتے حتی کہ قطب کی قطبیت اور اوتاد کی اوتادی اور ولی کا کمال ولایت
ایسی ہی معرفت پر موقوف اور وابستہ ہے جبتک یہ معرفت حاصل نہین ولی کامل نہین بنتی ہے

جدھر مین دیکھتا ہون آپ آتے ہین نظر مجھکو	زمین مین آسمانین سقف مین دیوار مین مین

شیخ ابو العباس مرسی رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہین کہ ایک پلک مارنے تک کو
اگر حضور میری آنکھون سے غائب ہو جائین تو مین اپنے آپ کو مسلمان نہ جانون۔
آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے پیچھے صحابہ جو نماز پڑھتے ہین اوسی نماز کو کامل
نماز جانتے ہین۔ ایک بزرگ کے چہرے پر حضور نے بروقت شرف لقادم ڈالا تھا
اوس سے اونکے مکھڑے پر ایسی نور کی چمک تھی کہ جو اونکو دیکھتا پہچان لیتا کہ یہ
اللہ تعالی کے ولی ہین ایک بزرگ ایک فقیہ کے جلسے مین موجود تھے اوس فقیہ نے
ایک حدیث نقل کی آپ نے انکار فرمایا اور کہا یہ حضور اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ٢٠٥
تیرے سر پر کھڑے ہوئے ہین۔ فرماتے ہین مین نے یہ حدیث نہین کہی ہے شیخ
احمد رفاعی جو خلفائے (یعنی پاس اور رسائی) حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالی عنہ سے ہین جب مدینے مین
زیارت نبوی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے مشرف ہوئے عرض کیا کہ اگلی بار کا روحی
ملاقات کی نہین ہے جب ہم حضور سے دور تھے روحی ملازمت سے مشرف
ہوتے رہے اب نوبت جسمی ملاقات کی ہے دست مبارک بڑھائیے کہ میرے ہونٹ
بوسے سے محظوظ ہون حضور نے قبر مبارک سے ید اللہ باہر نکال دیا شیخ نے
اوسے چوما اسیطرح تمام انبیا کو قبرون سے نکلنے اور جہان چاہین پھرنیکی حق تعالی
کیطرف سے اجازت ہے کہ ملک اور ملکوت علوی اور سفلی مین تصرفات فرماتے ہین
اللہ تعالی کی قدرت سے جب حیات دنیوی سے شہدا مشرف کیے گئے ہین تو

انبیا اونسے بدرجہ اولی اسکے مستحق ہین جیسے اور زندہ لوگ ہر جگہ پھرتے ہین ایسا ہی اونکا حال ہے جہان خدای تعالی چاہے وہان وہ رونق افروز ہوتے ہین آحادیث اور آثار اور نقول محققین سے مبرہن ہے کہ حضور عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم جان اور جسم سے زندہ ہین جیسے دنیا مین تھے بلکہ اوس سے بڑھکر۔ ہان ہماری آنکھون سے غائب ہین وہ جہان چاہین پھرتے ہین زمین مین خواہ آسمان یا جنت مین جیسے فرشتے ہماری آنکھونسے غائب ہین حالانکہ وہ جسم سے زندہ ہین۔ جب حق تعالی کسی کو نوازتا ہے تو وہ فرشتونکو اور حضور کو بعینہ بجسمہ و روحہ دیکھتا ہے۔ حضرت شیخ تاج الدین کے ایک شاگرد حج کو گئے حضرت شیخ کو طواف اور عرفات اور جملہ مقامات مین ارکان حج ادا کرتے دیکھا جب سلام کرنا چاہتے غائب ہوجاتے گھر آکر جو لوگونسے پوچھا کہ حضرت شیخ کہین سفر کو گئے تھے معلوم ہوا کہین تشریف نہین لے گئے جب شیخ کی خدمت مین آکر واقعہ عرض کیا تو فرمایا کہ کامل سب جگہ موجود ہوتا ہے ایک ہے اور کرور بلکہ تمام جہان مین موجود ہوتا ہے اوس سے سارا عالم بھرا ہوا ہے جہان سے کوئی قطب کو پکارے وہین سے وہ جواب دینگے لقد صدق المولی المعنوی حیث قال فی المثنوی۔

واحد کالالف کہ بود آن ولے — بلکہ صد قرن ست آن عبد العلے
ہان وہان این دلق پوشان من اند — صد ہزار اند و ہزار و یک تن اند

ان جملہ مضامین مرقومہ بالا کی تصدیق اور تفصیل جسے منظور ہو وہ رسالہ مذکورہ کو مطالعہ کرے مین اس جگہ بخوف تطویل احادیث و اقوال علمای ٢٠٦

تلخیص چند سطور مین عرض کیے دیتا ہون وہ یہ ہے ان النبی صلی اللہ تعالی
علیہ وسلم حی بجسدہ وروحہ وانہ یتصرف ویسیر حیث شاء فی اقطار
الارض وفی الملکوت وھو بھیأتہ التی کان علیھا قبل وفاتہ لم یتبدل
منہ شیٔ وانہ مُغَیَّبٌ عن الابصار کما غُیِّبَت الملائکۃ مع کونھم احیاء
باجسادھم فاذا اراد اللہ رفع الحجاب عمن اراد اکرامہ برؤیتہ راٰہ
علی ھیأتہ التی ھو علیھا لا مانع من ذلک ولا داعی الی التخصیص برؤیۃ المثال

دامانِ نگہ تنگ و گلِ حسنِ تو بسیار	گلچینِ بہارِ تو ز داماں گلہ دارد

خاتمہ اس رسالت سرمدی یعنی حضوری حضور کے اسباب کے بیان مین

جب ادلۂ سابقہ سے یہ امر مبرہن اور مدلل ہو چکا کہ حضورِ اکرم صلی اللہ تعالی علیہ
۲۰۷ وسلم مجالسِ خیر مانند ختم قرآن شریف و احادیث و مجلسِ وعظ و درس و
محفل میلاد شریف و جنازۂ صالحین و بر وقت استغاثہ مستغیثین وغیرہا
کے تشریف لاتے ہین بلکہ حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ہر مومن کے گھر مین
تشریف فرما ہین اور اولیا و غیرہم کا مشاہدہ حضور کی نسبت واقع اور محقق ہے

ترجمہ بیشک نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم مع جسم اطہر و روح اقدس کے زندہ ہین اقطار زمین
اور ملکوت مین جہان چاہتے ہین تشریف فرما ہوتے ہین اوسی صورت انور کے ساتھ جو
قبل وفات شریف کے تھی اوسمین بال برابر بھی تغیر نہین آیا۔ آپ نظرون سے
یون پوشیدہ ہین جسطرح فرشتے۔ باوجود اپنے زندہ اور مع جسمون کے ہونیکے
غائب ہین۔ جسپر اللہ جل جلالہ کا فضل اکرام ہوتا اور جسکو وہ چاہتا ہے تو حجاب کو
اوٹھاتا ہے اور اپنے محبوب کی بعینہ صورت مقدسہ سے اوسکو شرف بے غایت بخشتا
ہے اسمین نہ کسی طرح کا استحالہ ہے اور نہ کوئی مانع ہے۔ انوار المساکین ضیاء الدین منتہم تحفہ

حتی کہ عائدۂ مومنین جنھون نے حضور کو خواب مین دیکھا اونکا بھی بیداری مین
حضور کو دیکھنا بحکم حدیث نبوی ممکن بلکہ واقع خصوصًا جو اہل خصوصیت
و نسبت ہین وہ تو حضور کی حضوری مین ہر وقت حاضر رہتے ہین اور حضور
سے باتین کرتے ہین اور جواب حضور سے مشرف ہوتے

مثنوی

ہر کرا باشد ز سینہ فتح باب	او ز ہر ذرہ بہ بیند آفتاب
چون محمد پاک شد از نار و دود	ہر کجا رو کرد وجہ اللہ بود

تو اب مین نے چاہا کہ حضور کی حضوری کے اسباب اور رفع حجاب کی تدبیر
بھی لکھدون کہ جو سعادتمند اون اسباب و تدابیر کو اختیار کریگا اس دولت
سرمدی سے بہرہ مند ہوگا کہ حضور کی حضوری سے فیضیاب ہوکر خدای
تعالی کا مقرب بن جائیگا۔ یہ بات معلوم ہے کہ حضور جو ختم قرآن شریف اور ۴۰۸
جنازۂ صالحین اور محفلِ مولد وغیرہ مین رونق افروز ہوتے ہین تو اس رونق
افروزی سے حضور کی عمومًا ہر شخص کو اطلاع نہین ہوتی بلکہ جنکو خدای
تعالی نے آنکھین حضور کے مشاہدے کی عطا کی ہین اور حضور سے
وہ ایک خصوصیت خاص رکھتے ہین جو منشا ہے حضوری اور رفع حجاب
دوری وہی دیدار پُر انوار سے مشرف اور محظوظ ہوتے ہین۔ آب
ایسی آنکھین جو حضور کو دیکھین کسکو ملتی ہین اور اونکے ملنے کے کیا
اسباب ہین اور خصوصیت کسطرح پیدا ہوتی ہے اگرچہ اسکا بیان
بھی تفصیل طلب ہے مگر مین مختصر بقدر ضروری ماقل و دل لکھتا ہون۔

(باقی در پرچۂ آیندہ)

مخزن تحقیق

۱۳۱۵ھ

معروف بہ

تحفۂ حنفیہ

سنہ ۱۳۲۴ھ	شوال	پرچہ ۱۰	جلد ۱۰

للہ الحمد والمنہ کہ اس مرد میدان حمایت سنت نے سال دہم مین قدم
رکھا اور اپنے رشحات فیض سے سارے جہان کو سیراب کیا۔ اہل سنت
وجماعت کے لیے مخزن خیر وسعادت وخرمن خوبی وبرکت
ہے اہل کفر وبدعت کیواسطے تحفۂ ہدایت وگلدستۂ نجات آخرت

اہتمام سے

ابو المساکین ضیاء الدین متوطن پھلی بھیت صانہ اللہ عن شر کل عفت

مطبع حنفیہ پٹنہ محلہ ... سے شائع ہوا

واضح ہو کہ اسکے اسباب سات ہین بطور کلی اول اتباع ظاہر شریعت باشتمال جمیع اوامر و اجتناب جمیع مناہی سے دائما بقدر طاقت اسلیے کہ بغیر اسکے چشم بصیرت کا غطا ہونا محال ہے قال اللہ سبحانہ قل ھٰذہٖ سبیلی ادعوا الی اللہ علی بصیرۃ انا ومن اتبعنی اور یہ اتباع نہین ہوگا مگر ساتھ التزام تقلید ایک امام معین کی ائمہ اربعین سے جیساکہ فتوحات مکیہ وغیرہ مین ہے کہ جب بندہ ایک امام معین کی تقلید اختیار کر کے اللہ کا رستہ چلتا ہو تو اسکی برکت سے ضرور ارباب بصیرت مین سے ہوجاتا ہے اور چشمہ اولی شریعت تک پہونچ جاتا ہے اور خدا سے واصل ہوجاتا ہے اور اوسکو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک خصوصیت خاص پیدا ہوجاتی ہے اور حجاب اوٹھ جاتا ہے ورنہ محجوب رہتا ہے امام عارف شعرانی میزان مین فرماتے ہین کان سیدی علی الخواص رحمہ اللہ اذا سألہ انسان عن التقلید بمذھب معین الآن بل ھو واجب ام لا یقول لہ یجب علیک التقلید بمذھب مادمت لم تصل الی عین الشریعۃ الاولی خوفا من الوقوع فی الضلالۃ وقال فی موضع اٰخر ناقلاً عن امام الحرمین وابن السمعانی والغزالی وغیرھم من الائمۃ قالوا التلامذتھم یجب علیکم التقلید بمذھب امامکم ولا عذر لکم عند اللہ تعالی فی العدول عنہ الی قولہ کل مقلد من مقلدی الائمۃ یجب علیہ اعتقاد ذلک فی امامہ مادام لم یصل الی شھود عین الشریعۃ الاولی وقال ناقلاً عن الفتوحات المکیۃ ذکر الشیخ محی الدین بن العربی وغیرہ من اھل الکشف ان العبد اذا سلک مقامات القوم مقیدا بمذھب واحد

لا یری غیرہ فلا بدان ینتھی بہ ذلک المذھب الی العین التی اخذ
امامہ منھا الی اٰخرہ **دوسرے** توسط شیخ کامل مکمل کہ اوسکے فیض صحبت
سے اپنے نفس کو پہچانے کہ بغیر معرفتِ نفس خدا اور رسول کی معرفتِ حقیقی ممکن
نہین اسیواسطے فرمایا منؐ عرف نفسہ فقد عرف ربہ **تیسرے** التزام
طریقۂ اہل اللہ کہ وہ چار باتین ہین کلیۂ جنکا بیان نقل آیندہ سے معلوم ہوگا **چوتھے**
مواظبت یعنی ہمیشگی درود شریف پر **پانچوین** شدت محبت حضور صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ **چھٹے** تصور اور دوام استحضار صورت مبارک
حضور اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **ساتوین** جو اعلیٰ اسباب خصوصیت
سے ہے مگر اوسکا سمجھنا اور اختیار کرنا دشوار ہے مبتدی اور متوسط کیواسطے یعنی استحضار
حقیقت جامعہ کاملہ موصوفہ بجمیع صفات کمال حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کا جسکی طرف اثنای نقل مین اشارہ آئیگا انشاء اللہ تعالیٰ یہ اسباب
سبعہ کلام و تصانیف عرفا و محققین اہل اللہ مین مرقوم و مسطور ہین اس جگہ
مین صرف ایک نقل پر کلام حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
سے اکتفا کرتا ہون بطور تلخیص بلا لحاظ ترتیب اور جسکو تفصیل منظور ہو منقول عنہ
یا دوسری کتب اہل اللہ مین مطالعہ کرے۔

حضرت شیخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مدارج النبوۃ مین افادہ فرماتے ہین انبیا
مخلوق اند از اسمای ذاتیۂ حق و اولیا از اسمائی صفاتیہ و بقیۂ کائنات از صفات
فعلیہ و سید رسل مخلوق ست از ذات حق و ظہور حق در وی بالذات ست
پس انبیا و اولیا علیہم صلوات اللہ و سلامہ مظہر اسما و صفات گشتند و محمد صلی اللہ

تعالی علیه وسلم مظهر ذات وچون سید رسل مخلوق ست از ذات حق وظهور حق
بروی بالذات ست منفرد وفائق آمد از هر که غیر اوست در تمامهٔ صفات
وجمیع کمالات وهم ازینجهت ناسخ ست دینِ وی سائر ادیان را چه صفات مشهود
نمیگردد بعد از بروز ذات وهم ازین جهت عروجِ او فوق عرش ست
که ذات فوق جمیع اسماست ووی صلی الله علیه وسلم محل حمانیت حق ستکه فوق
دو سیع تراز وسعت عرفی محیط اجسام ست ورحمتی[له] وسعت کل شئ پس
حقیقت محمدی مصدر جمیع موجودات ومبدأ تمامه وواسطهٔ تمامهٔ فیوضات وبرکات
است پس اگر تحقق شود یکے بکمالے ازان کمالات مشار الیها معطوف خواهد بود
بروے وتابع خواهد گشت مراورا وحقیقت صفت نوریت منحصر ست در وی
ونور از اسمای اوست واگرچه انبیا واولیا همه متصف اند باین صفت ومتحقق
اند بدان ولیکن وے صلی الله تعالی علیه وسلم حقیقت این صفت ست وهمه
اشیا مظاهر آن نور ومجلاے آن ظهور اند وقول وے صلی الله تعالی علیه وسلم
انا من نور الله والمومنون من نوری[۲] وفی روایة انا من نور الله والمومنون جمیعاً
اشارت بآنست وپیدا کرده شد بوساطتِ وے عقول ونفوس ولوح وقلم
وعرش وکرسی وافلاک وکواکب ومعادن ونباتات وحیوانات وانسان که
نسخهٔ جامعهٔ حقائق کونیه است ومنتظم گشت بوی کارخانهٔ وجود بترتیبے که واقع
است در کلام عرفا وگفته اند که ترتیب موجودیت این موجودات مثل ترتیب وجود
اعداد ست از واحد که اثنین موجود نمی شود مگر بوجود واحد وثلثه موجود نمیشود

[۱] میری رحمت نے سب چیزوں کو گھیر لیا ہے ۱۲ منہ [۲] میں اللہ تعالی کے نور سے ہوں

مگر بوجود اثنین و اربعه مگر بوجود ثلثه و هلم جرا پس موجود نمی شود هیچ عددے مگر
بعد وجود ما قبل وے در مرتبه و همه موجود اند در واحد و واحد عدد نیست زیراکه
هر عدد که ضرب کرده شود در عددے بیرون می آید عدد از ان و اگر ضرب کرده
شود جمیع اعداد در واحد بیرون نمی آید از ان چیزے پس حقیقت روح محمدی
اصل ست مر وجود تمامه عالم را چه عالم امر و چه عالم خلق و وی در حقیقت علت
جمیع علل ست پس اوست صلی الله تعالی علیه وسلم اول وجود و آخر آن و وے
صلی الله تعالی علیه وسلم چنانکه اقرب خلق بود بحق در بطون ذات در آخر اعلی
واکمل خلق آمد در حیات و آن درجه را وسیله نام کرد که وعده کرده شده است
بدان و امر کرده است امت را بدرخواست آن برائے وے و معنی وسیله سبب ست
۲۱۲ پس وی در اول سبب وجود خلق بود در ابتدا و سبب قرب ایشان خواهد بود
بحق در انتها پس حاصل شد او را قرب صوری و معنوی و کامل گشت علو مکان
و علو مکانت و گشت اکمل عالم وصفا و حالا و اعظم ایشان صورةً و معنیً و اتم
و اجل خُلقاً و ظهور جمال و جلال آن صورت و معنی بحدے ست که از حیطه حصر
و احصا بیرون ست بدانکه وجود مطلق نظر بمراتب و مفردات موجوده
دو قسم ست لطیف چنانکه معانی و ارواح و اشباه و کثیف همچو صور
و اشکال و اجسام و هر یکے منقسم بطرفین اعلی معنوی مانند تخلق و تحقق بصفات
الٰهیه و اخلاق محموده در انسان و جمیع کمالات معنوی و این علو را علو مکانت
گویند و وی جل جلاله متصف بجمیع میکند مر کسے را که اراده میکند تعظیم او را و بزرگ
میگرداند نزد خود طرف اعلای صوری افعال حسنه و اعمال صالحه و صور حسنه

وا بمجال بطیفه واماکن علیه واین علوی صوری را **علوی مکان** نامند و
اعلی مکان جنت ست باتفاوت درجات ومراتب آن واعلی درجات آن وسیله
است چنانکه خبر داده است آن حضرت صلی الله تعالی علیه وسلم پس وی صلی الله
تعالی علیه وسلم مخصوص ست بعلو مکان چنانچه مخصوص ست بعلو مکانت زیراکه
نیست هیچ احدے اعظم قدر نزد خدائے تعالی ازوے فرموده آنحضرت صلی الله
تعالی علیه وسلم من اکرم اولاد آدم بر پروردگار و انا سید ولد آدم یوم القیامة[ط]
وبیدی لواء الحمد - وانا اکرم الاولین والآخرین واحادیث در اکملیت آنحضرت
صلی الله تعالی علیه وسلم واحاطهٔ وی بجمیع کمالاتِ صوری ومعنوی اکثر ست ازانکه
احصا کرده شود ونیست هیچکس متنازع در اکملیت ومدافع در افضلیتِ وی صلی الله
۲۱۳ تعالی علیه وسلم که مراد ست بعلو مکانت که تعبیر کرده می شود ازان بحقائقِ اسما
وصفات وعلو مکان که تعبیر کرده میشود بوسیله ومقام محمود پس وی صلی الله تعالی
علیه وسلم اعلی وافضلِ موجودات ست مکاناً ومکانةً ومخصوص ست بغایت علو
وجود سے صورةً ومعنیً **وطرف سفلی** که معبر ست بسقوط مکانت ومکان آن
نصیب ابلیس ست وتابعانِ وی از اشقیا نعوذ بالله من ذلک **فرموده است**
آنحضرت صلی الله علیه وسلم تخلقوا باخلاق الله[ع] وآن صفاتِ حمیده است که مجموع
آن مکارمِ اخلاق ست که متصف ومتخلق ومتحقق اند بدان کمل رضوان الله علیهم
اجمعین وتحقق نسبت که جمع نکرده است هیچ یکے از خلق خدا چنانکه بود بر آن

ط اور میں بروز قیامت جملہ اولاد آدم علیہ السلام کا سردار ہونگا اور میرے ہاتھ میں
لوائے حمد ہوگا اور میں اولین اور آخرین سب سے زیادہ بزرگ ہوں ۱۲ منہ ع اللہ
تعالی کے اخلاق کے مثل تم بھی اخلاق بناؤ ۱۲ مولوی علیم الدین صاحب زید فیضہ -

محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم از مکارم اخلاق ومحامد صفات کہ از وی پیدا شدہ وناشی گشتہ وبوے ختم شدہ واتمام یافتہ ولہذا گفتہ حق جل وعلا انک لعلی خلق عظیم وکتب سیر واحادیث مشحون است بدان لا تعد ولا تحصی ست گفت عارف کامل عبد الکریم جیلی صاحب کتاب **ناموس اعظم وقاموس اقدم** واین کلمات ملتقط از انجاست کہ مکارم اخلاق مذکورہ در کتب قطرہ است نسبت بدریا از انچہ وارد نشدہ وحکایت کردہ نشدہ وانچہ وارد شدہ جمع نکردہ آنرا ہیچ یکے سواے وے ومخصوص نگشت بدان ہیچ احدے غیر وی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ومعلوم گشتہ بوے کمال معنوی خلقی وے **واما کمال حقی** کہ بخشیدہ است آنرا حق سبحانہ ومخصوص گردانیدہ است زیادہ است از انکہ درک کردہ شود ودریافتہ شود غور آن وشناختہ شود مر آنرا غایتے ونہایتے زیراکہ بود وے صلی اللہ تعالی علیہ وسلم متحقق بجمیع اخلاق الہیہ وصفات ربوبیہ و آوردہ است شیخ رضی اللہ تعالی عنہ صفت صفت واسم اسم در کتاب موسوم **بہ کمالات الہیہ درصفات محمدیہ** وذکر کردہ است از ان انچہ دلالت کردہ است کتاب عزیز بران تصریحاً واشارۃً وتلویحاً وعبارۃً قول وی سبحانہ سبحانہ وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی ومن یطع الرسول فقد اطاع اللہ و ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیہم۔

لہ بیشک آپ خلق عظیم پر ہین ۱۲ منہ ٢ہ اور نہین پھینکا تو نے جسوقت پھینکا تو نے لیکن اللہ تعالی نے پھینکا۔ اور جسنے رسول مقبول صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی اطاعت کی بیشک اوسنے اللہ تعالی کی اطاعت کی۔ اور جو لوگ تجھسے بیعت کرتے ہین نہین بیعت کرتے ہین وہ لوگ مگر اللہ تعالی سے بیعت کرتے ہین) اللہ تعالی کا ہاتھ اونکے ہاتھون پر ہے ۱۲ منہ

واین است یعنی قول وے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انا عبد اللہ واین
عبودیت خاص عبارت ست از تسمیہ وے باسم پروردگار وے از جہت
تحقق وے باخلاق پروردگار ومیگوید شیخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مستجد مدار
این امر را در تعظیم حق مراورا چہ این طعن نمیکند در نزاہت اللہ تعالیٰ وحقیقت محمدی
اکمل شیونات الٰہی ومظہر کمال نامتناہی است بتحقیق تسمیہ کردہ است او را
باسمائے کثیرہ وحقیقت محمدی راکامل ست جمیع کمالات اما شک نیست
کہ مرتبہ الوہیت مخصوص ست بذات الٰہی خداست وبندہ خدا خداست و
بندہ محمد آن بندگی خاص کہ مخصوص ذات شریف اوست تقاضا میکند اتصاف
او را بجمیع صفات کمال وتسمیہ او را باسم پروردگار وگویا این مبنی ست برای
یعنی فنا وبقا وچون وے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فانی شدہ است در ذات ۲۱۵
وصفات الٰہی لاجرم باقی باشد بآن ومتصف گردد بدان وشیخ در دریائے
فضل حقیقت محمدی کہ وحدت عبارت از انست چنانچہ غرق شدہ است
کہ نقش دوئی از نظر بصیرت وے محو شدہ است۔ از انجملہ اسم النور ست واین
اسم ذاتی است لقد جاءکم من اللہ نور یعنی محمد وکتاب مبین یعنی القرآن
از انجملہ اسم الحق قال تعالیٰ جاء الحق من ربکم وقال بل کذبوا بالحق لما
جاءهم یعنی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واسم الرؤف والرحیم والکریم
انہ لقول رسول کریم محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واسم العظیم والشہید

لے اللہ تعالیٰ کیطرف سے تمھارے پاس نور آیا ہے یعنی محمد علیہ الصلاۃ والسلام
اور کتاب ظاہر یعنی قرآن شریف ۱۲ منہ ۲ تمھارے پروردگار کیطرف سے حق آیا ۱۲
۳ اون لوگون نے حق کو جھٹلایا جب اونکے پاس آیا ۱۲ مولوی عظیم الدین صاحب زید فیضہ

وحق تعالی تسمیه کرده است محمد را باسم خود الخبیر والفتاح والشکور والعلیم
العلامه و باسم خود الاول والاخر والقوی والولی و باسم خود الغفور والهادی
والمومن والمهیمن والداعی والعزیز وغیر آن از اسمای الٰهیه مخصوص
بوے تعالی وتقدس وآورده است قاضی عیاض دلیل بر اسم ازقرآن عزیز
چنانکه دفع نکند اورا مدافعی وبنا بدران مدخل منازعی وگفت اکتفا کردیم
مادران بذکر این مقدار زیراکه خلاف نیست نزد محققین درآنکه آنحضرت صلی الله
تعالی علیه وسلم متصف ومتحقق ست بجمیع اسماے حسنیٰ وصفات علیا وکان خلقه
القران وقرآن کلام خدا وصفت اوست پس گردانید عائشهؓ صفت خدارا
خلق محمد صلی الله تعالی علیه وسلم وداد معرفت خود داو بدان از جهت اطلاع وے
بر آن وگفت وے تعالی درباب قرآن انه لقول رسول کریم و وے
درحقیقت رسول خداست پس نظر باین تحقیق عظیم مر صفات خدارا که اقامت
کرد رسول خود را در صفات خود و اسماے خود مقام خلیفه در مقام مستخلف
وتامل کن دران که در تحت وے شریف ست مطلع گرداند خداے تعالی مارا
وترا بر حقیقت آن کمال صوری آنحضرت صلی الله تعالی علیه وسلم که شاهد
است مراد را تحقیق علو مکان نزد خدای تعالی منقسم است بر سه قسم اول ذاتی است وقسم
ثانی فعلی چنانکه نماز روزه وصدقه وامثال آن قسم ثالث قولی قسم اول ذات شریفه
وصورت جمیل اوست و بود ذات وے اجمل ذات واکمل وافضل واطهر وانور
وصورت وے احسن واجمل واجلی واذکا نسبه وعلماً شکر الله سعیهم۔

له اور اونکا خلق قرآن مجید تھا۔ مولانا مولوی علیم الدین صاحب اسلام آبادی نذیر فیفه

مخزن تحقیق

۱۳۱۵ھ

معروف بہ

تحفۂ حنفیہ

سنہ ۱۳۲۴ھ	ذی القعدہ	پرچہ ۱۱	جلد ۱۰

للہ الحمد والمنہ کہ اس مرد میدان حمایت سنت نے سال دہم میں قدم رکھا اور اپنے رشحات فیض سے سارے جہان کو سیراب کیا۔ اہل سنت وجماعت کے لیے مخزن خیر وسعادت وخرمن خوبی وبرکت اور اہل کفر وبدعت کیواسطے تحفۂ ہدایت وگلدستۂ نجات آخرت

اہتمام سے

ابو المساکین ضیاء الدین متوطن پیلی بھیت صانہ اللہ عن شر کل آفت

مطبع حنفیہ [illegible] محلہ [illegible] پٹنہ [illegible] ۱۹۰۶ع

حلیۂ شریف اوراز انچه بایشان رسیده و در فهم ایشان در آمده و ضبط آن کرده بر صفحۂ بیان نگاشته اند و مقصود از ان تصور جمال مطالعۂ کمال او و نصب العین ساختن و در هر ساعت آنرا الحوظ داشتن و شوق این کار کردن و مراقبۂ آن نمودن ست بحیثیتی که دائم آن جمال جهان افروز در نظر باشد و مفارقت نکند و این اقرب طرق ست برای حصول کمال و قرب و وصال و سبب حصول درجۂ صحبت و لحوق به اصحاب و افر انصباب وی بحصول صحبت معنوی و دفور سعادت کبری و نعمت عظمی و اگر استطاعت آن بر طریق اتصال و دوام و ست نه دهد باری در وقت صلاة و سلام کر اقرب طرق ست برای روشنی راه و حضور درگاه نگاه دارد و بدانکه تفاوت فیض الٰهی بر تقدیر تفاوت قوابل ست نمی بینی آفتاب ظاهر میگردد در آئینه و روشن میگرداند آنرا چنانکه خیره میگردد دیده در نظارهٔ آن بر خلاف ظهور آن بر جمادات و نسبت قابلیت محمدیه چون نسبت بحر ست و نسبت قوابل انبیا و اولیا مانند انهار و جداول و نسبت بقیۂ عالم مثل قطرات از ان محمد محبوب ع عالم ست زیرا که روح وی عقل اول ست و عالم همه مخلوق از وست پس قابلیت وی تنها همچون قوابل سائر موجودات باشد وی مستفیض اول و مفیض ثانی است و فیض قدس ذاتی متوجه باوست بتوجه اول و از وی متوجه است بر بقیۂ مخلوقات بر قدر قوابل ایشان پس وی کل موجودات ست و مراد وراست کل شئ هو الکل و الله کل الکل و چه خوب ست قول امام عبدالله یافعی رضی الله عنه در مدح وی صلی الله علیه وسلم که گفته است

یا واحد الدهر و یا عین وجودی	و یا غیث الانام و هادی کل حیران

گفت جنید رضی الله تعالی عنه بسته شده است هر در بسوی خدا مگر در محمد و نیست راه صلی الله تعالی علیه وسلم در آمدن در درگاه حق سبحانه مگر از در وی و نیست هیچ کس را مگر آنکه برود در پس وی و باشد تابع وی ظاهراً و باطناً تا برسد بحد او اگر نبی بود این سد در میان دعوی میکردند اولیا بعد از وی آنچه دعوی کردند انبیا پیش از وی و اولیا از امت محمد یافتند در باطن از خدا آنچه یافتند انبیا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جمال مبارک صورت حسن کا تصور اقرب طریق ہوتی ـ درود شریف اقرب طریق ہے اللہ کی راہ میں روشنی کیواسطے ـ حضور اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کل موجودات عین ـ

درظاہروباطن ونیافتند نبوت راازجہت انقطاع وختم وی محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم پس
لاحق گردان نفس خودرابوی ہمچو لحوق قطرہ بدریا وگم شود دروی تا فائز شوی بسعادت کبری
ومکان زلفی وباین لحوق بحر محمدی صلی اللہ علیہ وسلم اشارت کردہ است سیدی العارف الشیخ ابو الغیث ابن جمیل
رضی اللہ تعالی عنہ بقول خود خضنا بحرا وقف الانبیاء علی ساحلہ زیراکہ لحوق حقیقی بہ شخص
نبیا شد مگر مرکسی راکہ بیاید بعد وی وتابع گردد اور اصورۃً ومعنیً پس اولیا ازکمل امت محمدی
لاحق اند بوی صورۃً ومعنیً ودر آیندہ اند در بحر لحوق بخلاف انبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہم
کہ ایشان لاحق شدہ اند محمد را صلی اللہ علیہ وسلم حکماً وتابع ولاحق اند بدان من حیث المعنی من حیث الصورۃ
پس ازینجہت واقف اند بساحل بحر لحوق بشکل محمدی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم بدانکہ مقام
حبی اعلی مقامات کمالیہ است وبہ تحقیق وارد شدہ است از حدیث قدسی حکایۃً عن اللہ
کنت کنزاً مخفیاً فاحببت ان اعرف فخلقت الخلق وتعرفت الیہم فبی عرفونی
ومعرفت یعنی بودم گنجی پنہان پس دوست داشتم کہ شناختہ شوم پس پیدا کردم خلق را وشناسا کردم ایشانرا
بخود پس بمن شناختند مرا وتوجہ حبی اول نشانی ہست کہ صادر شدہ است ازجناب
الٰہی در ایجاد مخلوقات ہمہ فروع اویند وجمیع حقائق ظاہر شدہ است مگر بواسطہ حب
واگر نمی بود حب پیدا کردہ نمیشدند خلق واگر پیدا کردہ نمی شد خلق شناختہ نمی شد اسماء
وصفات الٰہی وخلق ظاہر نشدہ مگر بواسطہ روح محمدی چنانکہ معلوم شد پس اگر روح
پاک محمدی صلی اللہ علیہ وسلم نمی بود نمی شناخت خدارا ہیچ احدی زیراکہ پیدا نمی بود ہیچ احدی پس
حب واسطہ اولی ہست مر وجود موجودات را وبہ تحقیق وارد شدہ ہست کہ حق تعالی
در شب معراج با حبیب خود گفت لولاک لما خلقت الافلاک پس معلوم شد
کہ حضرت محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم است مقصود توجہ حبی برای معرفت کنز مخفی وہر کہ ماسوای اوست
عطف ست بروی واو ست فقط مقصود از حب الٰہی وغیر وی ہمچو فروع ہست مراورا

پس از محبت مخصوص گردانیده است او را حق سبحانہ باسم حبیب نہ غیر او را و محبوب گردانیده ہست وی سبحانہ از امت وی آنرا کہ متابعت کرد او را بقولہ تعالی قل ان کنتم[۱] تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ و این خصوصیتے ہست از خدای تعالی است محمد را صلی اللہ علیہ وسلم انہ غیر ایشان را از سائر امم و حق[۲] تعالی انکار کرد کسیکہ دعوی کرد از امم ماضیہ کہ ایشان احبار اللہ و اثبات کرد محبت برای اتباع محمد زیراکہ ہر امت مخلوق ست از پیغمبر خود و ملحق است بوی و نیست حبیب جز محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم پس مخصوص گشت امت وی بمحبت بدانکہ حب علی الاطلاق را نہ مرتبہ ایست۔ یک مرتبہ در خالق و باقی در خلق پس مرتبہ اولی در حق نامیدہ میشود حب بی آنکہ باشد حرکت مرظہور اثر آنرا و چون حاصل شود انجذاب در حب حاصل شود ارادت و ارادت حقیقت خدا راست تعالی شانہ۔

و اول مراتب حب در خلق میل ست آن انجذاب قلب ست بسوی مطلب و چون زیادہ گردد رغبت نامند و چون زیادہ گردد رغبت طلب گویند و اگر زیادہ گردد طلب ولع گویند و چون سخت گردد ولع و دوام پذیرد صبابہ گویند و چون قوی گردد و فرو ہلد بقلب و انس گیرد بمراد آنرا ہوا نام ست و چون مستولی گردد ہوا و در گیرد دل را شغف گویند و آن بحیثیتے کہ فانی گردد محب از نفس خود و چون نمو پذیرد چنانکہ فانی گردد از نفس خود و از فنای خود آنرا غرام گویند و چون مستحکم گردد طبع پذیر دو ظاہر و متمکن گردد فانی شود محب از نفس و از حبیب نیز بحیثیتے کہ شی واحد گردد و این حب مطلق ہست این را عشق گویند و این آخر مقامات است مر خلق را در حب و گیرد محب درین مقام

۲۱۹ مراتب دوازدہ محبت [illegible] میل - رغبت - طلب - ولع - صبابہ - ہوا - شغف - [illegible] - عشق [illegible]

---

[۱] فرما دیجیے کہ اگر اللہ تعالی کو دوست رکھتے ہو تو میری تابعداری کرو اللہ تعالی تمکو دوست رکھیگا ۱۲ مولانا مولوی علیم الدین صاحب زید فیضہ

[۲] حیث قال اللہ سبحانہ وقالت الیہود والنصاری نحن ابناء اللہ واحباؤہ قل فلم یعذبکم بذنوبکم بل انتم بشر ممن خلق یغفر لمن یشاء ویعذب من یشاء ۱۲ منہ عفی اللہ عنہ

حبیب و حبیب محب برنگ میگیرد ہر یکی بصورتِ دیگرے بسبب آنکہ متمثل میگردد روحِ عاشق
بصورتِ معشوق و متعلق میگردد و آن صورت روحانیہ بدل وی و متخیل میگردد و فلک مفارقت
و انفصال بیان آن چنانکہ گفتہ است رق الزجاج و رق الخمر الابیات و این نہ مرتبہ
خلق را حقیقی ست اگر گفتہ نشود کہ مر خدا راست مگر آنکہ وجود خلق ہمہ برای خداست و اما
حب و ارادت مر خدا راست حقیقۃً و مر حب را مرتبہ دیگر کہ ظاہر میشود در حق خلق نامیدہ
میشود آن از مرتبہ جامعہ این را ودّ می گویند و یکی از اسمای الٰہی ودود است کہ وی تعالیٰ
دوست میدارد ہر کرا میخواہد از بندگان خود و دوست میدارند بندگان او را فسوف
یاتی اللہ بقوم یحبہم و یحبونہ و این نہایت مراتب عشق ست در ظہور از جہت وقوع
آن از جانبین و نیست چیزی در خلق اعلیٰ از مرتبہ عشق او و ہو نار اللہ الموقدۃ
التی تطلع علی الافئدۃ **اقول** یہ مراتب حب اور محبت اور عشق کے جو ورش مذکور ۲۲
ہوئے انمین سے ہر مرتبہ مرتبہ کمال ہی فی نفسہ اور جو انمین سے کوئی حاصل ہو توہیچ ہی

جان بہتر کہ ما در عشق بچیبیم		کہ بے این گفتگو بچیبیم و بچیبیم

اور اعظم اسباب محبت حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور تقرب الٰہی سے حضور
پر درود شریف کی کثرت ہی بوصف حضورِ دل کہ اکابر عرفا کا مقولہ ہی کہ جو کچھ ہمنے پایا
درود شریف کی کثرت سے پایا اور فوائد و فضائل درود شریف مین فقیر راقم الحروف
کا ایک رسالہ خاص ہی جسمین جملہ تحقیقات عجیبہ مع تدقیقات و متعلقات غریبہ مسطور ہین
اور وہ فضائل و فوائد بیشمار ہین منجملہ اونکے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی
دیدار پر انوار سے مشرف ہونا ہی خواب و بیداری مین حضرت شیخ مدارج مین لکھتے ہین
فوائد و نتائج و ثمرات صلاۃ خارج از حد حصر و بیان ست و جمیع خیرات و برکات دنیا
و آخرت را شامل و متضمن ست صلاۃ بر آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبع انوار و برکات

ومفتاح تمامۂ ابواب خیرات وسعادات ست واہل سلوک را در آمدن ازین باب موجب فتح عظیم ومواہب شریف ست وبعضے مشائخ فرمودند که در وقت فقدان شیخ کامل مکمل که تربیت وترقیت کند التزام صلاۃ بر رسول خدا صلے اللہ تعالی علیہ وسلم طریقے موصل ست مر طالب را وبہمین صلاۃ وتوجہ بآنحضرت تربیت او باحسن آداب شود وتہذیب او باشرف اخلاق محمدیہ خواہد کرد وترقیت او باعلی ذروۂ کمال اتصال او بمجال اسنی از حضرت کبیر متعال خواہد نمود وبوصول بدرگاہ الٰہی وقرب جناب حضرت رسالت پناہی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم مشرف خواہد ساخت ووصیت میکردند بعضے مشائخ بقرات قل ہو اللہ احد وبکثرت صلاۃ بر رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ومیفرمودند که بقرات قل ہو اللہ احد شناختیم خدای واحد احد را وبکثرت صلاۃ صحبت داشتیم به پیغمبر خدا صلی اللہ تعالی علیہ وسلم وہر که بسیار فرستد صلاۃ بر پیغمبر خدا صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ببیند او را در خواب وبیداری کذا نقل الشیخ الامام علی المتقی فی الحکم الکبیر عن الشیخ احمد بن موسی وبعضے متاخرین مشائخ شاذلیہ قدس اللہ اسرارہم فرمودہ اند طریق سلوک وتحصیل معرفت وقرب الٰہی در زمان فقدان وجود اولیای مرشد متصرف التزام ظاہر شریعت ست باداوت ذکر وکثرت صلاۃ بر حضرت رسالت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم از کثرت اشتغال صلاۃ نوری در باطن پیدا شود که بدان راہ بنماید وفیض واعانت وامداد از آنحضرت بیواسطہ برسد وبعضے ترجیح وتفضیل کردہ اند صلاۃ را بر ذکر از حیثیت توسل واستمداد اگرچه از حیثیت ذات ذکر اشرف وافضل ست وخلاصہ طریقۂ شاذلیہ که بحقیقت از شعب طریقۂ قادریہ است استفاضۂ انوار از حضرت نبویہ است بوسیلۂ التزام متابعت ودوام حضور بدان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

وشیخ اجل واکرم قطب الوقت عبدالوہاب متقی رحمۃ اللہ تعالی علیہ ونفعنا ببرکات
علومہ میفرمود باید دریافت کہ در حین خواندن صلاۃ در کدام بحار فضل و رحمت خوض
وغوص می نماید اللّٰھم کہ گفتند در دریای رحمت الٰہی در آمدند ومیفرمودند کہ حسن
بصری گفتہ است کہ چون بندہ اللّٰھم گفت گویا خدای تعالی را بتمام اسمای
الٰہی یاد کرد وچون صل علی محمد گفت در بحر فضل حضرت رسالت صلی اللہ
تعالی علیہ وسلم خوض نمودہ وبہ علی آلہ واصحابہ در بحار فضائل وکمالات
ایشان افتادہ آخر بعد خوض وغوص درین بحار نامتناہی محروم ومایوس آمدن
چہ صورت دارد در وقتیکہ این فقیر را لسفر مدینۂ مشرفہ وداع کردند فرمودند
بدانید کہ درین سفر بعد از ادای فرائض عبادتی بالاتر از صلاۃ بر آنحضرت صلی اللہ
تعالی علیہ وسلم نیست وچون از تعیین عددے پرسیدہ شد فرمودند اینجا عدد معین نیست
چندان بخوانید کہ بدان رطب اللسان شوید وبرنگ وی منصبغ گردید واز غیر
این وقت میفرمودند کہ طالب را باید کہ ہر روز از صلاۃ درود معین داشتہ باشد
از ہزار کم نباشد واگر نشود پانصد بار چنانکہ بعد از نمازی یکصد بار بخوانند وکمتر از
سہ صد بار خود تجویز نکردہ اند ودر وقت خواب رفتن ہم البتہ خالی نباشد
واز مطالب سنیہ وفوائد عظیمہ آنکہ صلاۃ وسلام امت میرسد بحضرت وی
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم وفرمود آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کسیکہ درود
میفرستد بر من می شنوم[۱] ورسانیدہ میشود یعنی ملائکہ می رسانند ونام او را
ونام پدر او را می برند ومیگویند یا رسول اللہ فلان ابن فلان سلام علیک میگوید الاسلام

---

[۱] یعنی جو شخص قبر شریف پر درود وسلام پڑھتا ہے یا صاحب نسبت ومحبت ہوتا ہو اگرچہ دور سے پڑھے حضور اکرم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم خود سنتے ہیں کما ورد فی الاحادیث اور جو ایسا نہیں ہو اوسکا درود وسلام فرشتے پہونچاتے ہیں ۱۲ مؤلف مد ظلہ العالی

لك البشارة فاخلع ما عليك فقد	ذكرت ثمه على ما فيك من عوج
جان سیدہم در آرزو اے قاصد آخر باز گو	در مجلس آن نازنین حرفی که از ما میرود

و از اعظم منافع استحضار محاسن نبویہ است در قلب و تمثل صوت خیالیه وی صلی الله تعالی علیه وسلم در عین که لازم کثرت صلاة ست بصفت توجه حضور ٥

لو شق عن قلبی تری وسطه	ذکرک فی سطر والتوحید فی سطر

و از فوائد آن معاوله عشر رقاب و عشرین غزوات و استجابت دعا و وجوب شفاعت سید انبیا و شهادت وی صلی الله تعالی علیه وسلم و حصول قرب بوی و مزاحمت کتف شریف او بر باب جنت و لحوق و اتصال بآنحضرت بیشتر از دیگران روز قیامت و گشتن آنحضرت صلی الله تعالی علیه وسلم متولی جمیع امور دران روز پر شدت و کفایت جمیع مهمات و قضائے تمامه حوائج و مغفرت ذنوب و کفارت جمیع سیآت ست و لقبولی از فوائد و فرائض یعنی فائدہ نیز و قیام او مقام صدقه بلکه افضل ازان و تفریج کرب و شفای سقم و اذهاب خوف و خشوع و اظهار برائت منهم و نصرت بر اعداء و حصول رضای آلهی و محبت وی و صلاة وی سے معرفت حق و قرب حق تعالی و صلاة ملائکه وی عز و علا و تزکیه و تنمیه مال و طهارت ذات و صفا قلب و فراغ بال و حصول برکت و جمیع صلاة و سلام آنحضرت صلی الله علیه وسلم بر مصلے امور و اسباب و اموال و اولاد و اولاد اولاد تا طبقه رابعه و نجات از اهوال قیامت و آسانی سکرات موت و خلاصی از مهالک دنیا و مضائق روزگار و تذکیر منسیات و نفی فقر و اعدام حاجت و سلامت از اقسام بخل و نجات از دعای رغم انف و تطییب مجلس و غشیان رحمت و توفیر نور نزد مرور بر صراط و تثبیت قدم در اخلال بر اقامت و مرور و نجات ازان در طرفة العین بر خلاف حال تارک صلاة و حصول محبت مسلمانان و رویت آنحضرت صلی الله تعالی علیه وسلم

حضور کا تصور اعظم منافع درود شریف سے ہے

۲۲۳

و شفاعت آنحضرت در روز قیامت و رؤیت جمال آنحضرت در منام و محبت ملائکه و ترحیب ایشان و کتابت
بلکه در دنیا نیز بشرف حصول خصوصیت بلکه در بیداری نیز کما مر
صلاة وی باقلام ذهب بر قراطیس فضه و دعای ایشان مر او را و زیادت خیر و استغفار و از اعظم
فوائد حصول شرف رد سلام که سنت مستمره بلکه فرض مقرر است و کدام سعادت بالاتر از انکه
دعای خیر و سلامت از آنحضرت شامل حال کسی باشد اگر در تمام عمر یکبار دست دهد موجب
هزار کرامت و ثمر فراوان برکات است ٥

بهر سلام مکن رنجه در جواب آن لب	که صد سلام مرا بس یکی جواب از تو

پیشتر از سلام کردن بروی از سلام ازجناب بعادت مرضیه آنحضرت که واقع شده است
کان یبادر بالسلام مشرف شدن بعد از سلام کردن نیز مشرف گرداند از فوائد صلاة بر
رسول خدا باز داشتن ملکین است از نوشتن گناهان تا سه روز و منع اغتیاب و مردم مر مصلی را و در
آمدن مصلی زیر عرش روز قیامت و گرانی ترازوی اعمال و امن از عطش و تکثیر ازواج در جنت ۲۲
و حصول رشد و هدایت و مصالح دنیا و آخرت و اشتمال صلاة بر آنحضرت صلی الله تعالی علیه
وسلم بر ذکر الٰهی عز اسمه و تضمن وی شکر نعمت عز و علا و معرفت حق نعمت وی و اقرار بدان انتهی
نیز شیخ رحمة الله تعالی علیه آخر مدارج النبوة مین تحریر فرماتے ہین نیست در ازل و ابد و اول
و آخر وسیله و واسطه و علت وجود تو و وجود هر چیز که مر تراست و هر موجود راست هیچ یکی
غیر محمد اللهم صل علی محمد و علی آل محمد پس اولی و واجب و لازم ست ای طالب که متعلق
شوی بجناب وی آنهنا بود و باب اولیای کمل رضوان الله تعالی علیهم اجمعین که تعلق کنند بجناب
وی و لباس پندحیاة خود را بر باب بی کا وی ببینند درین هنگام بسمع و بصر محمدی نیست حصول
آن ممکن مگر باین طریق و چون دانستی و شناختی این معنی را پس لازم گیر تخیل جناب
او را و لازم گیر وقوف بباب شریف وی اگر گوئی در نمی یابم کیفیت این تعلق را و طلب ست
این جناب را و چگونه حاصل کنم آنرا پس بدانکه تعلق بمحمد صلی الله تعالی علیه وسلم بر دو نوع ست

(باقی پرچهٔ آینده)

مخزن تحقیق

۱۳۱۵ھ

معروف بہ

تحفۂ حنفیہ

جلد ۱۰ | پرچہ ۱۲ | ذی الحجہ | سنہ ۱۳۲۴ھ

للہ الحمد والمنۃ کہ اس مرد میدان حمایت سنت نے سال دہم مین قدم

رکھا اور اپنے رشحات فیض سے سارے جہان کو سیراب کیا۔ اہل سنت

وجماعت کے لیے مخزن خیر وسعادت وخرمن خوبی وبرکت

ہوا اہل کفر وبدعت کیواسطے تحفۂ ہدایت وگلدستۂ نجات آخرت

اہتمام سے

ابوالمساکین ضیاء الدین متوطن پیلی بھیت صانہ اللہ عن شر کل مفسد

[illegible] حنفیہ [illegible] محلہ
مطبع حنفیہ پٹنہ [illegible]

نوع اول تعلق صوری ست بآنجناب و این نیز دو قسم ست **قسم اول** استقامت بر کمال
اتباع بمواظبت بر امر و نہی کتاب و سنت قولاً و فعلاً و اعتقاداً بر انچہ ائمہ اربعہ بر آنند ابو حنیفہ و
مالک و شافعی و احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین زیراکہ واقع شدہ است اجماع علمائے
محققین کہ این ائمہ اہل حق اند و فرقہ ناجیہ انشاء اللہ تعالیٰ روز قیامت ایشان اند و کمال این
قسم از اتباع صوری در آنست کہ اعتقاد کند بفعل عزائم امور و میل نکند برخص زیراکہ حق سبحانہ
امر کردہ است پیغمبر خود را صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بارتکاب عزائم و فرمود فاصبر کما صبر
اولو العزم من الرسل و می باید تابع کامل الاتباع را کہ بباید و اختیار کند عزائم امور را
و میل نکند برخص و تسہیل کہ این مقام اسلام ست من نخواہم برای تو چیزے راکہ می خواہم
برای خود از مقامات قرب و صدیقیت و شرط آن اتباع نبی ست صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
در ارتکاب عزائم امور و قادر نمی شوی بر ارتکاب عزائم امور چنانکہ باید و سزد مگر بعد از معرفت
نفس و نمی شناسی آنرا مگر بواسطہ شیخی از اہل اللہ کہ راہ نماید ترا بدان و بشناساند ترا انچہ
لائق ست بحال تو در ہر زمان از اعمال و اقوال و بتحقیق نمیدانند و نمی شناسد طالب
چیزی را کہ لائق اوست مگر بواسطہ شیخ مرشد کہ راہ نماید او را یا بواسطہ جذب الٰہی کہ کشف
کند او را از ان و نیست کلام ما با مجذوب و کلام ما با آنست ای عاقل طالب اتباع محمدی
پس بباید ترا کہ سعی کنی در طلب شیخی کہ راہ نماید ترا بمعرفت خدا بتعریف وی مر ترا و چون
واقف شوی بر آن پس مخالفت مکن او را و مفارقت مکن از وی اگرچہ پارہ پارہ کند
ترا با و حذر کن کہ بفرمانی کنی او را یا بپوشی از وی چیزے از کار خود و اگر اتفاق
نیفتد وقوع تو مردے از اہل اللہ لازم گیر طریقہ اہل اللہ را و جملہ طریق اہل اللہ
چہار چیز اند یکے فراغ قلب و خالی بودن آن از میل ماسوی اللہ در دنیا و آخرت

دوم اقبال علی اللہ جل علیہ بعقد محبت منزہ از علل بی فتور و عدم التفات و طلب عوض
سوم دوام مخالفت نفس در ہر چہ طلب کند از اموری کہ متعلق ست بمصالح وے
و اعظم مخالفات نفس ترک ماسوی اللہ است نظراً و اعتقاداً و علماً **چہارم** دوام
ذکر کردن مرعدار النظر بجلال و جمال وی خواہ ذکر لسان باشد یا ذکر قلبی یا ذکر روح یا سر
یا مجموع چنانکہ در موضع خود ذکر کردہ شدہ است **قسم دوم** از نوع اول کہ تعلق صوری ست
آنکہ متابعت کنی آنحضرت را صلی اللہ تعالی علیہ وسلم بشدت محبت تا بیابی ذوق
محبت تو مر او را در تمامہ وجود خود ہمیگوید شیخ رحمۃ اللہ تعالی علیہ بخدا سوگند کہ من
می یابم محبت وی را صلی اللہ تعالی علیہ وسلم در دل و روح و جسم و جان خود و سر خود
و موی موی خود چنانکہ می یابم سریان آب سرد را در وجود خود چون نوشم آب سرد
پس از تشنگی سخت در حر شدید **و محبت** آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم **فرض
عین** بر ہر یکے قال اللہ تعالی النبی اولی بالمؤمنین من انفسھم و قال
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم لن یومن احدکم حتی اکون احب الیہ من نفسہ
و مالہ و ولدہ پس اگر نیابی تو در خود این محبت را کہ وصف کردم مر ترا بدانکہ تو ناقص
ایمانی پس استغفار کن و توبہ کن از گناہان خود و مولع شو بدوام ذکر نبی صلی اللہ
تعالی علیہ وسلم و تادب در زیارت وی باجتناب از آنچہ نہی کردہ باید آنکہ بیابی آنرا
پس حشر کردہ شوی با وی زیرا کہ فرمودہ است صلی اللہ تعالے علیہ وسلم

۱ہ اللہ تعالی نے فرمایا کہ نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم اولی ہیں مومنین کے ساتھ اونکی جانون سے ۱۲ منہ
۲ہ اور رسول کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم نے فرمایا کہ ہرگز ایک بھی تم مین کا ایماندار نہوگا جبتک کہ مین
اوسکو اوسکی جان اور اوسکے مال اور اوسکے بچون سے زیادہ محبوب نہون اور ایک روایت مین
ہے کہ اوسکے والد اور ولد اور جمیع آدمیون سے زیادہ محبوب نہون حقیقت مین یہی بات ہے ۱۲ منہ

المرأ مع من احب و بہ تحقیق و الشق الخیہ ذکر کردم مرترا کہ نوع اول کہ آن تعلق صوری ست بجناب نبوی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم حاصل نمیگردد مگر بقیام بظاہر شریعت و سلوک عزائم طریقت و استرسال در محبت وی بکلیت و تعظیم شانِ او در سر و علانیت و از جملہ تعظیم وی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم تادب باصحاب و اہل بیت اوست بمحبت و تعظیم اللہ اللہ در محبت ایشان و تادب بایشان حق تادب واللہ الموفق **نوع ثانی** کہ تعلق معنوی است بجناب محمدی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم آن نیز دو قسم ست **قسم اول** دوام استحضار آن صورت بدیع المثال و اگر ہستی تو لہ بتحقیق دیدہ وقتی از اوقات در خواب و تو مشرف شدہ بدان پس استحضار کن صورتی را کہ دیدہ در منام و اگر ندیدہ ہرگز و مشرف نشدہ بآن و استطاعت نداری کہ استحضار کنی آن صورت موصوفہ باین صفات را بعینہا ذکر کن اوراد درود بفرست بر وی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم و باش در حال ذکر گویا حاضر ست در پیش در حالت حیات و می بینی تو او را متادب با جلال و تعظیم و ہیبت و حیا۔ بدانکہ وی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم می بیند و می شنود کلام ترا زیراکہ وی متصف ست بصفات اللہ تعالی و یکے از صفات الٰہی آنست کہ انا جلیس من ذکرنی مر پیغمبر را صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نصیب وافر ست ازین صفت زیراکہ عارف وصف او و وصف معروف اوست سبحانہ و وی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اعرف الناس باللہ تعالی است و اگر نمی توانی بود نزد وی باین صفت و ہستی تو کہ زیارت کردہ روزی قبر شریف او را و دیدہ روضۂ عالیہ و قبۂ منیفہ او را استحضار کن در ذہن خود آنحضرت سینہ او بہر گاہ ذکر کنی او را درود بفرست بر وی و باش چنانکہ استادہ بر قبر شریف وی با اجلال و تعظیم

تا آنکه مشاہدہ کنی روحانیت او را ظاہراً و باطناً و اگر ہیچ نتوانی تو گزیارت کردہ قبر شریف او را
و مدینہ موطن حضرت و روضۂ منورہ او را پس دائم بفرست صلاۃ و سلام بروی و تصور
کن کہ وی می شنود سلام ترا و باش در حال تادب جامع الہمۃ تا برسد صلاۃ تو بروے
درین حالت حضور قلب نزد وی و جمع ہمت را اثرے عظیم ست و شرم دار از آنکہ ذکر
کنی او را یا بفرستی بروی درود و تو مشغول بغیر وی باشد صلاۃ تو در حکم جسم بی روح
و ہر عملی کہ میکند آن را عبد از اعمال منوط باشد بحضور قلب بحضور قلب صورت آن عمل
زندہ است و اگر منوط بغفلت و شغل خاطر بغیر وی نیت باشد جسم بی روح ست
ازینجہت فرمودہ است آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انما الاعمال بالنیات و میگوید
شیخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ شنیدم از سیدی شیخ الشیخ اسمعیل الحقی قدس سرہ کہ می گفت
چون صادر میگردد از بندہ عملی نہ مقارن نیت در ابتدا او میخواہد آن وجہ اللہ را باید کہ ۲۴۸
نیت کند بعد از شروع در عمل و باشد این مانند نفخ روح و اگر نیت کرد بعمل نیت قبیح از ان
توبہ کرد در اثنای عمل و نیت کرد صالحہ غیر آن نیت قبیحہ آن نیز نافع ست مر او را در حسن صورت
عمل و میگردد بوی عمل کامل و تحقیق راست گفتہ است وی رضی اللہ تعالیٰ عنہ در انچہ
گفتہ است و چون دانستی انچہ ذکر کردیم مر ترا کہ قسم اول از تعلق معنوی استحضار
صورت شریف اوست با انچہ متعلق ست بوی و بالازمت و مداومت بدان بہ ہیبت
و اجلال و عزت و کمال پس لازم گیر آن را کہ در وست سعادت کبری و مکانت زلفیٰ[1]

[1] حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صورت مبارک کا تصور اور استحضار اگر کسیکو نصیب ہو تو
اس دولت سرمدی سے بڑھکر کوئی دولت دنیا و آخرت مین نہین ہے حضور کے تابعین کی صورت مبارک کا
تصور بھی موجب سعادت دارین ہے کہ اقرب طرق وصول الی اللہ ہے جسکو رابطہ کہتے ہین اہل تصوف کی
اصطلاح مین اور ثابت و مبرہن ہے آیات و احادیث سے منجملہ آیۂ کریمہ (باقی حاشیہ در صفحہ آیندہ)

واللہ سبحانہ الموفق **قسم ثانی** از تعلق معنوی استحضار حقیقت کاملہ موصوفہ باوصاف
کمال وی کہ جامع است میان جمال وجلال ومتجلی باوصاف خدای کبیر متعال مشرف
بنورِ ذاتِ الٰہی در آباد و آزال محیط بکل کمال حقی وخلقی مستوعب بہر فضیلت و وجوہ صورۃً
ومعنیً حقیقۃً وحکماً عیناً وشہادۃً ظاہراً وباطناً ونمی توانی کہ استحضار کنی این ہمہ را تا آنکہ بدانی
کہ وی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **برزخ کلی** است قائم در حقائقِ وجودِ قدیم وحدیث
پس اوست حقیقتِ ہر یک از ہر دو بین ذاتاً وصفۃً زیرا کہ وی مخلوق ست از نورِ ذاتِ
جامعِ اسما وصفات وافعال وآثار آنرا حکماً وعیناً واز ہیچا گفتہ است حق جل وعلا در حقِ
وی ثم دنی فتدلی فکان قاب قوسین او ادنی و بدانکہ مقام محمدی جامع ست
مر کمالاتِ الٰہیہ وکمالات خلقیہ را صورۃً ومعنیً وبودنِ آن حضرت برزخ میانِ حقیقتِ حق
وحقائقِ کونیہ بجہت آنست کہ وی حقیقۃ الحقائق وفوق ست وازین جہت مقام وی
در شبِ معراج فوقِ عرش ست وعرش غایتِ مخلوقات ست وفوقِ عرش مخلوقی نیست
پس مخلوقات ہمہ تحتِ آنحضرت ست صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وپروردگار وی فوق

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) وابتغوا الیہ الوسیلۃ اور یا ایہا الذین امنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصدقین
اور السلام علیک ایہا النبی جو ہر شخص ہر روز ہر نماز میں پڑھتا ہے اور اسکا پڑھنا واجب ہے اور کینونت ومعیت
والمی صادقین کے ساتھ جو اہل اللہ ہیں بغیر تصور انکی صورت کے جو تعلق معنوی اور روحانی ہے ممکن نہیں ہے
پیا تسے ضلالت منکرین کا اندازہ ہو سکتا ہے کہ جو امر موجب فلاح دارین اور سعادت کبری اور باعث تقرب
خدا ہے اور نصوص سے ثابت ہے اسکو جس شان ولیسے تعبیر کرتے اور ناپاک لفظوں میں بولتے ہیں جنکا زبان
پر لانا ہرگز اہل ایمان کی شان نہیں ہے جیسا کہ ابو الوہابیہ نے اپنی صراط مستقیم وغیرہ میں تحریر کیا ہے وسیعلم
الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون ۱۲ - ابو الذکا عفی عنہ جیسا کہ لفظ قاب کا مفاد ہے اسلیے کہ قاب گویا وہ خط وتر
ہے جو منصف ہے مثلاً اوس دائرہ کا جسکا جانب اعلیٰ قوس وجوب ہے اور جانب اسفل قوس امکان اور حضور اکرم صلی اللہ

دائرہ ۵
تعالیٰ علیہ وسلم متوسط درمیان دونوں قوسوں وجوب اور امکان کے ہیں کما

پس برزخ شد آنحضرت میانِ حق و خلق بصورت محسوسه چنانکه برزخ بود بمعنی زیراکه او ست موجود
از حق و خلق موجود اندازوی پس او متصف ست بهر دو صفت از هر دو جهت صورت و معنی
حکماً و عیناً پس چون دانستی چیزیکه ذکر کردم ترا آسان گردد استحضار کمال محمدی چنانکه ہست انشاء اللہ تعالیٰ
تنبیه بدانکه مر حقیقت محمدیه را صلی اللہ علیہ وسلم ظهوری ست در هر عالم لائق بحال آن عالم پس نیست ظهور وی در عالم اجسام
همچو ظهور او در عالم ارواح زیراکه در عالم اجسام تنگی ست و گنجائش ندارد چیزیراکه گنجائش دارد عالم ارواح
و نیست ظهور او در عالم ارواح همچو ظهور او در عالم معنی زیراکه عالم معنی الطف ست از عالم ارواح و اوسع
و نیست ظهور او در عالم ارض مثل ظهور او در سما ـ و نیست ظهور وی در سماوات همچو ظهور او از زمین عرش
و نیست ظهور او از زمین عرش همچو ظهور او عند اللہ فوق عرش آنجا که نیست در وی این و نه کیف پس در
هر مقام علی حدہ میباشد ظهور او و کمل و تمم از مقام ازل و سر ظهور اجلا لیت و عینی ست بقدر محل تا آنکه
منتها میشود بمحلی که استطاعت ندارد که بیند او را در وی هیچ یکی از انبیاء و اولیاء و این ست معنی قول وی
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لی مع اللہ وقت لا یسعنی فیه غیر ربی و در روایتی لی مع اللہ وقت لا یسعنی
فیه ملک مقرب و لا نبی مرسل پس بلند دار همت خود را ای برادر من تا ببینی او را در مظاهر علیا بمعاینت
حقیقت کبری انما افهم و صیت میکنم ترا ای برادر بدوام ملاحظه صورت و معنی او صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
و اگرچه باشی تو متکلف و مستحضر نزدیک ست که الفت گیرد روح تو بوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پس حاضر آید
ترا وی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عیاناً و یابی او را و حدیث کنی با وی و جواب دهد ترا وی و حدیث گوید با تو
و خطاب کند ترا پس فائز شوی بدرجه صحابه عظام و لاحق شوی بایشان انشاء اللہ تعالیٰ
ملازمت حضور آنحضرت شریفه و دوام مشاهده آن صورت لطیفه با معانی عزیزه منیفه
اگرچه بتصور و تخیل و تفکر باشد مثمر محبت و وصول بدرگاه قرب اوست آیا نمی بینی
که میگوید وی اصدق القائلین ست اکثرکم علی صلاةً اقربکم منی یعنی بیشترین شما از روی گویند

برین نزدیک ترین شماست از من واین محبت آنست که تعلق میگیرد خاطر وی بجمال آنحضرت
صلی الله تعالی علیه وسلم پس عاشق میگردد دل وی بر صورت روحانیه وی صلی الله علیه وسلم پس
قریب میگردد بوی صلی الله تعالی علیه وسلم پس میباشد نزد وی وباوی والمرأ مع من احب
واینجا نکته دیگرست که در حدیث از وی صلی الله تعالی علیه وسلم آمده است که فرموده داعی
چون دعا میکند برادر مومن را میگوید مر او را ملائکه ولک مثل ذلک وخلافی نیست در آنکه
دعای ملائکه مقبول ومستجاب ست پس صلاة میفرستد مومن بر پیغمبر خدا صلی الله تعالی علیه وسلم
وصلاة میفرستد بر وی حق سبحانه پس مصلی باز میگردد صلاة وی بر نفس وی وورود حق
سبحانه بر وی وازینجهت وارد شده ست در حدیث من صلی علی واحدة صلی الله
تعالی علیه عشرا (وفی روایة مائة مرة) وازینجا حاصل میگردد مصلی را حقیقت قرب وحشر کرده می شود باوی
صلی الله تعالی علیه وسلم وچون باشد این نتیجه صلاة بزبان پس چه خواهد بود نتیجه صلاة ۲۳۱
بقلب وروح وسر ونیست صلاة مگر قرب واجتماع واتصال واقبال چنانکه وارد شده ست
در لغت وچون نتیجه عمل ظاهر که صلاة فرستادن ست بر وی صلی الله تعالی علیه وسلم این باشد
که قرب بمکان ست در جنت نتیجه عمل باطنی وآن تعلق واقبال ودوام استحضار صورت

ل جو شخص میرے اوپر ایک بار درود شریف پڑھیگا اللہ تعالی اوسپر دس بار رحمت نازل فرمائیگا اور ایک روایت
میں ہے سو بار رحمت نازل فرمائیگا۔ ولقد تمت ترجمة تبشیر الوری بحضور المصطفی علیه الصلاة
والسلام الذی صنفه استاذنا مولانا العالم الفاضل شمس العلماء الکرام قمر الفضلاء العظام
صدر الفقهاء الکاملین بدر الکملاء الماهرین ابو البرکات سراج الدین محمد سلامة الله
شاه صانه الله تعالی عن شرور المفسدین وفتن الضالین وانا العبد المسکین الراجی رحمة
ربه المعین محمد علیم الدین الاسلام آبادی البنجالی عفا عنه الله الولی العلی
ذنبه الخفی والجلی۔ حررتها بامر صدیقه الاعظم ورفیقه الاکرم المولوی محمد
ضیاء الدین الفیلی بهیتی حفظه الله الغفار عن فتنة الفجار الاشرار الی یوم القرار۔ آمین

ومعنی ست چه خواهد بود و آن قرب بمکانت ست و آن قرب ست فی مقعد صدق
عند ملیک مقتدر آنچنانه این ست و نه کیفیت انتهی هذا اخر الکلام
وصلی الله تعالی علی خیر خلقه وحبیبه محمد واله وصحبه اجمعین الی یوم
القیام وابد الاباد قدر حسنه وجماله وکماله افضل الصلوات واکرم
السلام کما یحبه ویرضاه وکما یحبه ویرضاه حبیبه صاحب الجلال والجمال والاکرام

قلم بوقلمون در کف اندیشه گداخت		رنگ آخر شد و نیرنگ تو تصویر نشد

یوم الجمعة نصف اللیل عشرین من شوال سنه ١٣١٩ھ هجری علی صاحبها
اکرم الصلوات واعظم التحیات وانا العبد المذنب الاواه محمد
سلامة الله شاه اوصله الله غایة متمناه وجعل اخراه خیرا من
اولاه بحرمة حبیبه وصفیه وخلیله محمد صلی الله تعالی علیه وسلم واله وصحبه اجمعین

السلام علیک یا سید المرسلین　السلام علیک یا خاتم النبیین　السلام علیک یا رسول الله
السلام علیک یا احب خلق الله　السلام علیک یا افضل خلق الله　السلام علیک یا حبیب الله
السلام علیک یا اکرم خلق الله　السلام علیک یا احسن خلق الله　السلام علیک یا اجمل خلق الله
السلام علیک یا اعلی خلق الله　السلام علیک یا انور خلق الله　السلام علیک یا اعظم خلق الله
السلام علیک یا اکرم الاولین والآخرین　السلام علیک یا اکبر خلق الله　السلام علیک یا اجل خلق الله

تمت

اصاب من اجاب الله الوهاب اعلم بالصواب حرره العبد المسکین محمد
علیم الدین الاسلام آبادی البنجالی غفر له الله الولی العلی ولوالدیه ولاحبابه
ولجمیع المومنین والمومنات بکرمه العمیم وفضله العظیم